# ریحانۃ المودۃ

## ہر مومن روح کی غذا

منتظرِ قائمؑ آلِؑ محمدؐ عجل اللہ فرجہ الشریف

السید ابو محمد نقوی



Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب صرف شیعہ عقیدہ کے مطابق مومنینِ محمدؐ و آل محمدؐ کیلئے ترتیب دی گئی ہے۔

نام کتاب: ریحانة المودة

ترتیب: سگِ کوچۂ آل محمدؐ

السید ابو محمد ابرار الحسنین فاطمی النقوی

سرورق: سید محمد نقوی

پتہ: syyed.naqvi@yahoo.com

www.shiamawaddatbooks.com

پہلی اشاعت: دسمبر 2009ء



Presented by www.ziaraat.com

# فہرست


| | | |
|---|---|---|
| 0- | عنوان الصحیفہ | 5 |
| 1- | مظہرِ توحید | 9 |
| 2- | مشیتِ الٰہی | 18 |
| 3- | معرفتِ الٰہی کا ذریعہ | 33 |
| 4- | معراج کا راز | 38 |
| 5- | مقصدِ تخلیقِ کائنات | 46 |
| 6- | معیارِ قربتِ الٰہی | 53 |
| 7- | اساسِ دینِ الٰہی | 66 |
| 8- | روحِ عبادات | 73 |
| 9- | ہر عمل صالح کی بنیاد | 86 |
| 10- | درسِ قرآن | 93 |
| 11- | کفر و منافقت کی موت | 104 |
| 12- | یکجہتی کا واحد حل | 108 |
| 13- | جزا و سزا کی کسوٹی | 111 |
| 14- | وجہ تخلیق جنت و جہنم | 121 |
| 15- | مودتِ معصومینؑ | 127 |
| 16- | انتظارِ امامِ قائم عجل اللہ | 153 |
| 17- | نوادرات | 158 |
| 18- | مصادر | 174 |




Presented by www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

# عنوان الصحیفہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مومن کے صحیفے (اعمال نامہ) کا عنوان حب علیؑ بن ابی طالبؑ ہے''۔

(بشارۃ المصطفیؐ ص:245)

مومن کے ہر عمل کی بنیاد منشاء الہی کے مطابق ذکر مولا علی صلواۃ اللہ علیہ ہے۔ اس لئے مومنین کے اعمال ناموں کے اندر بھی ذکر علی صلواۃ اللہ علیہ کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔

رسول اللہؐ نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے فرمایا ''آپؑ وہ ہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ابتدائے خلق میں حجت پیش کی جب ان کی روحوں کو کھڑا کیا اور ان سے کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، پھر کہا: اور محمدؐ اللہ کے رسول؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اور فرمایا: اور علی امیر المومنین؟ تمام مخلوق نے انکار کر دیا تکبر کیا اور تمہاری ولایت سے منہ موڑ لیا سوائے قلیل انسانوں کے اور وہ قلیل سے بھی کم ہیں اور وہی اصحابِ یمین ہیں۔''

(بشارۃ المصطفیؐ ص:191)



Presented by www.ziaraat.com

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ روز اول سے دعوتِ ولایت علیؑ دے رہا ہے مگر کامیاب لوگ جواصحاب یمین ہیں بہت کم ہیں۔

**بکر بن محمد الازدی نے امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کیا تم مجلسیں برپا کرتے ہو اور ہماری حدیثیں بیان کرتے ہو؟ اس نے کہا: آپؑ پر قربان ہو جاؤں، جی ہاں۔ امامؑ نے فرمایا: بے شک ہم پسند کرتے ہیں کہ ان مجالس میں ہمارے امر کو زندہ کرو۔ پس جس نے ہمارے امر کو زندہ کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ بے شک جس نے ہمارا ذکر کیا یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا۔ اس کے گناہ مکھی کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ ص:425)**

معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے امر (احکامات) کو زندہ (لاگو) کرنے کا حکم ہے۔ دشمنانِ ولایت کا یہی پرچار ہے کہ احادیث کی کتابیں بمعہ کتب اربعہ غیر معتبر ہیں اور حدیثوں کے بیان کرنے والے سادہ لوح ہیں۔ طاغوت امرِ معصومؑ کے مقابلے پر ملاؤں کے فتاویٰ کو فروغ دے رہا ہے۔ حکم مولاؑ کے مطابق ہماری مجالس صرف امرِ مولاؑ کی تبلیغ کیلئے وقف ہیں۔

**رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو عذاب نہ دیتا مگر ان علماء کے گناہوں کی وجہ سے جو علی اور اس کی عترت (صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین) کے فضائل میں حق کو چھپاتے ہیں۔ خبردار اور بے شک نبیوںؑ اور مرسلوںؑ کے بعد علی صلوٰۃ اللہ علیہ کے شیعوں اور محبوں سے افضل کوئی اس زمین پر نہیں چلا، یہ لوگ انؑ کے امر کو ظاہر کرتے ہیں اور انؑ کے**



Presented by www.ziaraat.com

فضائل کی نشر و اشاعت کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو رحمت میں لپٹے ہوئے ہیں اور ملائکہ ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اور ہلاکت ہے مکمل ہلاکت اس کے لئے جو انؑ کے فضائل چھپائے اور انؑ کے امر کو چھپائے، پس اس کے لئے جہنم ہے۔ اور یہ حق ہے کہ جو فضائل علی صلواۃ اللہ علیہ چھپائے جہالت کی موت مرا جس طرح امام زمانہؑ کی معرفت نہ حاصل کرنے والا، اور ان کے فضائل چھپانے والا بغضی منافق ہے کیونکہ اس کی طینت ہی خبیث ہے، انؑ سے بغض نہیں رکھتا سوائے شقی منافق کے۔ ان کے طبیعت پر ولایت کو پیش کیا گیا تو اس نے انکار کیا پس اسے مسخ کر دیا گیا اور اس پر عالم مسخ میں اعلان کر دیا گیا کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے پس نہ ان کا کوئی دین ہے اور نہ ان کی کوئی عبادت ہے۔ اور مومن جو علی صلواۃ اللہ علیہ کی معرفت رکھنے والا موالی ہے وہ عابد ہے چاہے وہ عبادت نہ بھی کرے اور وہ محسن ہے چاہے برے کام کرے اور ناجی ہے چاہے گناہ کرے اور ان ہی کی طرف اشارہ ہے "تا کہ اللہ ان کے بدترین اعمال مٹا دے جو انہوں نے کیئے تھے اور ان کو جزا دے بہترین اعمال کے بدلے جو انہوں نے کیئے تھے" (الزمر 35) بے شک یہ علی صلواۃ اللہ علیہ کے شیعوں کی خصوصیت ہے۔

(القطرۃ جلد 1، ص:165)

مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے امر (احکامات) اور فضائل کو چھپانا مقصر ملاں ہے مگر عذاب اس کے مقلدوں کو بھی ملے گا جو اندھا دھند اس کی پیروی کرتے ہیں ولایتِ علی صلواۃ اللہ علیہ سے خالی خبیث طینت والوں کا نہ دین قابل قبول ہے نہ ہی ان کی عبادات۔

کچھ لوگوں نے مسجد کے اندر مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں اشارے سے



Presented by www.ziaraat.com

کوئی بات کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا تو غضب کے عالم میں نکلے اور فرمایا ”اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے اگر ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ کا ذکر ہو تو تمہارے چہرے چمک اٹھتے ہیں اور دل خوش ہوتے ہیں اور اگر محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر ہو تو تمہارے دل سخت ہو جاتے ہیں اور چہرے مرجھا جاتے ہیں اور اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی انسان نیک اعمال میں ستر نبیوںؑ کے اعمال کے برابر بھی لے آئے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک اسؑ کی اور اس کی اولادؑ کی محبت نہ ہو اور مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ پھر فرمایا: بے شک یہ حق ہے اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے میرے اور علیؑ کے اور بے شک یہ حق ہے میرے لئے کہ مجھے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور علیؑ کے اور بے شک یہ حق ہے علیؑ کے لئے کہ اسے کوئی نہیں جان سکتا سوائے اللہ اور میرے۔

(القطرۃ جلد2،ص:212)

مسجد میں اشارے سے مولا علیؑ کی مخالفت اللہ اور اس کے رسولؐ کو برداشت نہیں۔ چاہے ستر انبیاءؑ عمل لے کر آ جائے۔ اللہ جانے ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو مسجد میں کھلم کھلا ذکر علیؑ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی مشیت، کائنات کی ہر چیز کا محور ولایت و مودتِ آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# مظہرِ توحید

1.1 اللہ تعالیٰ کا فرمان: میں چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے الخلق (محمدؐ وآل محمدؐ) کو خلق کیا تا کہ پہچانا جاؤں۔

(بحارالانوار۔ج۔84،ص:199)

توحید کے حقیقی شناساں و راز داں صرف اور صرف محمدؐ وآل محمدؐ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

1.2 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا'...... ہمارے ذریعہ سے اللہ پہچانا گیا اور ہمارے ہی ذریعہ سے اس کی عبادت کی گئی۔ ہم ہی اللہ کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی'۔

(التوحید۔ص:۱۱۹)

1.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یا علیؑ! کوئی بھی اللہ کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا سوائے میرے اور تمہارے ذریعہ سے۔ جس نے بھی تمہاری ولایت سے جھگڑا



Presented by www.ziaraat.com

کیا اس نے اللہ کی ربوبیت سے جھگڑا کیا"۔

**(کتابِ سلیم۔ص:378)**

مقصر ملاں مومنین سے نہیں جھگڑ رہا بلکہ اللہ کی ربوبیت کا انکار کر رہا ہے۔

**1.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اگر میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب ہوتا اور علیؑ اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے اور نہ اللہ اور اسؑ کے درمیان حجاب ہے اور وہ (علیؑ) ہی اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہے"**

**(کتابِ سلیم۔ص:381)**

جبرائیلؑ اپنی حد سے بال برابر بھی آگے بڑھے تو بال و پر جل جانے کا خطرہ، بد بخت ملاں حجابِ الٰہی ہٹا کر نماز پڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔اور جس نے عبادت سکھائی جس کی وجہ سے جزا و سزا ہے اسؑ کی زمین پر رہ کر اسؑ کا نمک کھاتے ہوئے اسؑ کی ولایت کا عملی طور پر انکار کرتے ہوئے مجوسی ناصبی ملاں کی ولایت کا جھنڈا نصب کرتا ہے۔

**1.5 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ اللہ کی ولایت ہے اور اسؑ کی محبت اللہ کی عبادت ہے اور اسؑ کا اتباع اللہ کا فریضہ ہے اور اسؑ کے دوست اللہ کے دوست ہیں اور اسؑ کے دشمن اللہ کے دشمن ہیں اور اسؑ کے ساتھی اللہ کے ساتھی ہیں اور اسؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ کو تسلیم کرنا ہے۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:38)**



Presented by www.ziaraat.com

ولایتِ علی صلواۃ اللہ علیہ سے انکار کا واضح مطلب ہے کہ اس نے اللہ کی عبادت، اللہ کے فرائض، اللہ کی محبت اور اللہ کے اسلام سے انکار کر کے اللہ کی کھلی دشمنی کا اعلان کر دیا ہے۔

**1.6 رسول اللہؐ نے فرمایا "بے شک ہر روز اللہ ملائکہ مقربین میں علیؑ پر فخر کرتا ہے"۔**
**(القطرہ۔ج:2،ص:134)(بشارۃ المصطفیٰ ص:66)**

جس کے ذکر پر اللہ الصمد روزانہ فخر کرتا ہے خبیث طینت ملاں خاص طور پر اسی اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑے ہو کر علیؑ کے ذکر سے انکار کرتا ہے۔

**1.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے ابن عباس! بچو کہ اس (علیؑ) کے بارے میں شک میں داخل نہ ہو جانا کیونکہ بیشک علیؑ کے بارے میں شک کرنا اللہ تعالیٰ کا انکار (کفر) کرنا ہے۔**
**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص۷۹)**

**1.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میں ضرور اپنی امت میں حب علیؑ ایسے چاہتا ہوں جیسے قول 'لا الہ الا اللہ' کیلئے چاہتا ہوں۔"**
**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص232)**

مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے محبت اور وحدانیت ایک ہی ہیں۔ توحید کا اقرار محمدؐ وآل محمدؐ کی ولایت کے اقرار کے بغیر ناممکن اور لایعنی ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

1.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"میرے بعد علیؑ کی مخالفت کرنے والا کافر ہے اور اسؑ کے ساتھ شرک کرنے والا مشرک ہے اور اسؑ کا محبّ مومن ہے اور اسؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے اور اسؑ کے نقش قدم کو ناپسند کرنے والا پیچھے رہ جانے والا ہے۔اور اسؑ سے جھگڑا کرنے والا مارق ہے اور اسؑ کو رد کرنے والا مٹ جانے والا ہے۔ علیؑ اللہ کا نور ہے اس کے شہروں میں اس کے بندوں پر اس کی حجت ہے۔علیؑ اللہ کی تلوار ہے اس کے دشمنوں پر اور انبیاءؑ کے علم کا وارث ہے۔علیؑ اللہ کا بلند ترین کلمہ ہے اور اس کے دشمنوں کا کلمہ پست ترین ہے۔علیؑ اوصیاء کا سردار ہے اور سید الانبیاءؐ کا وصیؑ ہے۔علیؑ امیر المؤمنین ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور امام المسلمین ہے۔اللہ کسی کا ایمان قبول ہی نہیں کرتا بغیر اسؑ کی اطاعت وولایت کے"۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:254)

مولا علیؑ سے شرک کرنے کا مطلب ہے کہ ولایت کے سامنے ولایتِ ملاں کا ڈھونگ رچانا اور مولا علیؑ کے القابات میں شریک ہو جانا ہے۔اللہ تعالیٰ کا کلمہ تو علیؑ والا ہے۔علیؑ کے بغیر کلمہ پست ترین ہو جاتا ہے اور وہ گھٹیا کلمہ اللہ کے دشمنوں کا ہے جن کا ایمان اللہ قبول نہیں کرتا ہے۔

1.10 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے"لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا میرے عذاب سے امان پا گیا" اور جب سواری چل پڑی تو فرمایا: لیکن اس کی شرطیں ہیں اور میں ان شرطوں میں سے ہوں۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:413)

اگر کسی چیز کی شرائط طے شدہ ہوں تو ان شرائط کی ادائیگی کے بغیر اس چیز پر عملدرامد نہیں ہو



Presented by www.ziaraat.com

سکتا۔معصومینؑ توحید کی شرائط ہیں اور عذاب الٰہی سے نجات کا ذریعہ ہیں۔

**1.11 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بیشک عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو دو حرف عطا کیئے گئے اور وہ ان دو سے کام چلاتے تھے اور موسیٰؑ بن عمران کو چار حروف عطا کیئے گئے اور ابراھیمؑ کو آٹھ حروف عطا کیئے گئے اور نوحؑ کو پندرہ حروف عطا کیئے گئے اور آدمؑ کو پچیس حروف عطا کیئے گئے۔اور بیشک اللہ نے تمام کو جمع کر دیا محمدؐ اور اسکی اہلبیتؑ کیلئے اور بیشک اللہ کا اسم اعظم تہتر(73) حروف ہیں، اللہ نے محمدؐ کو بہتر(72) حروف عطا ئیے اور ایک حرف حجاب میں رکھ لیا۔"**

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:409)**

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ چہاردہ معصومینؑ ہیں۔ان اسمائے مبارکہ کے حروف کو ملاحظہ فرمائیں۔

محمدرسول اللہؐ (12) علی ولی اللہؑ (10) فاطمہ الزہراؑ (11) حسنؑ (3) حسینؑ (4) علیؑ (3)
محمدؑ (4) جعفرؑ (4) موسیٰؑ (4) علیؑ (3) محمدؑ (4) علیؑ (3) حسنؑ (3) محمدؑ (4) =
مجموعہ 72

اللہ نے اپنے اسم اعظم کے 72 حروف (محمدؐ وآل محمدؐ) کو ظاہر کر دیا اور ایک (قائمؑ) کو اپنے پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

**اسم اعظم کے متعلق ایک اور حدیث وارد ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ کا اسم اعظم سورۃ الحشر کی آخری چھ آیات میں ہے"**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:45)**



Presented by www.ziaraat.com

چہاردہ معصومین صلواۃ اللہ علیہ اجمعین اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں یعنی مظہر توحید ہیں۔
سورۃ حشر کی آخری چھ آیات میں لفظ 'اللہ' چھ مرتبہ آیا ہے اور لفظ 'ھو' سات مرتبہ جسکا مجموعہ تیرہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک 'ھو' کے مظہر کو پردہ غیبت میں چھپا رکھا ہے۔

**1.12** امام موسیٰ کاظم صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے نور محمدؐ کو اپنے نور سے خلق کیا اس کو اپنے نور عظمت وجلال سے اختراع کیا، اور وہ نور لاھوتی ہے جس کو ظاہر کیا اور موسیٰؑ بن عمران کیلئے طور سینا پر اس کی تجلی ڈالی تو وہ نہ ٹھہر سکا او موسیٰؑ اس کے دیدار کو برداشت نہ کر سکا اور کھڑا نہ رہ سکا حتیٰ کہ اس کی چمک سے غش کھا کر گر گیا اور وہ نور محمدؐ کا نور تھا۔ پھر جب اللہ نے محمدؐ کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو پہلے حصے سے محمدؐ اور دوسرے حصے سے علیؑ کو خلق کیا اور کسی اور کو اس نور سے خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے خلق کیا اور ان دونوں میں بنفس نفیس اپنی جان پھونکی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کی صورت بنا دیا اور دونوں کو اپنی مثال بنا دیا اور تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا اور اپنی مخلوقات پر اپنا خلیفہ بنا دیا اور ان پر اپنی آنکھیں بنا دیا او ان کے لیئے اپنی زبان بنا دیا اور دونوں کو اپنا علم ودیت فرمایا اور دونوں کو بیان کا علم عطا فرمایا اور دونوں کو اپنے غیب پر مطلع کر دیا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا اور دوسرے کو اپنی روح اور ایک کو دوسرے کے بغیر تنہا نہ چھوڑا، ان دونوں کا ظاہر بشری اور باطن لاھوتی ہے، مخلوقات کے لیئے ان کو ناسوتی شکل میں ظاہر کیا تاکہ وہ ان دونوں کی زیارت کو برداشت کر سکیں اور اللہ کے قول (وللبسنا علیھم مایلبسون) (الانعام۔9) کا یہی مطلب ہے پس ان دونوں کو رب العالمین کا مقام دیا اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان حجاب قرار دیا۔ ان دونوں سے مخلوقات کی خلقت کی ابتداء کی اور ان دونوں سے ہی کائنات اور جو کچھ مقدر ہو چکا ہے ختم کرے گا۔



Presented by www.ziaraat.com

پھر نورِ محمدؐ سے اس کی بیٹی فاطمہؑ کو ظاہر کیا جس طرح اپنے نور سے اسؐ کے نور کو ظاہر کیا تھا اور نور فاطمہؑ و علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو ظاہر کیا جس طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتے ہیں ان سب کو نور سے خلق کیا اور ان کو ایک پشت (حامل نور) سے دوسری پشت کی طرف منتقل کیا اور ایک صلب سے دوسری صلب میں اور ایک رحم سے دوسرے رحم میں اعلیٰ ترین درجوں میں جن میں کسی نجاست کا دخل نہیں منتقل کرتا گیا جن میں حقیر پانی کا دخل نہیں اور نہ ہی ذیل نطفے کا جیسے باقی تمام مخلوق کے واسطے ہے بلکہ یہ انوار اصلاب طاہرین سے ارحام مطہرات میں منتقل ہوتے رہے کیونکہ یہ خالص سے بھی خالص ترین ہیں، ان کو اللہ نے اپنی ذات کیلئے چنا ہے اور ان کو اپنے علم کا خزانہ بنایا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اور ان کو اپنی ذات کا قائم مقام بنایا کیونکہ نہ اس کو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کی حالت و حقیقت کی معرفت حاصل کی جا سکتی ہے پس یہ اس کی طرف سے بولنے والے پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس کے حکم و نہی پر متصرف ہیں۔ انہی کے ذریعے وہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی نشانیاں اور معجزات دکھاتا ہے اور انہی کی وجہ سے اور انہی کے ذریعے بندوں کو اپنی ذات کی معرفت کرائی اور انہی سے اس کے امر کی اطاعت ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کو کوئی نہ جانتا اور نہ ہی کسی کو معلوم ہوتا کہ رحمان کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے پس اللہ اپنا امر جاری کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور جس کے ذریعے چاہتا ہے (**لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون**)(الانبیاء-23)"

**(القطرۃ-ج:1-ص:67)**

محمدؐ و آل محمدؐ کے نور کے دیدار کی برداشت اولوالعزم رسولؑ نہیں رکھتے اس لئے اللہ نے لباس بشری میں ظاہر کیا تاکہ مخلوقات ان کی زیارت کر سکیں۔ اللہ نے ان کو صرف اپنی ذات کی خاطر خلق کیا



Presented by www.ziaraat.com

ہے اور مخلوقات کے کسی پہلو کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا۔ یہ انوار الٰہیہ صرف مظہر توحید ہیں۔

**1.13** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ عزوجل نے مجھے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو ایک نور سے خلق کیا اس نور کے اثر سے ہمارے شیعہ پیدا ہوئے۔ جب ہم نے تسبیح کی تو انہوں نے تسبیح کی جب ہم نے تقدیس کی تو انہوں نے تقدیس کی اور ہم نے تہلیل کی تو انہوں نے تہلیل کی اور ہم نے تمجید کی تو انہوں نے تمجید کی اور ہم نے توحید بیان کی تو انہوں نے توحید بیان کی پھر اللہ نے آسمان و زمین پیدا کیئے اور ملائکہ پیدا کیئے پس ملائکہ ایک سو سال یونہی بیٹھے رہے نہ وہ تسبیح جانتے تھے نہ تقدیس جب ہم نے تسبیح کی تو ہمارے شیعوں نے تسبیح کی پھر ملائکہ نے تسبیح کی اور اسی طرح باقی (مخلوقات) کیلئے ہوا۔

پس ہم ہی موحد ہیں ہمارے علاوہ کوئی ایسا موحد نہیں اور اللہ عزوجل ہی اس لائق ہے جس طرح اس نے ہمیں چنا اور ہمارے شیعوں کو چنا تا کہ ان کو اپنی قربت عطا کرے، بے شک اللہ نے ہمیں مصطفیٰ بنایا اور ہمارے شیعوں کو ان کے اجسام کی خلقت سے پہلے چن لیا پس ہم نے دعا کی اور اس نے قبول کر لی اور ہماری وجہ سے اللہ عزوجل نے ہمارے شیعوں کے استغفار کرنے سے پہلے بخش دیا۔

**(القطرۃ۔ ج:2، ص:40)**

معصوم فرشتے سو سال غور و فکر کرتے رہیں تو ان کو پتہ نہیں چل سکتا کہ عبادت کیسے کرنی ہے مگر آجکل کا بدبخت انسان اغیار کا علم الاصول رٹ کر فتوے دے رہا ہے کہ نماز میں کیا جائز ہے کیا باطل ہے۔ اللہ نے جنہیں اپنی ذات کے لیے خلق کیا ہے اور اپنی ذات کا قائم مقام بنایا ہے ان سے مقصر ملاں مقابلہ کرنے کی غلیظ جسارت کر رہا ہے اور اپنی نجس پانی سے تخلیق کو بھول گیا ہے۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے



Presented by www.ziaraat.com

ایک کروبی شیعہ کا نور تمام مخلوق کیلئے کافی ہے یہ کروبی شیعہ جو زمین و آسمان کی تخلیق سے پہلے کے ہیں اور عرش الٰہی کے قرب میں رہتے ہیں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# مشیتِ الٰھی

2.1 ایک شخص نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا "علیؑ کی محبت میں ہمارے لئے کیا فائدہ ہے؟" آپؐ نے بیان فرمایا "جس نے اسؑ سے محبت کی اس نے مجھؐ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ سے محبت کی اسے عذاب نہیں دیا جائے گا" شخص نے عرض کی "اپنے فضل سے میری محبتِ علیؑ میں اضافہ فرمائیں"۔ آپ نے فرمایا "اس بارے میں میں تمہارے لیئے جبرئیلؑ سے کہہ دیتا ہوں۔ اسی وقت جبرئیلؑ اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کی درخواست بتائی تو جبرئیلؑ کہنے لگے "اس بارے میں میں ابھی رب العزت سے پوچھتا ہوں" اور آسمانوں کی طرف بلند ہوگئے۔ تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی "میرے محمد مصطفیؐ کو میرا اسلام کہنا اور آپؐ سے کہنا "آپؐ کی حیثیت میرے نزدیک میری مشیت کی ہے اور علیؑ تجھ سے ایسے ہی ہے جیسے تمہاری مجھ سے حیثیت ہے اور علیؑ کا محبّ میرے لئے ایسے ہی ہے جیسے علیؑ تجھ سے"۔

(وہ سوال کرنے ولا ابوذرؓ تھا)

(کتاب سلیم۔ص:456)



Presented by www.ziaraat.com

کون نہیں جانتا محمدؐ وآل محمدؑ مشیتِ الٰہی ہیں۔علی صلواۃ اللہ علیہ کے محبوں کی شان ملاحظہ فرمائیں کہ علیؑ کی محبت کے تذکرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں رہنا چاہتے بلکہ اس تذکرے میں مقرب فرشتوں کو اور اللہ عزوجل کو شریک کرتے ہیں۔اللہ کی مشیت یہی ہے کہ محبانِ علیؑ علیؑ کا تذکرہ میرے سامنے کریں یعنی بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہوکر علیؑ کی شہادت دیں۔

**2.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہم اہل بیت صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی مودت لازم ہے کیونکہ جو قیامت کے دن اللہ کی ملاقات چاہتا ہے اور وہ ہماری مودت رکھتا ہوگا تو ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا اور قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کے اعمال فائدہ نہیں دے سکتے مگر کہ ہمارے حق کی معرفت رکھتا ہو''۔**

**(بشارۃ المصطفیؐ۔ص:162)**

علیؑ اور اس کی اولادؑ کی مودت کو چھوڑ کر نماز روزے فائدہ نہیں دے سکتے۔

**2.3 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے اپنے اباو وجداد سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے اور آپؐ سواری پر سوار تھے اور مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نکلے اور وہ پیدل تھے۔تو آپؐ نے انؑ سے فرمایا: اے ابوالحسنؑ آپ بھی سوار ہوجائیں یا پھر واپس چلے جائیں تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے امر فرمایا ہے کہ جب میں سوار ہوں تو تم بھی سوار ہو اور جب میں پیدل ہوں تو تم بھی پیدل ہو جب میں بیٹھوں تو تم بھی بیٹھو بیشک یہ اٹھنے بیٹھنے میں تمہارے متعلق اللہ کی حدود میں سے ایک حد ہے جو تبدیل نہیں ہوسکتی اور جو اللہ نے اپنی کرامتوں میں سے مجھے کرامت بخشی ہے ویسی ہی تمہیں کرامت بخشی ہے اور**



Presented by www.ziaraat.com

مجھے نبوت و رسالت سے مخصوص کیا اوا س امر میں تمہیں میرا ولی بنایا تا کہ تم اللہ کی حدود قائم کرو اور مشکل امور میں قیام کرو اور اس کی قسم جس نے مجھ محمدؐ کو حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور اس نے میرا اقرار نہ کیا جس نے تم سے لڑائی کی اور وہ اللہ پر ایمان نہ لایا جس نے تمہارا انکار کیا اور بیشک تیری فضیلت میری فضیلت ہے اور میری فضیلت اللہ کا فضل ہے اور یہی میرے رب عز و جل کا قول ہے: **قل بفضل اللہ و برحمتہٖ فبذلک فلیفر حوا ھو خیر مما یجمعون** (یونس:58) کہ اللہ کا فضل تمہارے نبیؐ کی نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اسی لئے فرمایا کہ نبوت و ولایت سے جو لوگ خوش ہوتے ہیں وہ شیعہ ہیں اور یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے اس مال اور بال بچوں سے جو ان کے مخالف اس دنیا میں جمع کرتے ہیں اور اللہ کی قسم یا علیؑ تجھے صرف اس لئے پیدا کیا گیا تا کہ تیرے رب کی عبادت کی جا سکے اور تیری وجہ سے دین کی نشانیوں کی معرفت ہو سکے اور تیری وجہ سے بوسیدہ راہ کی اصلاح ہو سکے اور یقیناً وہ گمراہ ہو گیا اور وہ کبھی بھی اللہ عز و جل کی طرف ہدایت نہیں پا سکتا جس کے پاس تیری اور تیری ولایت کی ہدایت نہ ہو اور یہی میرے رب عز و جل کا قول ہے: **وانی لغفار لمن تاب و آمن و عمل صالحا ثم اھتدی** (طٰہٰ:82) یعنی تیری ولایت کی طرف اور تحقیق میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جو حق میرے لئے مقرر ہوا ہے وہ آپ کیلئے بھی واجب قرار دوں اور جو ایمان لائے اس پر تیرا حق یقیناً فرض ہے اور اگر آپؑ نہ ہوتے تو اللہ کے گروہ کی شناخت نہ ہو سکتی اور آپؑ کی وجہ سے اللہ کے دشمن شناخت ہوتی ہے اور جو تیری ولایت کے بغیر مر گیا تو کسی شئی (نیک اعمال) کے بغیر مرا اور تحقیق اللہ عز و جل نے مجھے وحی کی یا **ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک** (مائدہ: 67) یعنی تیری ولایت کے بارے میں اے علیؑ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اللہ کی رسالت کا



Presented by www.ziaraat.com

کوئی کام نہ کیا اور اگر تیری ولایت کے بارے میں جو حکم تھا نہ پہنچاتا تو میرے اعمال غارت ہوجاتے اور جو شخص بھی تیری ولایت کے بغیر اللہ سے ملاقات کرتا ہے یقیناً اس کے اعمال غارت ہوجاتے ہیں اور میں اللہ کا وعدہ وفا کر رہا ہوں اور میں تمہارے بارے میں وہی کہتا ہوں جو میرے رب تبارک وتعالیٰ کا قول ہوتا ہے اور تحقیق میں تمہارے بارے میں وہی بیان کرتا ہوں تو اللہ عزوجل تمہارے بارے میں نازل کرتا ہے۔"

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:275)**

مشیت الٰہی یہی ہے کہ علیؑ پیدل ہوں تو رسولؐ بھی سواری نہ کریں اور علیؑ کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتا کہ صحیح دین کی معرفت حاصل ہوسکے اور ولایت علیؑ کے بغیر اس دنیا سے جانا مکمل ھلاکت ہے۔تمام رسالتوں کا مقصد تبلیغِ ولایتِ علیؑ ہے۔

2.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیشک اللہ کی طرف سے غلبہ، رضا، راحت، روح، کامیابی، نجات، مدد، محبت اس کے لئے ہے جو علیؑ سے محبت کرے اور اسےؑ ولی بنائے اور اسؑ سے متمسک رہے اور اسؑ کے بعد اسؑ کی ذریتؑ سے کیونکہ جس نے اسؑ کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی کیونکہ وہؑ مجھ سے ہے"۔

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:310)**

2.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول " کل شیء ھالک اِلا وجھہ " کے بارے میں فرمایا کہ ہر شی ھلاک ہوجائے گی سوائے اس چہرے کے جس کی وجہ سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے اور وہ وجہ اللہ ہم ہیں جس کے ذریعے اس کی پہچان ہوتی ہے



Presented by www.ziaraat.com

(اس تک پہنچا جاتا ہے)

(بصائرالدرجات۔ج:1۔ص:148)

خطبۃ البیان میں بھی مولاعلیؑ صلواۃ اللہ علیہ نے یہی فرمایا کہ میں وہ ہوں جس کو موت دی جائے تو پھر بھی نہیں مرتا اور اگر قتل کیا جائے تو قتل نہیں ہوتا...... میں آسمانوں اور زمین میں وجہ اللہ ہوں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے ہر چیز تباہ ہوجائے گی سوائے اس کے چہرے کے۔

(نہج الاسرار۔ص:122۔ج:1)

مشیت الٰہی ہے کہ علیؑ اس کے حیّ و قیوم ہونے کا مظہر ہے اور دشمنِ ولایت اسے ہاتھوں اور زبان سے شہید کرنے پر تلا ہوا ہے اسی لئے مفاتح الجنان میں ہے کہ اللہ اسے قتل کرے جو آپؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کرے سب جانتے ہیں زبان سے قتل ولایت کی گواہی سے انکار ہے۔

2.6 عمار سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دل میں سوچا، مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے کیا ہوگیا ہے کہ دل میں سوچتا ہے چاہتا ہے کہ مولا باقر صلواۃ اللہ علیہم کی زیارت ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔فرمایا اٹھو اور اندر گھر میں داخل ہو میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔پھر امامؑ نے فرمایا کہ شیعہ قوم کے کچھ افراد امام حسن صلواۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے امیرالمؤمنینؑ کی شہادت کے بعد اور آپؑ سے سوال کیا آپؑ نے فرمایا اگر امیرالمؤمنین دیکھو گے تو پہچان لو گے۔انہوں نے کہا جی ہاں امام حسنؑ نے فرمایا اس پردے کو اٹھاؤ جب پردے کو ہٹایا تو امیرالمؤمنینؑ موجود تھے جس کا انکار ناممکن ہے اور امیرالمؤمنینؑ نے فرمایا ہم میں سے جس کو موت آتی ہے تو وہ مرتا



Presented by www.ziaraat.com

نہیں اور جو پیچھے رہ جاتا ہے زندہ ہم میں سے وہ تم پر حجت ہوتا ہے۔

(بصائرالدرجات۔ج:2۔ص:27)

2.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے مختلف روایات میں درج ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کو وصیت کی کہ میری شہادت کے بعد غسل وکفن کے بعد مجھے بٹھا دینا پھر جو چاہے مجھے پوچھنا اللہ کی قسم کوئی ایسی شئی نہیں ہوگی جس کا تم سوال کرو گے اور میں جواب نہ دوں اور میں لکھاتا جاؤں گا تم لکھتے جانا۔ مولا علیؑ نے ایسا ہی کیا اور آپؑ نے قیامت تک ہونے والی خبریں بتائیں۔

(بصائرالدرجات۔ج:2۔ص:43-44)

2.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ اپنے صحابی مفضلؓ سے انوار خمسہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی معرفت بیان کرتے ہوئے فرمایا "اے مفضل جان لو کہ وہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اس کو جانتے ہیں چاہے وہ نسل در نسل پیدائش ہو یا عدم سے ہو۔ اور وہ کلمۃ التقوی ہیں اور وہ آسمانوں زمینوں پہاڑوں ریت کے زروں اور سمندروں کی زبان اور خزانوں کو جانتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آسمانوں میں ستارے اور فرشتے کتنے ہیں اور پہاڑوں کے وزن کو اور سمندروں میں پانی کی مقدار کو اور نہروں اور چشموں میں پانی کی مقدار کو اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر ان کے علم ہوتا ہے۔ اور کوئی دانہ زمین کی تاریکیوں میں نہیں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر وہ کتاب مبین میں ہے اور وہ ان کے علم میں ہے اور یقیناً اس کو جانتے ہیں۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:62)



Presented by www.ziaraat.com

صراطِ مستقیم کی طرح سیدھی سی بات ہے کہ مشیت الٰہی ہو ہی وہ سکتے ہیں جن کے پاس تمام علمِ الٰہی ہے۔

**2.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر گئے تو عزرائیلؑ کو دیکھا کہ نورانی تخت پر بیٹھے ہیں سر پر نورانی تاج ہے ایک ٹانگ مشرق میں اور دوسری مغرب میں او رہاتھوں میں لوح ہے جس کو دیکھ رہا ہے اور پوری دنیا اس کے سامنے ہے اور مخلوق اس کے زانوؤں کے درمیان ہے اور اس کے ہاتھوں کی مشرق اور مغرب تک رسائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ملک الموت میرے دوست تجھ پر سلام'' اس نے عرض کی: ''اے احمدؐ آپؐ پر سلام ہو اور آپؐ کے چچا کے بیٹے علیؑ ابن ابی طالبؑ کا کیا حال ہے'' آپؐ نے پوچھا ''اور تم میرے چچا کے بیٹے کو جانتے ہو'' اس نے عرض کی: اور میں کیسے ان کو نہ جانوں بیشک اللہ جل جلالہ نے مجھے تمام مخلوقات کی روح قبض کرنے پر مامور فرمایا ہے مگر میں آپؐ کی روح اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی روح نہیں نکال سکتا کیونکہ یقیناً اللہ آپ دونوں کو اپنی مشیت کے ذریعے دنیا سے واپس بلائے گا''۔**

**(القطرۃ۔ ج:1،ص:65)**

محمدؐ وآل محمدؑ اللہ عزوجل کی مشیت ہیں خود اپنی مشیت سے اس دنیا میں ظہور کرتے ہیں خود اپنی مشیت سے ہماری نظروں سے پردہ پوش ہو جاتے ہیں۔

**2.10 ایک طویل حدیث میں امیر المؤمنینؑ سلمانؓ اور ابوذرؓ سے فرماتے ہیں ''اے مسلمان اور اے جندب میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں (علیؑ) ہوں اور میں محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھ سے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مرج البحرین یلتقیان ہ بینھما برزخ لا یبغیان ہ**



Presented by www.ziaraat.com

اے سلمان اور اے جندب بیشک ہمیں مار دیا جائے تو ہم نہیں مرتے اور ہم غائب ہوتے ہیں مگر غائب نہیں ہوتے اور اگر ہمیں قتل کر دیا جائے تو قتل نہیں ہوتے۔ اے سلمان اور اے جندب میں تمام مومن مردوں اور عورتوں کا امیر ہوں جو گزر چکے یا ابھی آنے والے ہیں اور ہمارے پاس روحِ عظمت ہے۔ صرف میں اللہ کے بندوں (معصومینؑ) میں سے ایک بندہ ہوں۔ صرف ہمیں رب کہہ کر نہ پکارو پھر جو چاہے ہماری فضیلت بیان کرو کیونکہ تحقیق تم ہماری فضیلت کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمائی ہے بلکہ اس کے دسویں حصے کا دسواں بھی تم نہیں جان سکتے۔

**(القطرۃ۔ ج:1، ص:141)**

مشیتِ الٰہی ایک ہی ہے جو کبھی محمدؐ نظر آتی ہے کبھی علیؑ کبھی حسنؑ کبھی حسینؑ دنیا اسی مغالطہ میں رہتی ہے کہ ہم نے مشیت اللہ کو شہید کر دیا۔ مگر مشیت الٰہی حیَ و قیوم ہے اور اب پردۂ غیبت میں ہے مگر غائب نہیں بلکہ مسلسل ہماری نصرت و ہدایت کر رہی ہے۔ اللہ اور مومنین پردہ غیبت اٹھنے کے انتظار میں ہیں۔

**2.11** امیر المؤمنینؑ نے مزید فرمایا "اے سلمانؓ اور اے جندبؓ میں زندگی دیتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اپنے رب کے حکم سے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کھایا اور تمہارے گھروں میں کیا ہے اپنے رب کی اجازت سے اور میں تمہارے دلوں میں چھپی ہوئی باتوں کا عالم ہوں اور میری اولاد آئمہؑ بھی جانتے ہیں اور ہم جو کچھ چاہیں اور ارادہ کریں وہ کرتے ہیں کیونکہ ہم سب ایک ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہمارا درمیانی بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں اور ہمارے درمیان تفریق نہ کرنا اور ہم جو چاہتے ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہم ناپسند کرتے ہیں اللہ ناپسند کرتا ہے۔ اس کے لئے تباہی ہے مکمل



Presented by www.ziaraat.com

تباہی جس نے ہماری فضیلت وخصوصیت کا انکار کیا جو ہمارے رب اللہ نے ہمیں عطا کیں ہیں۔ بیشک جو کچھ اللہ نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں سے کسی شئی کا جس نے انکار کیا اس نے اللہ عزوجل کی قدرت کا انکار کیا اور اسکی مشیت کا جو ہمارے پاس ہے......

اور ان تمام (فضائل) کے باوجود ہم کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور ہم بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں اور ہم یہ چیزیں اپنے رب کے امر سے کرتے ہیں اور ہم اللہ کے مکرم بندے ہیں جو اس کے قول سے سبقت نہیں کرتے اور ہم اس کے امر سے ہر کام سرانجام دیتے ہیں اور اس نے ہمیں معصومین مطہرین بنایا ہے اور اپنے مومن بندوں پر فضیلت دی ہے"۔

**(القطرة۔ج:1،ص:142)**

مشیتِ الٰہی یہی ہے کہ محمدؐ وآل محمدؐ ہمارے سامنے کچھ کھائیں پیئیں اور چلیں پھریں تاکہ ان کے فضائل وصفات دیکھ کر لوگ ان کو اللہ نہ کہیں، ورنہ مشیت الٰہی پر تو کسی مخلوق کی کسی صفت کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔

**2.12** عبداللہ ابن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کے بعد عرض کی "یارسول اللہؐ مجھے حق کی زیارت کرادیں تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں" آپؐ نے فرمایا: "اے ابن مسعود اس کمرے کے اندر داخل ہوجاؤ دیکھو کیا نظر آتا ہے" ابن مسعودؓ کہتا ہے "میں داخل ہوا تو دیکھا کہ علی صلواۃ اللہ علیہ رکوع وسجود کر رہے ہیں اور وہ رکوع وسجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں "اے اللہ اپنے نبیؐ کے صدقے میرے شیعوں میں سے گناہ گاروں کو بخش دے" پس میں باہر نکلا کہ رسول اللہ کو اس کی خبر دوں تو



Presented by www.ziaraat.com

دیکھا کہ آپؐ بھی رکوع وسجود میں ہیں اور رکوع وسجود میں خشوع کے ساتھ کہہ رہے ہیں "یا اللہ اپنے ولی علیؑ کے صدقے میری امت کے گناہ گاروں کو بخش دے" مجھے تذبذب ہوا جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا "کیا ایمان کے بعد کفر کرتے ہو؟" میں نے عرض کی "ایسا نہیں یا رسول اللہؐ آپ کی زندگی کی قسم میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کہ علیؑ کو دیکھا تو وہ آپؐ کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کررہے ہیں اور آپ کو دیکھا تو آپؐ اسؑ کی عظمت کے صدقے اللہ سے سوال کرتے ہیں۔ پس مجھے نہیں معلوم کہ آپ دونوں میں اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ کون ہے؟" آپؐ نے فرمایا "اے ابن مسعود بیشک اللہ نے مجھے اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے نورِ قدس سے خلق فرمایا۔ جب اللہ نے ارادہ کیا کہ صنعتوں کو بکھیرے (تخلیق کائنات) تو میرے نور کی خوشبو سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم میں آسمانوں اور زمین سے عظیم ہوں۔ اور علیؑ کے نور کی خوشبو سے عرش اور کرسی کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم علیؑ عرش وکرسی سے عظیم ہے اور حسنؑ کے نور کی خوشبو سے حور العین اور ملائکہ کو پیدا کیا اور اللہ کی قسم حسنؑ حور العین اور ملائکہ سے عظیم ہے اور حسینؑ کے نور کی خوشبو سے لوح وقلم پیدا کیئے اور اللہ کی قسم حسینؑ لوح وقلم سے عظیم ہے۔ اس وقت مشارق ومغارب تاریک تھے تو ملائکہ نے چیخ وپکار کی کہ اے الٰہی اے ہمارے سرداران انوار کے صدقے جن کو تو نے خود خلق فرمایا ہے ہمیں اس تاریکی سے نکال۔ اس وقت اللہ نے ایک دوسرے کلمے سے کلام کیا اور اس سے روح کو پیدا کیا اس روح میں 'النور' کو رکھ کر فاطمہ الزہراء صلواۃ اللہ علیہا کو خلق کیا اور عرش کے سامنے جلوہ افروز فرمایا تو مشارق ومغارب روشن ہوگئے اور اسی عظمت کے سبب 'الزھراء' نام رکھا۔

اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا اللہ عزوجل مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا: جس نے تم دونوں سے محبت کی جنت میں داخل کردو اور جس نے تم دونوں سے بغض رکھا



Presented by www.ziaraat.com

دوزخ میں پھینک دو اور یہی اللہ کے اس قول کی دلیل ہے" القیا فی جھنم کل کفار عنید "(ق۔24) میں نے عرض کی" یا رسول اللہؐ کفار عنید کون ہے" فرمایا" کفار جنہوں نے میری نبوت کا انکار کیا اور عنید جنہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی مخالفت کی"۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:179)**

ابن مسعودؓ نے اپنی آنکھوں سے حق دیکھا کہ رسول اللہؐ نماز میں صرف ذکر علیؑ نہیں کرتے بلکہ بڑے خشوع وخضوع سے علیؑ کے واسطے دیتے ہیں۔ اور رسول اللہؐ نے اس بارے میں تذبذب کرنے سے منع فرمایا کہ ایمان کے بعد کفر نہ کرو مگر آجکل کا جبار وعنید ملاں ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے گرما گرم فری فال کی سیٹیں بک کرا رہا ہے۔

2.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لیئے نکلے تو مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا کر رخصت ہو گئے۔ فوج کی قسمت میں شکست وھزیمت تھی۔ حضرت جبرائیلؑ اترے اور وحی سنائی" یا نبی اللہؐ یقیناً اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپؐ کو فتح کی بشارت دیتا ہے مگر آپؐ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ملائکہ قتل کرنے کیلئے نازل ہوں اور اگر آپؐ چاہیں تو علیؑ کو بلا لیں وہ آ جائیں" پس نبیؐ نے علیؑ کو اختیار کیا تو جبرئیلؑ نے عرض کی: آپؐ اپنے چہرے کو مدینہ کی طرف پھیریں اور ندا دیں: یا أبا الغیث، ادرکنی یا علیؑ ادرکنی یا علیؑ"

مختصراً یہ کہ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سنی تو فرمایا" لبیک میں آ رہا ہوں" اور سلمانؓ کو ساتھ لیا۔ سلمانؓ مولا علیؑ کے نقش قدم پر چلے، سترہ قدم چلنے کے بعد اپنے آپ کو میدانِ جنگ میں مولا علیؑ کے ہمراہ پایا۔ اللہ نے مولا علیؑ کے ہاتھ فتح عطا فرمائی اور آیت نازل ہوئی: و کفی اللہ المؤمنین القتال



Presented by www.ziaraat.com

(الاحزاب25)

(القطرۃ۔ج:1،ص:193)

مشیتِ الٰہی یہ ہے کہ جس کے لبوں پر وحی کی مہر لگی ہوئی ہے اپنی فوج اور دشمن فوج کے سامنے اونچی آواز میں صدائیں دے "یا علیؑ ادرکنی" تاکہ اپنے پرائے سب پر واضح ہو جائے مشکل وقت میں اللہ کو پکارنا ہو تو کس طرح پکارو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ علیؑ کے قتال کو اپنا قتال قرار دیتا ہے۔ تاکہ مقصروں کو پتہ چل جائے علیؑ کا فعل اللہ کا فعل ہوتا ہے۔

**2.14 امیر المؤمنینؑ کی شھادت کے بعد امام حسنؑ اور امام حسینؑ جنازے کو لے کر چلے تو رستے میں ایک گھوڑا سوار ملا جس سے مشک کی خوشبو پھیل رہی تھی۔ سوار نے دونوں کو سلام کیا اور مولا حسنؑ سے کہا "آپؑ حسنؑ بن علیؑ ہیں جس کی غذا وحی وتنزیل تھی اور علم وشرفِ جلیل میں پروان چڑھا اور خلیفہِ امیر المؤمنینؑ اور سید الوصیینؑ ہو" مولا حسنؑ نے فرمایا "ہاں" پھر سوار نے کہا" اور یہ حسینؑ بن علیؑ سبطِ نبی رحمتؐ جس کی غذا عصمت اور آئمہؑ اور حکمت والی اولادؑ کی جد ہے" مولا حسینؑ نے فرمایا "ہاں"۔**

**مولا حسنؑ نے فرمایا "ہمیں وصیت ہے کہ دو آدمیوں کے علاوہ کسی سے کلام نہ کریں: جبرائیلؑ یا خضرؑ، آپؑ کون ہیں ان دونوں میں سے؟" سوار نے نقاب الٹ دیا اور وہ امیر المؤمنین مولا علیؑ خود تھے۔**

(القطرۃ۔ج:1،ص:217)

جو شھادت کے بعد اپنے جنازے کا خود استقبال کر کے وصول کرے وہی وجہ اللہ ہوتا ہے وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے وہی علیم ہے۔ مشیتِ الٰہی یہی ہے کہ مولا علیؑ



Presented by www.ziaraat.com

علی العظیم کی ہر صفت کا مظہر ہے۔

**2.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیشک اللہ تعالیٰ نے علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہا کے چہرہ مبارک کے نور سے ملائکہ خلق کیئے ہیں وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور اللہ اس کو علیؑ کے محبوں اور اسؑ کی اولادؑ کے محبوں کے کھاتے میں لکھتا رہتا ہے"۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:217)**

قادر مطلق کی مشیت یہی ہے کہ عبادت فرشتے کریں اور ثواب شیعوں کے اعمال ناموں میں لکھا جائے۔ اور فرشتوں کی عبادت بھی ایک دوسرے کو فضائلِ علیؑ سنانا ہو۔

**2.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء صلواۃ اللہ علیہا کا نور نازل ہونے سے پہلے چالیس دن روزے رکھے اور عبادت کی اور حضرت فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا کے گھر قیام کیا اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ کو خبر کرنیکے لیئے پیغام بھیجا "اے خدیجہؑ پریشان نہ ہونا میں نے نہ تعلق چھوڑا ہے نہ آپ کو تنہا کیا ہے لیکن میرے رب کا حکم یہی ہے کہ اس کا امر جاری ہو۔ اے خدیجہؑ پریشان نہ ہونا سب خیر ہے اور بیشک اللہ عزوجل تمہاری عظمت پر روزانہ کئی مرتبہ فرشتوں میں فخر کرتا ہے......"**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:276)**

اللہ عزوجل معصومہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰؑ کی کرامت پر فرشتوں میں فخر کرتا ہے سنت و مشیتِ الٰہی یہی ہے کہ اس نور کے گھرانے پر صلواۃ بھیجی جائے اور ان کے دشمنوں پر مسلسل لعنت کی جائے۔



Presented by www.ziaraat.com

2.17 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جس نے اھل بیتؑ سے محبت کی اور ہماری محبت کو اپنے دل میں مضبوط کر لیا اور اپنی زبان سے ہماری حکمت کے سرچشموں کو جاری کیا اور اپنے دل میں ایمان کو مضبوط کر لیا اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر نبیوںؑ ستر صدیقوں، ستر شہیدوں اور ستر عابدوں کی ستر ستر سال کی عبادتِ الٰہی کے برابر اعمال میں لکھ دے گا''

(القطرۃ۔ج:1،ص:۵۱۸)

مشیتِ الٰہی ہے کہ محمدؐ وآلِ محمدؐ کے محبوں کیلئے ادنیٰ ترین انعام جنت ہے محبانِ علیؑ وہ ہیں جو اپنی زبانوں سے معصومینؑ کے اقوال واحکام (حکمت کے سرچشمے) جاری کرتے ہیں نہ کہ غیر معصوم ملاں کے فتوے عام کرتے ہیں۔

2.18 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ سورۃ بقرۃ کی آیت 85 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل کے اسلاف کو حکم دیا گیا کہ اس شہر میں داخل ہو جو شام کے شہروں میں سے شہر اریحا ہے اور یہ اس وقت ہوا جب وہ اپنی سرکشی سے نکلے (معافی مانگی) اور اس شہر میں سے جو چاہو اور جتنا چاہو کھاؤ اور بغیر سستی دکھائے شہر کے دروازے پر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔

اور اللہ عزوجل نے دروازے پر محمد اور علی صلواۃ اللہ علیہما کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں اور ان کو حکم دیا کہ ان تصویروں کو تعظیماً اللہ کیلئے سجدہ کرو اور اپنے دلوں میں ان دونوں کی بیعت کی تجدید کرو اور ان کی ولایت کا ذکر کرو اور ان دونوں کیلئے جو عہد و میثاق لیا گیا تھا اس کا ذکر کرو۔ اور 'حطۃ' کہو یعنی اللہ کیلئے سجدہ کرو محمدؐ و علیؑ صلواۃ اللہ علیہما کی تصویر کی تعظیم



Presented by www.ziaraat.com

کرتے ہوئے اوران دونوں کی ولایت کا عقیدہ رکھو تا کہ تمہارے گناہ گر جائیں اور برے اعمال مٹا دیئے جائیں۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس فعل کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دوں گا سابقہ خطائیں اور ماضی کے گناہوں کو اور وسنزید المحسنین کا مطلب ہے کہ جو گناہ کے قریب نہ گیا یعنی ولایت کی مخالفت نہ کی اور جو اللہ نے انؑ کی ولایت عطا کی ہے دل میں اس پر ثابت قدم رہے تو اس عمل کی وجہ سے ہم ان کے درجات اور ثواب کئی گنا بڑھا دیں گے۔

**(القطرۃ۔ج:2،ص:91)**

مشیتِ الٰہی ہے کہ کبھی محمدؐ وآل محمدؐ کے نور کو آدمؑ کی پیشانی میں رکھ کر تمام ملائکہ کو سجدہ کراتا ہے۔کبھی محمد وعلی صلواۃ اللہ علیہما کی تصاویر کو سجدہ کرواتا ہے۔آسمانوں پر انؑ کی نورانی شبیہیں بناتا ہے، مقام ظہور (کعبہ) کو مرکزِ سجود بناتا ہے اور مقامِ شھادت کی مٹی (خاک شفا) کو سجدہ گاہ بنا دیتا ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# معرفتِ الٰھی کا ذریعہ

3.1 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ کی عبادت ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی پہچان ہماری وجہ سے ہے، اللہ کی وحدانیت ہماری وجہ سے ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا حجاب ہیں''

(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:144)

تمام مخلوقات کو معرفتِ الٰھی کرانے والے، اللہ کی وحدانیت بتانے والے اللہ کی عبادات سکھانے والے صرف محمدؐ وآلِ محمدؑ ہیں۔ یہ اللہ تک رسائی کا واحد دروازہ ہیں۔

3.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے فرمایا ''یا علیؑ تیری مثال میری امت میں ''قل ھو اللہ احد'' جیسی ہے جس نے ایک دفعہ پڑھا گویا ایک تہائی قرآن پڑھا، اور جس نے دو دفعہ پڑھا گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین مرتبہ پڑھا گویا پورا قرآن ختم کیا۔ جس نے زبان سے تم سے محبت کی اسکا ایک تہائی ایمان مکمل اور جس نے زبان اور دل سے تم سے محبت کی اس کا ایمان دو تہائی مکمل ہو گیا اور جس نے



Presented by www.ziaraat.com

اپنے ہاتھ دل اور زبان سے محبت کی اسکا ایمان مکمل ہے اور قسم اس کی جس نے مجھے حقؑ کے ساتھ نبیؐ مبعوث کیا ہے اگر دنیا والے تم سے ایسے ہی محبت کرتے جس طرح آسمانوں والے کرتے ہیں اللہ ایک شخص کو بھی دوزخ کا عذاب نہ دیتا۔ یا علیؑ جبرائیلؑ نے مجھے رب العالمین کی طرف سے بشارت دی ہے: ''یا محمدؐ اپنے بھائی علیؑ کو بشارت دو یقیناً میں اس کو عذاب نہیں دوں گا جو تم سے محبت کرتا ہے (ولی مانتا ہے) اور اس پر رحم نہیں کروں گا جو تم سے عداوت رکھتا ہے''۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:152)**

سورۃ اخلاص میں صرف توحید کا بیان ہے یعنی معرفتِ ولایت علیؑ سے توحید کی معرفت ہوتی ہے۔ ہاتھوں (اعضاو جوارح) سے محبت کے اظہار کا مطلب ہے کہ عمل کی منزل پر ولایتِ علیؑ کا اقرار کیا یعنی ہر عبادت میں علیؑ کا ذکر کیا۔ جو تین مرتبہ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کا نام پکارے تو اسے پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ہے۔

**3.3 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''علیؑ کی ولایت مجھے زیادہ پسند ہے اس کا بیٹا ہونے سے کیونکہ علیؑ کی ولایت فرض ہے اور علیؑ کا بیٹا ہونا فضل ہے''۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:192)**

معصوم امامؑ کو معصوم امامؑ کا بیٹا ہونے سے زیادہ فخر ہے ولایتِ علیؑ پر۔ ولایت علیؑ کی اہمیت اس سے زیادہ خوبصورت اور جامع انداز میں بیان نہیں کی جاسکتی ولایت فرض و لازم ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ توحید سمجھ میں آسکتی ہے اور نہ ہی دین، نہ ہی انسانیت نہ ہی حلال وحرام۔ ولایت فرض ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان کی ولادت فطرتِ الٰہی کے مطابق رہتی ہے اور



Presented by www.ziaraat.com

انسان اپنی طیب ولادت پر فخر کر سکتا ہے۔

**3.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا علیؑ اللہ کو کوئی نہیں جانتا سوائے میرے اور تیرے اور مجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور تیرے اور تجھے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ اور میرے"۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:238)**

اب جو اللہ کی معرفت چاہتا ہو اسے لامحالہ محمد و علی صلواۃ اللہ علیہما کے در پر آنا پڑے گا اور باب مدینۃ العلم مولا علیؑ ہیں۔جس کے حلق سے نیچے ولایت اترتی نہ ہو وہ معرفت الٰہی خاک حاصل کرے گا۔جو ولایتِ علیؑ کا زبانی کلامی قائل ہو وہ ولایتِ الٰہی کا ادراک کر ہی نہیں سکتا۔ولا یـــودی حقه المجتهدون۔

**3.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہم اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں، ہماری وجہ سے اللہ بندوں پر ہماری اطاعت کرنے پر اکرام کرتا ہے"۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:335)**

اب جو بھی اللہ کے عظمت وجلال کی اپنی حیثیت کے مطابق معرفت حاصل کرنا چاہے اور اس کے انعام واکرام کو حاصل کرنا چاہے تو اسے دل، زبان اور عمل سے معصومینؑ کی ولایت کا اقرار کرنا ہوگا جس کے بغیر نہ ایمان کامل ہوتا ہے نہ اعمال قبول ہوتے ہیں۔

**3.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند کلمات "......ہم اسماء الحسنیٰ ہیں جن**



Presented by www.ziaraat.com

کی معرفت کے بغیر اللہ کسی بندے کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا اور اللہ کی قسم ہم وہ کلمات ہیں جو آدمؑ کو تعلیم کئے گئے جن سے اس کی توبہ قبول ہوئی۔ بیشک اللہ نے ہمیں سب سے بہترین خلق کیا اور سب سے بہترین صورت عطا فرمائی اور اس نے ہمیں اپنے بندوں پر اپنی آنکھ قرار دیا اور اپنی مخلوقات میں اپنی بولتی ہوئی زبان بنایا اور ان پر اپنی رحمت و رحمانیت کے کھلے ہوئے ہاتھ بنایا اور اپنا وہ چہرہ بنایا جس سے اس تک رسائی ہوتی ہے اور اپنا وہ دروازہ بنایا جس سے اس کی طرف راہنمائی ہوتی ہے اور اپنے علم کا خزانچی بنایا اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور اپنے دین کی پہچان بنایا اور نہ ٹوٹنے ولا سہارا (رابطہ) بنایا اور وہ واضح دلیل بنایا جس سے ہدایت ملتی ہے......''

**(القطرۃ۔ج:1،ص:344)**

اللہ کے خوبصورت نام (محمدؐ وآل محمدؐ) جن کے ذکر کے بغیر اللہ کوئی عمل قبول نہیں کرتا حتیٰ کہ تمام انسانوں کے باپ آدمؑ کو بھی ان اسمائے حسنیٰ کا فرداً فرداً ذکر کرنے سے اللہ کی توجہ ملی۔ حارثی مخلوط ملاں اللہ کے اسم اعظم کے ذکر سے عبادت کو باطل قرار دیتا ہے۔ یہ اسمائے حسنیٰ ہی اللہ کی پہچان و رسائی کا ذریعہ ہیں اور اس کی وحی کا ترجمہ کرتے ہیں یعنی قرآن کے ظاہری الفاظ سے خود مطالب اخذ کرنے کی ممانعت ہے قرآن کا ترجمہ ہو یا تفسیر ہو یا تاویل اس کا حق صرف معصومینؑ کو ہے۔ جس دین میں معصومینؑ کے اسمائے گرامی کا ذکر ہو وہی اللہ کا دین ہے۔ معصومینؑ ہی واضح دلیل ہیں جن سے ہدایت ملتی ہے یعنی قولِ معصومؑ کے بغیر دلیلِ عقلی سے ہرگز ہدایت نہیں مل سکتی۔

**3.7 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جو خوش بختی چاہے کہ اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب ختم ہو جائے حتیٰ کہ وہ اللہ کو دیکھ سکے او اللہ کی نظر اس پر ہو پس وہ آل محمدؐ سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں پر تبرا کرے اور اپنے امامِ وقتؑ سے متمسک رہے کیونکہ اس**



Presented by www.ziaraat.com

طرح کرنے سے اللہ کی نظر اس پر ہوگی اور وہ اللہ کو دیکھ (نظرِ بصیرت) رہا ہوگا"۔

**(القطرۃ۔ج:2،ص:37)**

محمدؐ و آل محمدؐ سے مودت و محبت سے مراد معرفت ولایت اور معرفتِ نورانی ہے۔ زبانی کلامی محبت کے دعویٰ سے اللہ نظر نہیں آتا۔ اس کے ساتھ ساتھ امامِ زمانہؑ سے تمسک اور ان کے دشمنوں پر لعنت ضروری ہے۔ معصومینؑ کے اسمائے حسنیٰ کے ذکر سے روکنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ طاغوتی ملاں مومنین کو پردۂ ظلمت میں رکھنا چاہتا ہے تاکہ اللہ کی معرفت و زیارت سے محروم رہیں اور طاغوتی ملاں کی طرح بصیرت کے اندھے رہیں اور آخرت میں بھی اندھے محشور ہوں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# معراج کا راز

**4.1** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ معراج کی رات آپؐ کے رب نے آپؐ سے کس لہجے (زبان) میں خطاب فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے لہجے میں خطاب فرمایا تو میں نے شوق سے پوچھا: اے میرے رب تو بول رہا ہے یا علیؑ؟ اللہ نے فرمایا: یا احمدؐ میں وہ جو کسی چیز کی مانند نہیں ہوں اور نہ کوئی قیاس کیا جا سکتا ہے مجھ پر انسانوں کی طرح اور نہ کسی چیز کا وصف میرے لئے ہے۔ میں نے تجھے اپنے نور سے خلق کیا اور علیؑ کو تیرے نور سے خلق کیا پس میں تیرے دل کے رازوں سے واقف ہوں پس میں تیرے دل میں علیؑ ابن ابی طالبؑ سے زیادہ کسی کی محبت نہیں پاتا اسی لیئے میں نے اس کے لہجے میں بات کی ہے تا کہ تیرا دل مطمعن رہے"۔

**(القطرۃ۔ج:2،ص:184)**

کائنات کے بلندترین مقام قاب قوسین پر علیؑ کی زبان اور لہجہ رائج ہے۔ اللہ کو اپنے حبیبؐ کے دل میں علیؑ کی محبت کے سوا کچھ نظر نہ آیا جبکہ حبیبؐ اللہ کے قریب ترین مقام پر تھا۔ مقصر ملاں کو تعجب ہونا چاہے کہ اس وقت تو نبیؐ اکرم کے دل میں اللہ کی محبت جوش مارنی چاہیے تھی۔ حقیقت واضح



Presented by www.ziaraat.com

رہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں علی صلواۃ اللہ علیہ کی محبت میں سرمست ہیں ۔اللہ کو جس عبادت میں علیؑ نظر نہ آئے اسے قبول نہیں کرتا۔

**4.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''معراج کی رات چوتھے آسمان پر میں نے بالکل علیؑ بن ابی طالبؑ کی صورت دیکھی تو جبرائیلؑ سے پوچھا: کیا یہ علیؑ ہیں؟ تو مجھے وحی کی گئی کہ اللہ نے اس فرشتے کو علیؑ ابن ابی طالبؑ کی صورت پر خلق کیا ہے اور ہر روز ستر ہزار فرشتے اس کی زیارت کرنے آتے ہیں اور اللہ کی تسبیح او کبریائی بیان کرتے ہیں اور اس کا ثواب علیؑ ابن ابی طالبؑ کے محبوں کے لئے ہے''۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:253)**

ایسی احادیث حارثی ذہنوں پر بجلی بن کر گرتی ہیں اسی لئے وہ احادیث کا مختلف بہانوں سے انکار کرتے ہیں ۔اللہ معصوم فرشتوں کیلئے خود مولا علیؑ کی جیتی جاگتی شبیہہ بنا تا ہے اور زائر فرشتوں کا ازل سے ابد تک تانتا لگا ہوا ہے اور وہ بھی آسمانوں پر اللہ کے قرب میں اور پھر فرشتے مولا علیؑ کی شبیہہ کی زیارت کرتے ہوئے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کے نعرے لگاتے ہیں اور ثواب شیعوں کے کھاتے میں لکھا جاتا ہے۔

**4.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیشک جب میں اپنے رب کے پاس معراج پر گیا تو اس نے حجاب کے پیچھے سے مجھے وحی کی جو بھی وحی کی اور مجھ سے کلام کیا جس کلام میں یہ بھی فرمایا یا محمدؐ علیؑ اول علیؑ آخر علیؑ ظاہر علیؑ باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ میں نے پوچھا یا رب ایسا تو تو نہیں ہے؟ ایسا تو تیرے لئے نہیں ہے؟ اس نے فرمایا: یا محمدؐ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ میں عالم الغیب والشہادۃ، رحمان ورحیم**



Presented by www.ziaraat.com

ہوں بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر ہوں اور مشرکوں کے شرک سے بلند ہوں بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں خالق، باری، مصور ہوں اسماء الحسنٰی میرے لئے ہیں آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے میری تسبیح کرتا ہے اور میں عزیز الحکیم ہوں۔ یا محمدؐ بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اول ہوں جس سے قبل کوئی شئی نہیں اور میں آخر ہوں کہ میرے بعد کوئی شئی نہیں اور میں ظاہر ہوں میرے اوپر کوئی شئی نہیں اور میں باطن ہوں میرے نیچے کوئی شئی نہیں اور میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں۔

یا محمدؐ! علیؑ اول ہے آئمہؑ میں اس کے بارے میں سب سے پہلے میثاق لیا گیا۔ یا محمدؐ! علیؑ آخر ہے آئمہؑ میں سے سب سے آخر اس کی روح پلٹے گی اور وہ دابۃ الارض ہے جو ان سے کلام کرے گا۔ یا محمدؐ! علیؑ ظاہر ہے جو کچھ میں نے آپؐ پر وحی کی اس پر ظاہر ہے ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپائی گئی ہو۔ یا محمدؐ! علیؑ باطن ہے میرے رازوں کا امین (بطن) ہے جو راز آپؐ کے پاس ہیں۔ میرے اور تیرے درمیان کوئی راز ایسا نہیں جو اس سے چھپا ہوا ہو۔ یا محمدؐ! جو کچھ حلال و حرام خلق کیا گیا ہے علیؑ اس کا علم رکھتا ہے۔

(بصائر الدرجات۔ ج:2، ص:475)

معراج کا پیغام یہی ہے کہ مولا علیؑ اللہ کی صفات کا مظہر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے امت کے ظرفوں کو دیکھتے ہوئے اللہ سے تھوڑی تشریح کروادی تاکہ مقصر مرتد نہ ہو جائیں اور ذرا کم ظرف والے علیؑ کو اللہ نہ کہنا شروع کر دیں۔



Presented by www.ziaraat.com

4.4 ایک اعرابی نے امیر المؤمنینؑ سے عرض کی مولاؑ اپنے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو آپؑ نے فرمایا: میں صدیق اکبر ہوں اور فاروق اعظم ہوں اور میں وصیؑ خیرالبشرؐ ہوں اور میں اول ہوں اور میں آخر ہوں اور میں ظاہر ہوں اور میں باطن ہوں اور میں ہر چیز کا علیم ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور میں جنب اللہ ہوں اور میں رسولوں پر اللہ کا امین ہوں میری وجہ سے اللہ کی عبادت ہوئی اور ہم زمین وآسمان میں اللہ کے خزانوں کے امین ہیں اور میں زندگی عطا کرتا ہوں اور میں موت دیتا ہوں اور میں وہ زندہ ہوں جس کو موت نہیں''

اعرابی کو تعجب ہوا (تو مولا علیؑ نے اس کے ظرف کے مطابق تشریح فرمادی تاکہ اس کا ظرف چھلک نہ جائے۔)

(القطرۃ۔ج:2،ص:192)

ابوذرؓ نے بیان کیا ''ایک رات میں نے سید وسردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ سے فرماتے دیکھا: جب صبح ہو تو بقیع کے پہاڑوں کی طرف جانا اور زمین کے اونچے مقام پر ٹھہر جانا اور جب سورج طلوع ہو تو اسے سلام کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ آپؑ کے بارے میں بیان کرے۔ صبح کے وقت امیر المؤمنینؑ نکلے اور ان کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور مہاجرین وانصار کی ایک جماعت تھی اور بقیع میں پہنچ کر اونچے مقام پر ٹھہر گئے جب سورج کا دائرہ طلوع ہوا تو مولاؑ نے فرمایا: ''اے اللہ کی جدید خلقت اور اللہ کے مطیع تجھ پر سلام'' تو ہم نے آسمانوں سے آواز سنی اور بولنے والے نے جواب دیا ''وعلیکم السلام اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن، اے وہ جو ہر شئی کا علیم ہے''۔ جب ابوبکر، عمر، مہاجرین وانصار نے سورج کا کلام سنا تو بے ہوش ہوگئے کچھ گھنٹوں



Presented by www.ziaraat.com

**بعد افاقہ ہوااور امیر المؤمنینؑ اپنے بیت الشرف میں واپس تشریف لے آئے ۔وہ جماعت کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: آپؐ تو کہتے تھے کہ علیؑ ہمارے جیسا بشر ہے لیکن سورج نے تو اسؑ سے اسطرح خطاب کیا ہے جیسے اللہ باری تعالیٰ کو خطاب کیا جاتا ہے؟''**

**(کتاب سلیم ۔ص ۴۵۴)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارتداد سے بچانے کیلئے پھر تشریح فرمادی۔ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے فضائل کی برداشت صرف ان مؤمنین کیلئے ہے جن کو مولاؑ خود چاہیں۔ موسیٰؑ کے صحابیوں نے تو نور کی جھلک دیکھی اور مر گئے اور یہاں مولاؑ کے فضائل کا ایک فقرہ برداشت نہ ہو سکا۔ مقصر فضائل برداشت نہیں کر سکتے یہ ان کی طینت کا قصور ہے۔

**4.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ کے قول ''ثم دنیٰ فتدلیٰ ہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ہ (سورۃ نجم 8-9) کے بارے میں فرمایا'' محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے اتنے قریب ہوئے کہ اللہ اور آپؐ کے درمیان ایک فریم کے علاوہ کچھ نہ تھا جو لؤلؤ کا بنا ہوا تھا جس کا فرش سونے کا تھا نزدیک ہو کر دیکھا تو اس پر تصویر نظر آئی تو اللہ نے پوچھا: یا محمدؐ اس صورت کو پہچانتے ہو؟ آپؐ نے عرض کی: ہاں یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی تصویر ہے۔ تو اللہ نے آپؐ سے فرمایا اسؑ کی شادی میں نے فاطمہ صلواۃ اللہ علیھا سے کردی ہے اور اسے وصیؑ قرار دیا ہے''۔**

**(القطرۃ ۔ج:1،ص:220)**

معراج کا راز کھل گیا ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسولؐ ہر جگہ علیؑ کو دیکھنا چاہتے ہیں اور اسی کا



Presented by www.ziaraat.com

ذکر کرتے ہیں کسی جگہ علیؑ کی تصویر حجاب اللہ بنی ہوئی ہے تو کہیں مولا علیؑ کی نورانی شبیہہ ہے اور کسی جگہ فرشتہ علیؑ کی شبیہہ بنایا گیا ہے۔ اپنے حبیبؐ کے استقبال کیلئے اللہ قادر مطلق قاب قوسین کو علیؑ کی سنہری تصویروں سے سجاتا ہے اسی کا لہجہ اپناتا ہے اسی کا ذکر کرتا ہے۔ فضائل علیؑ سے عناد رکھنے والے مقصرین کی عبادات آسمان پر خاک پہنچیں گی۔ ایسی عبادت تو زمین سے اٹھنے کے قابل نہیں ہوتی جس میں ذکر علیؑ نہ ہو۔ جب تک اللہ نے عرش پر مولا علیؑ کا نام نہ لکھا تمام فرشتے اس مل کر نہ اٹھا سکے۔

**4.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سورۃ الاسراء کی پہلی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا تو مجھے اپنے شانوں کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہوئی۔**

**(القطرۃ۔ ج:2، ص:51)**

جن شانوں پر اللہ نے اپنا دستِ قدرت رکھا معراج پر، انہیں شانوں پر رسول اللہؐ مولا علیؑ کو بلند کرتے تھے۔ بہت سارے نامور شعراء نے اس پر اشعار لکھے ہیں۔

قیل لی قل فی علی المرتضیؑ
کلمات تطفئ نارا موقدہ
قلت لایبلغ قولی رجلا
حارذو الجہل الی اَن عبدہ
و علیؑ و اضعا جلا لہ
بمکان وضع اللہ یدہ

(ابی نواس)

قالو امدحت علی الطہر قلت لہم
کل امتداح جمیع الارض معناہ



Presented by www.ziaraat.com

مـــاذا اَقــول لــمــن حــطــت لــه قدم
فــي مــوضــع وضــع الــرحمن يمناه
(المناقب۔ج:2،ص:137)

**4.7 امام جعفر صادق صلوٰاۃ اللہ علیہ نے فرمایا ”نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سو بیس مرتبہ آسمانوں پر معراج کو تشریح لے گئے اور کوئی باری ایسی نہ تھی کہ اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرائض کی وصیت سے بڑھ کر علیؑ اور آئمہؑ کی ولایت کی وصیت نہ کی ہو“۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:191)**

معراجوں کا مقصد یہی تھا کہ علیؑ اور اس کے بیٹوںؑ کی ولایت کی اہمیت واضح ہو اور لوگ اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہوئے عذاب سے بچ جائیں۔ولایت علیؑ تو فرائض سے کہیں بلند ہے۔اس سے زیادہ گمراہی اور بدبختی کیا ہوگی کہ گمراہ ملاں کمزور ایمان والوں کو گمراہ کرتا ہے کہ فرائض پر ذکرِ ولایت کے بغیر زور دو۔

**4.8 حدیث میں بیان ہے کہ ”نماز مؤمن کی معراج ہے“۔**
**(بحارالانوار۔ج:79،ص۔303)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظاہری طور پر 120 مرتبہ معراج کی ہر دفعہ علیؑ کا ذکر، علیؑ کی ولایت کی وصیت، علیؑ کی تصویریں، علیؑ کی شبیہیں، علیؑ کی زبان اور لہجہ۔
اسی طرح مومن کی نماز معراج تب ہی بن سکتی ہے جب نماز میں علیؑ کا تصور ہو، علیؑ کا ذکر ہو۔علیؑ کے بتائے ہوئے طریقے سے نماز ادا ہو۔اور اگر ایسا نہیں ہے تو قیامت کے دن حسرت ہوگی



Presented by www.ziaraat.com

ہائے میں نے سبیل کو کیوں اختیار نہ کیا۔ ہائے میں نے جنب اللہ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی، دانتوں سے ہاتھ کاٹے گا کاش میں ترابی ہوتا ذکر ولایت کرتا ہائے میں اصل نمازیوں میں سے نہ تھا۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# مقصدِ تخلیقِ کائنات

5.1 ''پس اللہ عزوجل نے فرمایا اے میرے ملائکہ اور اے میرے آسمان کے رہنے والو! میں نے بلند شدہ آسمان کو نہیں پیدا کیا اور نہ پھیلی ہوئے زمین کو اور نہ روشن چاند کو اور نہ درخشاں سورج کو اور نہ گھومنے والے آسمان کو اور نہ بہنے والے دریا کو اور نہ چلنے والی کشتی کو مگر یہ کہ ان انوار خمسہ کی محبت میں جو کساء کے نیچے تشریف فرما ہیں''۔

(حدیث کساء)

یہ کائنات جو اللہ نے انوار خمسہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی محبت میں خلق کی ہے اس کائنات کی حدود کا ادراک انسانی عقل سے باہر ہے۔ انسان اس کائنات کا بہت چھوٹا سا جز ہے۔ ہر وہ انسان جو فطرتِ الٰہی پر پیدا ہوا ہے جس کی خلقت میں شیطان کی شرکت نہیں اس کا ہر عمل مودت محمدؐ و آل محمدؐ پر مبنی ہو گا۔

5.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ''اگر آپؐ نہ ہوتے تو میں کائنات خلق نہ کرتا اور اگر علی صلواۃ اللہ علیہ نے ہوتے تو میں آپؐ کو خلق نہ



Presented by www.ziaraat.com

**کرتا اور اگر فاطمہ صلواۃ اللہ علیھا نہ ہوتیں تو میں آپ دونوں (صلواۃ اللہ علیھما) کو خلق نہ کرتا۔"**

**(القطرۃ۔ج:1،ص۔273)**

سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیھا مرکزِ مودت ہیں جن کا ہمسر سوائے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے کوئی نہیں۔اگر یہ نہ ہوتے تو نہ کائنات ہوتی نہ انسان ہوتا نہ عبادات ہوتیں۔کائنات کی ہر شئے ان کے صدقے میں ہے۔زبان، دل اور عمل سے ان کی مودت کے اقرار کے بغیر نہ کوئی عبادت ہے نہ انسانیت ہے محض شر و شیطانیت ہے۔

**5.3 امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ کے خطبے کا ایک جملہ ہے "وبنا یفتح اللہ و بنا یختم اللہ" ہماری وجہ سے اللہ نے کائنات کی ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اس کا اختتام ہوگا۔**

**(کتاب سلیم ص:260)**

کائنات کی ہر شئی معصومین کا صدقہ ہے۔مشیت الٰہی یہی ہے کہ ہر عمل کی ابتداء اور انتہا معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین سے ہو۔ہر وہ عمل جس سے دانستہ طور پر ذکر معصومؑ حذف کیا جائے وہ عملِ شیطانی ہوتا ہے چاہے نماز کیوں نہ ہو۔

**5.4 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ کے فرمان کے چند جملے اس طرح ہیں: "......اور ہم وہ ہیں جن کی وجہ سے اللہ نے ابتداء کی اور ہماری وجہ سے اختتام کرے گا......اور ہم نبوت کی کان ہیں اور ہم رسالت کی جائے پناہ ہیں اور ہم وہ ہیں جن کی طرف ملائکہ کی آمد و رفت**



Presented by www.ziaraat.com

رہتی ہے......پس جس نے ہماری معرفت حاصل کی اور ہماری نصرت کی اور ہمارے حق کو پہچانا اور ہمارے امر کو اختیار کیا پس وہ ہم سے ہے اور ہماری طرف ہے"۔

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:141)**

ہر معصومؑ نے بار بار وہی پیغامِ الٰہی دیا کہ معصومینؑ ہی وجہ تخلیق کائنات ہیں نبوت و رسالت انہی کے در سے ملتی ہے ملائکہ کا مرکز ہدایت انہی کا در ہے۔نجات اسی کے واسطے ہے جس نے انؑ کے حقِ ولایت کو جان لیا اور نصرت کی یعنی تبلیغ ولایت کی اور ملاں کے فتووں کو پاؤں تلے روندتے ہوئے آئمہؑ کے امر کو اختیار کر لیا۔

**5.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" بیشک کروبیین ہمارے شیعوں میں سے ایک قوم ہے جو خلقِ اول میں سے ہیں اللہ نے ان کی رہائش عرش کے پیچھے قرار دی ہے اگر ان میں سے ایک کے نور کو اھل ارض پر تقسیم کیا جائے تو کافی ہوگا۔پھر فرمایا بیشک جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ نے کروبیین میں سے ایک کو حکم دیا تو اس نے پہاڑ پر تجلی کی اور وہؑ بے ہوش ہو گئے"۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص۔353)**

اللہ قادر مطلق کو منافق ناصبی خارجی قسم کے نام نہاد شیعوں کی کوئی ضرورت نہیں جو غیر معصوم ملاں کے اشاروں پر ذکر معصومؑ سے پرہیز کریں۔اللہ نے کروبیین کو آسمان و زمین سے پہلے خلق کیا اور بلند ترین مقام پر ان کی رہائش کا انتظام کیا۔کروبی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے ایسے شیعہ ہیں کہ ان میں سے ایک کا نور تمام اہل ارض کے لئے کافی ہو اور اولی العزم نبیؑ ان کے نور کی تجلی برداشت نہ کر سکے۔ فضائل معصومین صلواۃ اللہ علیھم اجمعین وہی برداشت کر سکتے ہیں جن کیلئے مولا کی مشیت ہو۔عالم ذر میں



Presented by www.ziaraat.com

انکار کی وجہ سے نجس ولادت والے اسمائے حسنٰی کے پاک ذکر کو اپنی زبانوں پر جاری کر ہی نہیں سکتے۔

**5.6** مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث کا اقتباس یوں ہے: ''اللہ تھا اور اس کے ساتھ کوئی شئی نہ تھی پس سب سے اول اس نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا پانی، عرش، کرسی، آسمان، زمین، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملائکہ، آدمؑ اور حوا کے خلق کرنے سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور خلق فرمایا تو وہ اللہ عزوجل کے سامنے ایک ہزار سال تسبیح و حمد کرتے ہوئے ٹھہرا رہا اور اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف دیکھتا رہا اور فرماتا رہا: اے میرے عبدؐ! تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے تو میرے خلق میں سب سے افضل ہے اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم اگر تو نہ ہوتا تو کائنات پیدا نہ کرتا۔ جس نے آپؐ سے محبت کی میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جس نے آپؐ سے بغض رکھا میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔

(پھر آپؐ کا نور چمکا اور اس سے شعاع بلند ہوئی تو اس سے اللہ تعالیٰ نے بارہ حجاب خلق فرمائے۔ آپؐ کا نوران حجابوں میں 78 ہزار سال اللہ کی حمد وثنا کرتا رہا۔ پھر اللہ نے آپؐ کے نور سے 20 نور کے سمندر خلق فرمائے۔ آپؐ کا نوران سمندروں میں ایک ایک کرے داخل ہوتا رہا)۔

جب سمندروں میں سے آخر والے سے باہر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
اے میرے حبیبؐ اے میرے رسولوں کے سردار اور اے میرے خلقِ اول اور اے میرے آخری رسولؐ آپؐ ہی یوم محشر کے شفیع ہیں۔

پس نور محمدؐ نے سجدہ کیا پھر جب قیام فرمایا تو اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے گرے پس اللہ تعالیٰ نے محمدؐ نبی کے نور سے گرنے والے تمام قطروں سے انبیاءؑ کو



Presented by www.ziaraat.com

خلق فرمایا جب انبیاءؑ کے انوار مکمل ہو گئے تو انہوں نے نور محمدؐ کا طواف کرنا شروع کر دیا جس طرح حاجی بیت اللہ الحرام کا طواف کرتے ہیں اور وہ اللہ کی تسبیح وحمد کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے "سبحان من هو عالم لا يجهل، سبحان من هو حليم لا يعجل، سبحان من هو غني لا يفتقر"۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی "کیا تم جانتے ہو میں کون ہوں"؟

پس نور محمدؐ نے تمام انوار انبیاء سے سبقت کرتے ہوئے فرمایا (انبیاء کی تعلیم کی خاطر): تو وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ تمام ربوں کا رب ہے اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے"۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی: آپؐ میرے صفی ہیں آپؐ میرے حبیبؐ ہیں اور آپؐ تمام مخلوقات سے افضل و بہترین ہیں آپؐ کی طاہر آلؑ تمام امتوں سے افضل ہے جو انسانوں کی فلاح کیلئے قیام کرے گی......"

**(القطرة۔ج:2،ص۔87)**

یہ حدیث زمان ومکان کی خلقت سے قبل سے متعلق ہے لہذا اس حدیث میں مذکورہ سال شمسی یا قمری سال نہیں ہیں بلکہ نوری سال ہیں۔ رسول اللہ اور مولا علی صلواۃ اللہ علیہما کا نور ایک ہے۔ اللہ نے انہیں صرف اپنی خاطر خلق فرمایا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا رہا تو ہی میری مراد ہے تو ہی مرید ہے۔ یہ بڑی گہری حقیقت ہے جس تک عقل انسانی کی رسائی محال ہے۔ محمد اور علی صلواۃ اللہ علیہما وہ نور ہے جس کے نورانی پسینے کے قطروں سے انبیاءؑ خلق ہوتے ہیں۔

جو اللہ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اللہ عزوجل کی مراد کے ذکر سے منہ موڑے اس میں شک نہیں کہ وہ بارگاہ الہی سے نامراد و مغضوب نکالا جائے گا۔ انبیاءؑ نے اس نور کا طواف کیا تو اللہ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے نور کا ظہور کعبہ میں فرمایا اور اھلِ ارض کیلئے مرکز طواف بنا دیا۔



Presented by www.ziaraat.com

5.7 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "سیدۃ النساء کا نام فاطمۃ الزھراء اس لئے ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے نورِ عظمت سے خلق فرمایا جب آپؑ کا نور چمکا تو تمام آسمان اور زمین روشن ہوگئے آپؑ کے نور کی روشنی سے ملائکہ کی بصارت جواب دے گئی اور ملائکہ سجدے میں گر گئے اور عرض کی: اے ہمارے معبود و سردار یہ نور کس کا ہے؟ تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی "یہ میرے نور سے نور ہے، میں نے اسے اپنے آسمان میں سکونت دی ہے اور میں نے اسے اپنی عظمت سے خلق فرمایا ہے اور اس کا ظہور میرے نبیوںؑ کے نبیؐ کے صلب سے ہوگا جو تمام انبیاء سے افضل ہے اور اس نور سے ایک امت (آئمہ طاہرینؑ) کا ظہور ہوگا۔ وہ میرے امر کی خاطر قیام کریں گے اور مخلوق کو میرے طرف ھدایت کریں گے اور میں نے انہیں اپنی زمین میں خلفیہ بنایا ہے"۔

(القطرۃ۔ج:2،ص۔257)

جن کے نور سے کائنات روشن ہوئی ان کے ذکر سے عبادات کو جلا ملتی ہے۔ سیدۃ النساء العالمین صلواۃ اللہ علیھا کے نورِ عظمت کی تاب کوئی نہیں لا سکتا۔ روزِ محشر بھی سب مخلوقات کو نظریں جھکانے کا حکم ہوگا تاکہ آپؑ کی سواری گذر جائے۔

5.8 فیضۃ بن یزید جعفی نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا "آپؑ اللہ کے بلند آسمانوں، ہموار بچھی زمین اور پہاڑوں اور ظلمت و نور کے خلق کرنے سے پہلے کہاں تشریف فرما تھے؟

آپؑ نے فرمایا "اے فیضۃ! ہم آدمؑ کے خلق ہونے سے پندرہ ہزار سال پہلے نور کی صورتوں میں عرشِ الٰہی کے گرد اللہ کی تسبیح کرتے تھے۔ جب اللہ نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو



Presented by www.ziaraat.com

**ہمارے انوار کو ان کے صلب میں قرار دیا ہم طاہر صلب سے مطہر رحم میں منتقل ہوتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور فرمایا"۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص۔392)**

محمدؐ وآل محمدؐ زمان ومکان سے پہلے ہیں۔ان کا نور خلقِ اول ہے مگر ان کی حقیقت کیا ہے وہ صرف ان کا خالق جانتا ہے ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ مشیتِ الٰہی ہیں جب سے مشیت ہے تب سے یہ ہیں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# معیارِ قربتِ الھی

**6.1** حضرت ابوذرؓ نے مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا "تحقیق عرش کے گرد نوے ہزار ملائکہ ہیں جن کی نہ کوئی تسبیح ہے اور نہ کوئی عبادت سوائے علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہما) کی اطاعت کے اور انؑ کے دشمنوں سے برأت کے اور انؑ کے شیعوں کیلئے استغفار کے بیشک اللہ نے خاص فضل کیا جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ پر علی صلواۃ اللہ علیہ کی اطاعت کی وجہ سے اور انؑ کے دشمنوں سے برأت کی وجہ سے اور انؑ کے شیعوں کیلئے استغفار کرنے کی وجہ سے۔

لم یزل اللہ نے ہر امت جس میں نبی مرسل تھا پر علی صلواۃ اللہ علیہ کے ذریعے اپنی حجت قائم کی اور جتنی زیادہ ان کی علی صلواۃ اللہ علیہ کے بارے میں معرفت تھی اتنا بلند درجہ ان کا اللہ کے نزدیک ہے۔

اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو اللہ نہ پہچانا جاتا اور اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی اور اگر میں اور علی (صلواۃ اللہ علیہما) نہ ہوتے تو نہ ثواب ہوتا نہ عقاب اور اللہ کا علی (صلواۃ اللہ علیہ) سے کوئی پردہ نہیں اور نہ ہی اللہ کا انؑ سے کوئی حجاب ہے اور علیؑ ہی اللہ اور اسکی مخلوق کے درمیان پردہ وحجاب ہے"۔



Presented by www.ziaraat.com

**(کتاب سلیم۔ص:381)**

اللہ اکبر! عرشِ الٰہی کے گرد مقرب فرشتوں کی عبادت کیا ہے: ولایت علیؑ، علیؑ کی دشمنوں پر تبرا، علیؑ کے شیعوں کی بخشش کی دعائیں اور ملائکہ میں جو معرفتِ ولایت علیؑ میں بڑھ گئے وہ ملائکہ کے سردار بن گئے اسی طرح نبیوں میں اولوالعزم رسولؑ بنے۔ اگر علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ اسی طرح ذکرِ علیؑ کے بغیر عبادت نہیں ہوسکتی۔

کتاب سلیم کے صفحہ 382 پر حدیث میں مزید تفصیل بیان ہے کہ انبیاءؑ کی منزلتیں رسول اللہ اور مولا علی صلواۃ اللہ علیہما کی معرفت اور اقرارِ ولایت کی وجہ سے ہیں۔

**6.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے: ''...... بیشک ملائکہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس کی تقدیس کرتے ہیں آپؑ کی محبت کے ساتھ اور آپؑ کی ولایت کے ساتھ اور اللہ کی قسم بیشک آسمانوں میں آپؑ کی مودت رکھنے والے زمین پر مودت رکھنے والوں سے اکثریت میں ہیں......''**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:97)**

روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ذکر الٰہی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کی مودت اور اقرار ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔

**6.3 سدیر صیرفی نے مولا امیر المؤمنین صلواۃ اللہ علیہ کے قول ''بیشک ہمارا امر مشکل و دشوار ہے۔ اس کو کوئی نہیں جان سکتا سوائے ملک مقرب کے یا نبی مرسل کے یا اس بندے کے جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان کے لئے لے لیا ہو'' کے بارے میں امام جعفر**



Presented by www.ziaraat.com

صادق صلواۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا ''بیشک ملائکہ میں مقربین بھی ہیں اور غیر مقربین بھی اور انبیاءؑ میں مرسلین بھی ہیں اور غیر مرسلین بھی اور مؤمنین میں امتحان شدہ بھی ہیں اور غیر امتحان شدہ بھی اور جب اس امر کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا گیا تو مقربین کے علاوہ کسی نے اقرار نہ کیا اور انبیاءؑ کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے مرسلین کے اور مؤمنین کے سامنے پیش کیا گیا تو کسی نے اقرار نہ کیا سوائے امتحان شدہ کے''۔

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:73)**

قربِ الٰہی اقرارِ ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔جس شخص کو ہر لمحہ ہر عمل میں ذکرِ علیؑ سے سکون ملے اسے اللہ کی اس عظیم ترین نعمت پر شکر ادا کرتے رہنا چاہیے یعنی حکم الٰہی کے تحت ہر لمحہ تبلیغِ ولایتِ علیؑ جاری رہے۔

**6.4 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ کی قسم بیشک آسمانوں میں ملائکہ کی ستر قسمیں ہیں اگر تمام دنیا والے اکٹھے ہو جائیں کہ ان میں سے ایک قسم کی تعداد کی گنتی کر لیں تو نہیں گن سکتے اور ان کا دین لازمی ہماری ولایت ہے''۔**

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:150)**

آسمان والوں کا دین ولایت علیؑ ،عبادت ذکر علیؑ ، زیارت شبیہہ علیؑ ،تفریح دشمن علیؑ پر تبرا، انکا کام شیعوں کیلئے استغفار ہے۔ابلیس نے ان میں اجتہاد کی وبا پھیلانے کی کوشش کی تو اللہ نے مردود بنا کر خارج کر دیا۔



Presented by www.ziaraat.com

6.5 ایک شخص نے پوچھا کہ ملائکہ زیادہ ہیں یا انسان تو امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمانوں میں اللہ کے ملائکہ زمین میں مٹی کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں اور آسمانوں میں کوئی قدم کی جگہ بھی نہیں کہ مگر وہاں فرشتہ تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے اور زمین پر کوئی درخت نہیں اور نہ کوئی پودا مگر اسکے لئے ایک فرشتہ موکل ہے ہر روز اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں کارگزاری لے کر اور اللہ کو ان سب کا علم ہے اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں مگر وہ ہر روز اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے ہم اھل بیتؑ کی ولایت سے اور ہمارے محبت کرنے والوں کیلئے استغفار کر کے اور ہمارے دشمنوں پر لعنت کر کے اور اللہ سے ان پر عذاب بھیجنے کی درخواست کر کے''۔

(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:152)

6.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''......پھر اللہ نے نبیوں سے میثاق لیا اور فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ پھر فرمایا: اور بیشک یہ محمد رسول اللہؐ ہیں اور بیشک یہ علی امیرالمؤمنینؑ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، تو اللہ نے ان کو نبوت عطا فرمادی اور اولی العزم سے میثاق لیا کہ خبردار میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرے رسول ہیں اور علیؑ امیرالمؤمنین اور آپؑ کے بعد آپؑ کے اوصیاءؑ میرے ولی امر ہیں اور میرے علم کے خزانے ہیں اور بیشک مھدی (عجل اللہ) کے ذریعے اپنے دین کی نصرت کروں گا اور اسؑ کے ذریعے اپنی حکومت ظاہر کروں گا اور اسؑ کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اسؑ کے ذریعے طوعاً یا کرھاً عبادت کراؤں گا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے اقرار کیا اور اے رب تو ہمارا گواہ ہے اور آدمؑ نے نہ انکار کیا نہ اقرار۔ تو اللہ نے مھدی (عجل اللہ) کے بارے میں ان پانچ (اولوالعزم رسول) کیلئے عزیمت قرار دے دی اور آدمؑ نے اقرار کا



Presented by www.ziaraat.com

**عزم نہ کیا اس بارے میں، اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے "ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد له عزماً (طٰہٰ:115)......"**

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:156)**

اقرار کے بغیر یہ کہنا کہ ہم بھی ولایتِ علیؑ کے قائل ہیں یعنی زبان پر قفل لگائے رکھنے سے اللہ الصمد کی نظر کرم نہیں ہوسکتی۔ ملائکہ ہوں یا انبیاءؑ یا کوئی اور مخلوق، قربِ الٰہی کا راز ولایت اھل بیتؑ ہے۔
نبیوںؑ کو اللہ عزوجل "علیؑ ولی اللہ" تک اقرار کرنے پر نبوت عطا فرماتا ہے اور قائم (عجل اللہ) تک اقرار کرنے پر اولوالعزم رسولؑ کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ اَب جو شخص نماز میں اللہ کے حضور کھڑے ہوکر "علیؑ ولی اللہ" کے اقرار کا انکار کرے وہ شیطان رجیم کے راستے پر ہے۔

**6.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا "آپؐ افضل ہیں یا موسیٰؑ بن عمران جو کلمۃ اللہ تھے اور ان پر تورات اور عصا نازل ہوا اور ان کے لئے سمندر شق ہوا اور ان پر بادل کا سایہ رہتا تھا؟" آپؐ نے فرمایا "بیشک عبد کیلئے مناسب نہیں کہ اپنی تعریف کرے مگر میں کہتا ہوں: جب آدمؑ نے ترکِ اولیٰ کیا تو انہوں نے یہ کہا تو توبہ قبول ہوئی: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بخش دے تو اللہ نے ان کی مغفرت کی اور جب نوحؑ کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خوف ہوا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ ہمیں غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے ان کو نجات دی۔ اور جب ابراھیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا کر دیا۔ اور جب موسیٰؑ نے اپنا عصا پھینکا تو اپنے دل میں خوف محسوس کیا اور کہا:**



Presented by www.ziaraat.com

اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ وآل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے امان دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''خوف نہ کر بیشک تو ہی غالب رہے گا'' (طٰہٰ :68)۔اے یہودی! اگر موسیٰؑ مجھے پالیں (یعنی اس زمانے میں آجائیں) اور مجھ پر ایمان نہ لائیں اور میری نبوت پر تو ان کا ایمان کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ہی ان کی نبوت ان کو فائدہ دے گی۔اے یہودی! جب میری ذریتؑ میں مھدی (عجل اللہ) ظہور کریں گے تو عیسیٰؑ ابن مریمؑ انؑ کی نصرت کیلئے نازل ہونگے اور انؑ کو آگے کریں گے اور انؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اگر موسیٰؑ کو زندہ کیا جائے تو ان کے پاس بھی اتباع کے علاوہ کوئی چارہ نہیں''۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:70)

تمام اولوا العزم رسولوںؑ کو تو پتہ ہے کہ اللہ عزوجل آل محمدؐ کی ولایت کے اقرار کے بغیر نہ نبوت عطا فرماتا ہے نہ مشکل میں مدد کرتا ہے اور نہ ہی توبہ قبول کرتا ہے۔اب ہمیں معلوم نہیں کہ ناصبی ملاں کا خودساختہ خدا کون سا ہے جو ولایت علیؑ کے بغیر عبادت قبول کرتا ہے۔

6.8 تفسیر امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قطوانی عبا کو اپنے آپ پر اور علی و فاطمہ وحسن وحسین (صلواۃ اللہ علیھم اجمعین) پر اوڑھ لیا تو فرمایا: اے اللہ یہ میرے اھلبیتؑ ہیں میری لڑائی ہے اُن سے جو اِن سے لڑیں اور میری صلح ہے اُن سے جو اِن سے صلح سلامتی رکھیں تو جبرئیلؑ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپؐ سب میں شامل ہوسکتا ہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: تو ہم سے ہے۔ تو جبرئیلؑ عبا کو اٹھا کر ان کے ساتھ شامل ہوگئے پھر وہاں سے نکل کر آسمانوں کی طرف ملکوتِ اعلیٰ کو پرواز کر گئے اور ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا۔تو ملائکہ نے پوچھا کہ



Presented by www.ziaraat.com

جبرئیلؑ تیرا بڑا حسن و جمال ہے جب تو ہمارے پاس سے گیا تھا تو نہیں تھا؟ اس نے جواب دیا: ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے آل محمدؐ اھلبیتؑ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ ملکوت السماوات کے فرشتوں نے اور حجاب نے اور کرسی نے اور عرش نے کہا: یہ شرف تمہارا حق ہے تم ویسے ہی جو جیسا تم نے کہا''۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:61)**

چادر تطہیر کے سائے تلے فرشتوں کا سردار آ جائے تو اس کے حسن و جمال میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے کہ تمام آسمانی مخلوقات مبارک پیش کریں۔تمسک آل محمدؐ قرب الٰہی کا واحد ذریعہ ہے۔مولا عباس صلواۃ اللہ علیہ کے علم کے ساتھ جو چادر تطہیر کی شبیہیں بندھی ہوتی ہیں ہم ان کے سائے اور تمسک سے قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں اور ہمارے حسنِ ایمان اور معرفتِ ولایت میں اضافہ ہوتا ہے۔

**6.9 معصوم صلواۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں'' اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کو صرف اور صرف محمدؐ اور ان کی اھلبیتؑ پر کثرت سے صلاۃ کی وجہ سے خلیل بنایا''۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:116)**

انبیاءؑ نے قرب الٰہی کا راز بتایا کہ اھلبیت اطہارؑ کا ذکر کرو ان پر صلواۃ بھیجو ان کے فضائل بیان کرو ان کے واسطے سے دعائیں مانگو۔مولا علیؑ باب اللہ ہیں اور ذکر علیؑ اس کی کنجی ہے اس کنجی کے بغیر پوری زندگی عبادات میں ٹکریں مارتے رہو رحمتِ الٰہی کا دروازہ نہیں کھلے گا۔

**6.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' جب قیامت کا دن ہو گا او اللہ تبارک و تعالیٰ تمام خلائق کو جمع کرلے گا تو سب سے پہلے نوحؑ کو بلایا جائے گا ان سے پوچھا جائے**



Presented by www.ziaraat.com

گا: کیا آپؑ نے پیغام پہنچا دیا؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں پھر ان سے سوال ہوگا: آپؑ کے پاس اس بات کو گواہ کون ہے؟ وہ جواب دیں گے: محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نوحؑ لوگوں میں راستہ بناتے ہوئے گزریں گے حتیٰ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں گے اور آپؐ مشک کے ٹیلے پر تشریف فرما ہونگے اور آپؐ کے ساتھ مولا علی صلواۃ اللہ علیہ ہوں گے اور یہی اللہ کا قول ہے "جب وہ ان کو نزدیک سے دیکھیں گے تو جنہوں نے کفر کیا تھا ان کے چہرے بگڑ جائیں گے" (الملک:27) تو حضرت نوحؑ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتائیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ تو میں نے جواب دیا: ہاں، پھر پوچھا کہ اس بات کا گواہ کون ہے؟ تو میں نے عرض کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تو رسول اللہؐ فرمائیں گے: اے جعفرؑ اور اے حمزہؑ! تم دونوں جاؤ اور ان کی گواہی دے دو کہ انہوں نے پیغامِ الٰہی پہنچا دیا۔

امامؑ نے فرمایا کہ پس جعفرؑ اور حمزہؑ دونوں انبیاءؑ کی تبلیغ رسالت کے گواہ ہیں۔ امامؑ سے پوچھا گیا "ہم آپؑ پر قربان تو مولا علیؑ کہاں ہوں گے؟" آپؑ نے فرمایا "مولا علیؑ کی منزلت اس بات سے عظیم ہے"۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:159)

محمدؐ وآلِ محمدؐ کے حاضر وناظر ہونے سے انکار کرنے والے! اللہ کے نزدیک حضرت جعفر طیارؑ اور حضرت حمزہؑ کا مقام دیکھ جو انبیاءؑ کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ مولا علیؑ کے مقام ومنزلت کو مقصرین ہرگز نہیں سمجھ سکتے او نہ ہی نجس انسان کی زبان پر اقرارِ ولایت جاری ہوسکتا ہے۔ روز قیامت جب مقصرین مولا علیؑ کی منزلت ومقام کو اپنی آنکھوں کے ساتھ نزدیک سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے مسخ اور سیاہ ہو جائیں گے کیونکہ وہ دنیا میں ولایتِ علیؑ کا کفر وانکار کرتے رہے تھے۔



Presented by www.ziaraat.com

6.11 علامہ سید احمد المستنبط ایک طویل حدیث درج کرتے ہیں جس میں بیان ہے کہ جب مولا علیؑ کی ظاہری عمر شریف اٹھارہ سال تھی تو سلمانؑ کو مذاق میں کھجور کی گٹھلی ماری تو سلمانؑ نے عرض کی مولاؑ میں آپؑ سے بڑا ہوں تو آپؑ نے فرمایا: کہ تم اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے ہو اور مجھے چھوٹی عمر کا۔ مولا علیؑ نے سلمانؑ کو تین سو سال پرانا واقعہ یاد دلایا کہ اسے صحرا میں شیر سے بچایا اور پھر سلمانؑ کو وہ گلاب کے پھولوں کا گلدستہ بھی اسی طرح تر و تازہ دکھا دیا جو اس نے مولا علیؑ کو اس وقت ہدیہ پیش کیا تھا شکریہ کے طور پر۔ سلمانؑ نے یہ واقعہ اسی وقت جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کیا تو آپؑ نے فرمایا "اے سلمانؑ جان لے کہ آدمؑ کے وقت سے لے کر اَب تک انبیاءؑ اور اولیاءؑ میں سے ایک بھی جب بھی مشکل میں گرفتار ہوا صرف علیؑ ہی ہے جس نے ان کو مشکل سے نجات دلائی"۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:188)

پوری کائنات میں ہر مخلوق کی مدد اللہ عزوجل صرف اور صرف مشکل کشا مولا علیؑ کے ذریعے کرتا ہے۔ قاب قوسین جو قربِ الٰہی کا انتہائی مقام ہے وہاں پر بھی مولا علیؑ ہی ملیں گے اور اللہ نے قاب قوسین کو مولا علیؑ کی تصویر سے سجایا ہوا ہے۔ اَب جو بدبخت بھی مولا علیؑ کی مدد کا منکر ہو وہ جان لے کہ اس کا شریک کار اس کی ولادت سے پہلے سے شیطان ہے۔

6.12 جبرئیلؑ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مولا علیؑ تشریف لائے تو جبرئیلؑ ان کیلئے کھڑے ہوگئے۔ (ہماری تعلیم کی خاطر) نبی اللہؐ نے پوچھا: اس جوان کے لئے کھڑے ہوگئے ہو؟ جبرئیلؑ نے عرض کی ہاں کیونکہ ان کا مجھ پر حقِ تعلیم ہے۔ پوچھا: جبرئیلؑ وہ تعلیم کیسی؟ عرض کی اس نے: اللہ نے مجھے خلق کیا تو پوچھا: تو کون ہے اور تیرا نام کیا ہے؟ اور میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ تو میں جواب دینے کیلئے حیرت زدہ



Presented by www.ziaraat.com

ہو گیا تو یہ جوانؑ عالم انوار میں حاضر ہوا اور مجھے جواب تعلیم فرمایا: تو فرمایا کہ کہو: تو رب جلیل ہے اور تیرا نام جمیل ہے اور میں عبد ذلیل ہوں اور میرا نام جبرئیلؑ ہے۔ اسی لئے میں اس کی عظمت کرتا ہوں اور کھڑا ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے جبرئیلؑ تیری عمر کتنی ہے؟ اس نے عرض کی: ایک ستارہ عرش سے تیس ہزار سال بعد صرف ایک دفعہ نکلتا ہے اور میں نے اسے تیس ہزار مرتبہ نکلتے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس ستارے کو دیکھو تو پہچان لوگے؟ اس نے عرض کی: کیسے نہیں پہچانوں گا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ اپنی جبینِ مبارک سے عمامہ ہٹائیں۔ جب عمامہ ہٹا تو علیؑ کی جبینِ مبارک میں وہی ستارہ نظر آیا۔

(القطرۃ۔ ج:1، ص:۱۹۰)

جبرئیلؑ نوے کروڑ نورانی سالوں سے ستارۂ امامت کی زیارت کرتا رہا۔ محمدؐ و آل محمدؐ کے بحر معرفت سے قطرہ اسی کو ملتا ہے جس کیلئے مولاؑ چاہیں۔ جس کو علم باب العلم سے عطا ہو وہی عظمتِ معصومینؑ کو سجدہ کرتا ہے اور جو شیطانی اصولوں پر مبنی ظنی وقیاسی مدارس کی پیداوار ہو وہ نور الٰہی کو اپنے منہ کی بدبودار پھونکوں سے بجھانے کی ناپاک جسارت کرتا ہے۔ قرب الٰہی میں رہنے والی معصوم مخلوقاتِ آسمانی کا معلم و مددگار بھی مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی نہیں۔

**6.13** ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہؐ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور آپؐ کے پاس مہاجرین وانصار کی ایک جماعت موجود تھی کہ جبرئیلؑ نازل ہوئے اور آپؐ سے عرض کی: یا محمدؐ حق تعالیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو کہتا ہے کہ علیؑ کو بلاؤ اور ان کو اپنے سامنے بٹھاؤ (ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے) پھر جبرئیلؑ آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو بلایا جب آئے تو ان کا چہرہ اپنے چہرے کے سامنے کر کے بٹھا لیا تو جبرئیلؑ پھر نازل ہوئے اور ان کے ساتھ طبق تھا جس میں کھجوریں تھیں ان



Presented by www.ziaraat.com

دونوں کے درمیان رکھ دیا اور عرض کی: تناول فرمائیں تو آپ دونوں نے ان کو تناول فرمایا۔ پھر جبرئیلؑ نے طشت اور لوٹا حاضر کیا اور عرض کی: یارسول اللہؐ اللہ فرماتا ہے کہ آپ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے سنا اور اطاعت کی جس چیز کا مجھے میرا رب حکم دیتا ہے۔ پھر لوٹا لیا اور کھڑے ہو کر علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگے۔ مولا علیؑ آپؐ سے کہنے لگے: یارسول اللہؐ یہ میرا حق ہے کہ آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں۔ آپؐ نے جواب دیا: یا علیؑ مجھے اللہؐ سبحانہ وتعالیٰ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ اور جب مولا علیؑ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہے تھے تو اس میں سے ایک قطرہ بھی طشت میں نہیں گر رہا تھا۔

مولا علیؑ کہنے لگے: یارسول اللہؐ میں تو پانی میں سے کوئی شئی بھی طشت میں گرتی ہوئی نہیں دیکھ رہا۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ جو پانی آپؑ کے ہاتھوں کے دھونے سے گر رہا ہے ملائکہ اس کو حاصل کرنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں۔ کہ اس سے اپنے منہ دھویں تا کہ متبرک ہوں۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:191)

مولا علیؑ کے ہاتھوں کی دھون معصوم ملائکہ آسمانوں سے اتر کر اپنے منہ پر ملیں تا کہ چہرے متبرک ہوں۔ قرب الٰہی میں رہنے والوں کو قرب الٰہی کا راز معلوم ہے۔ ولایتِ علیؑ کی معرفت واقرار کے بغیر نجس الولادت کی عبادت بھی گناہ کبیرہ سے کم نہیں ہوتی۔

6.14 ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ آسمانوں پر معراج کو تشریف لے گئے تو آسمانِ دنیا پر پہنچے تو جبرئیلؑ نے عرض کی کہ اللہ فرماتا ہے کہ آسمانِ دنیا پر فرشتوں کے



Presented by www.ziaraat.com

ساتھ نماز پڑھیں تو آپؐ نے نماز پڑھائی اور اسی طرح دوسرے اور تیسرے آسمان پر ہوا پھر جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کو دیکھا جبرئیلؑ نے عرض کی: آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں۔ خلق عظیمؐ نے فرمایا: اے بھائی جبرئیلؑ میں کیسے آگے بڑھوں ان میں بابا آدمؑ اور بابا ابراھیمؑ بھی ہیں۔ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپؐ ہی نماز پڑھائیں اور جب نماز پڑھالیں تو ان سے پوچھیں کہ ان کو اپنے وقت اور زمانے میں کس چیز کی وجہ سے مبعوث کیا گیا؟ اور کس کی وجہ سے صور پھونکنے سے پہلے دوبارہ اٹھایا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے سنا اور اللہ کی اطاعت کی۔ پھر انبیاءؑ کو نماز پڑھائی جب فارغ ہو گئے نماز سے تو پوچھا: اے اللہ کے انبیاءؑ کس چیز کی وجہ سے آپؑ سب مبعوث کیئے گئے اور کس وجہ سے دوبارہ اٹھائے جاؤ گے؟ سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا: یا محمدؐ ہمیں آپؐ کی نبوت اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کی امامت کے اقرار کی وجہ سے مبعوث کیا گیا اور دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

**(القطرۃ۔ج:2،ص:196)**

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کی بھلائی چاہتا ہے کہ کسی طرح عذاب سے نجات حاصل کرلیں۔ اسی لئے اللہ چاہتا ہے کہ ہر وقت، ہر جگہ، ہر مخلوق، ہر عمل سے پہلے، عمل کے دوران اور عمل کے بعد ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کرے اور ولایت کا بار بار اقرار کرے۔ اسی لئے اللہ فرماتا ہے: اگر تمام انسان ولایتِ علیؑ پر جمع ہو جاتے تو میں دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

**6.15** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیشک اللہ کے نزدیک ملائکہ میں زیادہ درجے والا وہ ہے جس کی محبت علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) کیلئے شدید ہو اور ملائکہ آپس میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں: اس کی قسم جس نے علیؑ کو تمام مخلوقات سے افضل



Presented by www.ziaraat.com

ترین بنایا محمد مصطفیؐ کے بعد۔ بیشک آسمانوں اور حجابات کے ملائکہ علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہما) کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں جیسے ایک محبت کرنے والی ماں اپنے نیک شفیق بیٹے کی مشتاق رہتی ہے۔

**(القطرۃ۔ج:2،ص:228)**

بصیرت کے اندھوں کو ملکوتِ اعلیٰ میں معصوم فرشتوں کا عمل نظر نہیں آتا۔ قربِ الٰہی میں رہتے ہوئے مولا علیؑ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں۔ قسمیں علیؑ والی کھاتے ہیں۔ ان کی عبادت ذکرِ علیؑ ہے حتیٰ کہ فرشتے نماز نہیں پڑھتے جب تک امام فرشتے کی شکل مولا علیؑ جیسی نہ ہو۔ اَب جو اپنی عقل استعمال نہ کریں وہ حیوانوں سے بدتر ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے اسی لئے مجتہدین کہتے ہیں کہ مقلدین کالانعام تقلید کا قلادہ گلے میں ڈالتے ہیں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# اساسِ دینِ الٰہی

**7.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی جنت میں داخل نہیں ہوسکتا سوائے اس کے جو مسلم ہو''۔ ابوذرؓ نے عرض کی ''یا سول اللہؐ اسلام کیا ہے؟'' آپؐ نے فرمایا ''اسلام عریان ہے اور اس کا لباس تقویٰ ہے اس کی زینت حیا ہے اور اس کی جائیداد پرھیزگاری ہے اور اسکا جمال وقار ہے اور اس کا پھل عملِ صالح ہے اور ہر شئے کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہماری اھلبیتؑ کی محبت ہے''۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص:150)**

ولایتِ علیؑ کا راستہ تقویٰ ہے۔ ابوترابؑ کی زمین پر رہتے ہوئے اور اسی کا نمک کھاتے ہوئے وفادار رہنا حیا کی علامت ہے غیر معصوم منکر ولایت کے در پر نہ جھکنا پرہیزگاری ہے۔ ولایت علیؑ پر ثابت قدم رہنا ہی عزت ووقار ہے اور ولایت علیؑ جس عمل میں شامل ہو وہ صالح عمل ہے اور اساس دینِ الٰہی مودت فی القربیٰ ہے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جس نے ولایت علیؑ کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو عریاں کر دیا اس لئے اللہ منکر ولایت کو روز قیامت حیوانوں کی طرح عریاں محشور کرے گا اور وہ اندھا محشور ہوگا۔



Presented by www.ziaraat.com

7.2 یوم غدیر خم صلاۃ جامعہ کا حکم دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا"

اے لوگو کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل ہمارا مولا ہے اور میں مؤمنین کا مولیٰ ہوں اور میں ان (مؤمنین) کے نفوس پر ان سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ؐ آپ ؐ فرمایا: علیؑ اٹھو تو وہ کھڑے ہوگئے تو فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے"۔

سلمانؑ اٹھے (لوگوں کو واضح کرنے کی خاطر) پوچھا: یا رسول اللہ ؐ ان کی ولایت کیسی ہے؟ فرمایا: "اسکیؑ ولایت میری ہے جس جس کے نفس پر اس سے زیادہ میں حق رکھتا ہوں پس علیؑ بھی اس اس کے نفس پر اس سے زیادہ حق رکھتا ہے"۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر نازل کر دیا "**الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا**" (مائدہ۔3) تو نبی اللہ ؐ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا "اللہ اکبر میری نبوت اور اللہ کا دین ولایتِ علیؑ سے مکمل ہوگیا"۔

دو اشخاص اٹھے اور پوچھا: یا رسول اللہ ؐ کیا یہ آیات صرف علیؑ کیلئے مخصوص ہیں؟ فرمایا: ہاں اس کے بارے میں اور قیامت تک اس کے اوصیاءؑ کے بارے میں ہیں۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ ؐ ہمارے لئے تشریح فرمادیں۔ آپ ؐ نے فرمایا "علیؑ میرا اخی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا وارث ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور تمام مؤمنوں کا میرے بعد ولی ہے پھر اس کے بعد میرا فرزند حسنؑ ہے پھر میرا فرزند حسینؑ ہے پھر نو فرزند میرے فرزند حسینؑ کے ایک کے بعد ایک ایک کرکے۔ قرآن ان کے ساتھ ہے اور وہ قرآن کے ساتھ ہیں نہ یہ ان سے جدا ہوگا اور نہ وہ اِس سے جدا ہوں گے حتیٰ کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہونگے"۔ (کتاب سلیم۔ ص:198)



Presented by www.ziaraat.com

اَب عقل کے اندھوں کو کون سمجھائے کہ صلاۃ جامعہ (باجماعت نماز) کا مطلب ہی ولایت علیؑ کا اعلان ہے اور کارِ رسالت و دینِ الٰہی مکمل ہی اقرار و اعلانِ ولایت علیؑ سے ہوتے ہیں۔ اَب کوئی بھی عمل ہو چاہے نماز ہو اگر اس میں ذکرِ علیؑ نہیں تو وہ عمل لامحالہ دینِ الٰہی کی حدود سے باہر ہوگا۔

رسول اللہؐ نے صرف ولایت علیؑ کا اعلان نہیں کیا بلکہ بارہ آئمہ اطہارؑ کی شہادت دی اور قرآن وعترت کو یکجا قرار دیا اَب جو بھی قرآن تو تلاوت کرلے مگر ذکرِ عترتؑ عمداً چھوڑ دے تاکہ اس کا عمل باطل نہ ہو جائے تو اس سے بڑھ کر ناصبی اور کافر اور مقصر کون ہوگا جو قرآن و اہلبیتؑ میں فاصلہ ڈالے۔ دینِ الٰہی کی بنیاد ولایت علیؑ ہے اور جو منکر نہ مانے لامحالہ وہ خود بے بنیاد نجس الولادت ہے۔

**7.3 یوم غدیر خم رسول اللہؐ نے فرمایا ''اے لوگو! میں تمہارے لئے واضح کردوں کہ میرے بعد تمہیں خبردار کرنے والا کون ہے اور میرے بعد تمہارا امام اور تمہارا ولی اور تمہارا ھادی کون ہے اور وہ میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے پس اپنے دین میں اسی کی تقلید کرو اور تمام تر امور (مسائل) میں اسی کی اطاعت کرو کیونکہ اس کے پاس وہ سب کچھ ہے جو مجھے اللہ نے علم و حکمت تعلیم فرمائی پس اسی سے پوچھو وہ تمہیں اس میں تعلیم دے گا اور اسؑ کے بعد اسؑ کے اوصیاءؑ سے پوچھو اور انؑ کو تعلیم دینے اور انؑ سے قدم آگے بڑھانے کی کوشش نہ کرنا نہ انؑ سے پیچھے ہٹ جانا کیونکہ یہ حق کے ساتھ ہیں اور حق ان کے ساتھ ہے نہ یہ اس کو چھوڑیں گے اور نہ وہ ان کو چھوڑے گا''۔**

**(کتاب سلیم۔ص:200)**

مقصر ملاں لفظوں کے ہیر پھیر سے مؤمنین کو گمراہ کرنا چاہتا ہے کہ تقلید امامؑ کی نہیں ہوتی تقلید مجتہد کی ہوتی ہے امام کی اطاعت ہوتی ہے۔ اب نعوذ باللہ کس کا علم زیادہ ہے ملاں کا یا مولا کا۔ مولا مصطفیٰؐ علی الاعلان فرما رہے ہیں کہ دین میں تقلید بھی علیؑ کی کرو اور ہر ہر مسئلے میں اطاعت بھی مولا علیؑ کی کرو۔



Presented by www.ziaraat.com

لیکن کیا کیا جائے کہ ہر مسئلے کا حل جو مولاؑ کے حکم کے مطابق ہے تلاش کرنے کے لئے کند ذھن ملاں کو کتب اھلبیتؑ کا مطالعہ کرنا پڑے گا جس سے اس کا حارث بھائی منع کرتا ہے۔

اساسِ دین الٰہی یہی ہے کہ ہر ہر مسئلے میں معصومینؑ کی تقلید واطاعت کی جائے۔

**7.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالمطلب کو اکٹھا کر کے فرمایا (اللہ کی حمد وثنا کے بعد): اے بنی عبدالمطلب! اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کروں۔ تم سب مل کر حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور نہ اختلاف کرو۔ بیشک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ولایت پر اور نماز اور زکاۃ اور ماہ رمضان کے روزے اور حج۔ اور ولایت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسولؐ کے لیئے اور ان مؤمنینؑ کے لیئے ہے جو حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور وہ لوگ جو مؤمنؑ ہیں کو اپنا ولی بنالے پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔ (مائدہ:55-56)**

**(اس حدیث میں جو طویل ہے رسول اللہؐ نے مؤمنینؑ کی تشریح فرما دی کی اس سے مراد بارہ آئمہ اطہارؑ ہیں۔ پھر آئمہ ضال جو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں ان کی نشاندہی بھی کر دی)۔**

**(کتاب سلیم۔ص:426)**

دین الٰہی کی اساس میں ولایت مطلقہ پہلے نمبر پر ہے جو اللہ اور چہاردہ معصومینؑ کے لیئے ہے۔ تبلیغ دین میں عملاً بھی سب سے پہلے دعوت ذوالعشیرہ میں بھی ولایتِ علیؑ کا اعلان کیا گیا اور اطاعت کا حکم دیا گیا تھا اور دین کی تکمیل بھی غدیرخم کے مقام پر اسی بات سے ہوئی۔ اساسِ دینِ الٰہی مودتِ محمدؐ وآل محمدؐ کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اگر مودتِ معصومینؑ کے بغیر باقی چار ارکان پر عمل بھی کیا جائے تو نجات ناممکن ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

**7.5 رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ''یا علیؑ میں اور آپ اور آپ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کے نو بیٹےؑ دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں جس نے ہماری اتباع کی نجات پا گیا اور جس نے ہمیں چھوڑ دیا وہ جہنم میں گر گیا''۔**

**(بشارۃ المصطفیؐ۔ص:88)**

مزید تشریح فرمادی گئی ہمارے لیئے کہ پورے کے پورے دینِ الٰہی کی بنیاد اس کے ارکان و ستون، اس کے بانی ومحافظ سب کچھ چہاردہ معصومینؑ ہیں۔ باقی نماز، روزہ، زکواۃ، حج وغیرہ میں اگر ان کی ولایت شامل ہے تو دین اللہ ہے ورنہ محض پوجا پاٹ، یوگا، یاترہ اور اپنے ہی عمل کا قیدی بن جانے والی بات ہے۔

**7.6 امام باقر صلواۃ اللہ علیہ کی حدیث کا ایک جملہ مبارک ہے ''......اور ہم اھلبیتؑ کا حق نظامِ دین ہے......''۔**

**(بشارۃ المصطفیؐ۔ص:291)**

حقِ اھلبیتؑ کیا ہے۔ آل محمدؐ کی ولایت ومودت کا اقرار اور عملی مظاہرہ اس سے دین کا نظم و ضبط قائم رہے گا شیرازہ نہیں بکھرے گا اور اگر ولایتِ علیؑ کے سامنے ولایتِ ملاں نصب کر دی تو دین میں افراتفری مچ جاتی ہے، ہر ایک کی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد، فتوے جدا جدا، حلال وحرام کی گڈمڈ، رنگ رنگیلا مذہب وجود میں آجاتا ہے۔

**7.7 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیشک اللہ نے قیامت تک کیلئے کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس کی امت کو ضرورت ہو مگر یہ کہ اسے کتاب میں نازل کر دیا اور اپنے**



Presented by www.ziaraat.com

رسولؐ کے ذریعے اس کی تشریح کردی اور ہر شئی کی ایک حد مقرر کردی اور اس کیلئے دلیل بھی قرار دی جو اس چیز کو ثابت کرتی ہے"۔

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:32)**

اللہ اور معصومینؑ کا برحق قول ہے کہ قیامت تک ہونے والے مسائل کا حل تشریح اور دلیل کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔اس برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ دین میں ماڈرن مسائل کا حل موجود نہیں لہذا ملاں کو فتوے داغنے کا حق ہے اور عوام ان فتاویٰ کو بغیر دلیل قبول بھی کرے۔ یہ اللہ اور اسکے رسولؐ اور آئمہؑ سے جنگ نہیں تو اور کیا ہے۔اب اپنی اپنی مرضی ہے مولاؑ کی مانو یا ملاں کی۔

**7.8 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا"مشرق ہو یا مغرب تمہیں صحیح علم ہرگز نہیں مل سکتا سوائے اس کے جو ہم اھل بیتؑ سے جاری ہو"۔**

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:40)**

واضح ہے کہ کسی بھی مسئلے کا حل اگر قولِ معصومؑ کے تحت نہیں ہے تو وہ باطل ہے چاہے وہ حل ظنِ اجتہادی سے حاصل ہو یا اجماع سے۔اسی طرح جو علوم غیر معصوم سے لیئے گئے ہیں یا غیر مسلموں سے انکا دین میں شامل کرنا بلکہ ان کو اساس دین بنا کر مدرسوں میں رائج کرنا باطل ہے مثلاً علم الاصول، فلسفہ،وغیرہ۔

**7.9 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ اللہ عزوجل کے قول"اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے" (القصص۔50) کے بارے میں فرمایا کہ اس سے اللہ کا مطلب ہے کہ جس نے آئمہ ھدیٰؑ کے بغیر کسی اور امام**



Presented by www.ziaraat.com

سے رائے والا دین لے لیا۔

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:۴۸)**

اَب اس سے واضح اللہ اور اس کی حجت گیا تشریح کریں کہ قول معصوم کو چھوڑ کر ظن اور رائے والا فتویٰ نہ اپنانا۔مثلاً ملاں فضل اللہ کہتا ہے کہ اس کی رائے ہی اسکا فتویٰ ہوتا ہے یعنی اس کی رائے اسکے مقلدین کیلئے دین بنتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تو انسان کو اللہ نے حق اور باطل دونوں رستے بتا دیئے اور اختیار ہے جونسا چاہو اپنالو مگر آخرت میں نتیجہ پر اختیار نہیں ہے۔
جب آئمہؑ کے اقوال پر مبنی کتب موجود ہیں تو پھر غیر معصوم ملاں کے فتاویٰ پر مبنی کتاب کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

**7.10 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''عبادت کثرت صیام وصلاۃ نہیں بلکہ عبادت محض اللہ کے امر میں کثرت سے تفکر کرنا ہے''۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:491)**

اللہ کے امر کے مالک اولی الامر چہاردہ معصومینؑ ہیں جو اساسِ دین الٰہی ہیں ان کے امر میں تفکر کرنا، ان کے امر کو زندہ کرنا اور ملاں کے ظنی فتووں کو مارنا ہی اصل عبادت ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# روحِ عبادات

**8.1 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں مؤمنین کی نماز ہوں اور ان کی زکواۃ اور ان کا حج اور ان کا جہاد ہوں''۔**

**(نہج الاسرار۔ج:1،ص:75)**

تمام عبادات کی روح اقرار ولایت ہے۔اقرارِ ولایت علیؑ کے بغیر ہر عمل مردہ اور متعفن ہے چاہے نماز ہو یا کوئی اور عبادت۔

نماز اللہ کے حضور ولایتِ علیؑ پر ثابت قدمی کا ثبوت ہے۔حبِ علیؑ میں مال خرچ کرنا زکواۃ ہے۔مقام ظہورِ نور مولا علیؑ کی زیارت حج ہے اور تبلیغ ولایتِ علیؑ جہاد ہے۔

**8.2 حضرت ابوذرؓ نے حج کے دوران کعبہ کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر اونچی آواز میں کہا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے اور جو نہیں جانتا تو میں جندب بن جنادۃ ہوں میں ابوذر ہوں۔اے لوگو! میں نے آپ کے نبی کریمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ ''میری امت میں میری اھلبیتؑ کی مثال نوحؑ کی قوم میں اس کی کشتی کی مثل ہے جو اس میں سوار**



Presented by www.ziaraat.com

ہوا نجات پا گیا اور جس نے اسے ترک کیا غرق ہوگا اور وہ اسرائیل میں باب حطہ کی مثل ہیں"۔اے لوگو میں نے آپ کے نبی اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا "تحقیق میں تم میں دو امر چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم ان دونوں سے تمسک رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے: کتاب اللہ اور میرے اھل بیتؑ......"۔

حاکم وقت نے بلا کر ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو جناب ابوذرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہؐ نے وعدہ لیا تھا اور ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔حاکم وقت نے گواہ طلب کیئے تو مولا علیؑ اور مقدادؓ نے گواہی دی۔

(کتاب سلیم۔ص:458)

حج بین الاقوامی اور اجتماعی عبادت ہے اور اسلام کی شان و شوکت ہے۔اس میں رسول اللہؐ حکم دے رہے ہیں کہ دورانِ حج فضائل اھلبیتؑ علی الا اعلان بیان کروتا کہ روح عبادات کا پتہ چلے۔ اور باب حطہ پر بنی اسرائیل کو سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کا اللہ نے حکم دیا کیونکہ باب حطہ کے ایک طرف رسول اللہؐ کی تصویر سجی ہوئی تھی دوسری طرف مولا علیؑ کی۔عباداتِ الٰہی کا قبلہ مرکز اور روح محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔

8.3 امام رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "میرے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ میری زیارت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک ہزار حج کے برابر ہے۔امام محمد تقی صلواۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا ایک ہزار حج کے برابر؟ آپؑ نے فرمایا "بلکہ اللہ کی قسم دس لاکھ حج کے برابر جو امام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے"۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:47)



Presented by www.ziaraat.com

معرفت واقرارِولایت کے ساتھ ایک امامؑ کی زیارت دس لاکھ مقبول حجوں کے برابر ہے۔
ذکرِمعصومؑ سے عبادات مقبول اورارفع ہوتی ہیں باطل نہیں ہوتیں۔

**8.4 جناب جابر بن عبداللہ سے روایت ہے: میں نبی اکرمؐ کے ایک جانب بیٹھا ہوا تھااور مولا علی امیر المؤمنینؑ دوسری جانب کہ عمر بن خطاب ایک شخص کو گریبان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لایا۔ آپؐ نے پوچھا: اس کا کیا قصور ہے۔ اس نے جواب دیا: یارسول اللہؐ یہ آپؐ سے روایت کرتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ "جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے جنت میں داخل ہوگا اور اگر یہ لوگوں نے سن لیا تو اعمال میں کوتاہی کریں گے۔ یا رسول اللہؐ کیا آپؐ نے ایسا فرمایا ہے؟" آپؐ نے مولا علیؑ کی طرف دیکھ کر فرمایا "ہاں مگر جو اسؑ کی محبت اور ولایت سے تمسک رکھے گا"۔**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:212)**

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اجتہاد کہاں سے شروع ہوا کہ ولایتِ علیؑ کو چھوڑ کر فروعِ دین پر زور دو۔ اور دوسری طرف مولائے کائناتؑ مولا علیؑ کی مودت و ولایت چاہتے ہیں جو روح عبادات ہے۔
آجکل بالکل یہی پرچار ملاں کا ہے کہ مجالس میں زیادہ فضائل اھلبیتؑ اور شیعوں کیلئے بشارت والی احادیث بیان نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس سے لوگ اعمال سے بھاگ جائیں گے۔ حالانکہ عبادات ہیں ہی ان کے لئے جو مولا علیؑ کی مودت وولایت کا اقرار دل زبان اور عمل سے کرتے ہیں۔

**8.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جس نے اپنے رکوع اور سجدے اور قیام میں اللھم صلی علی محمد و آل محمد پڑھا اس کے لئے اسی کے مثل رکوع اور سجدہ اور قیام لکھ دیا جاتا**



Presented by www.ziaraat.com

ہے"۔

(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:297)

یعنی نماز میں محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ تلاوت کرنے سے دوہری نماز لکھی جاتی ہے کیونکہ ذکر معصومینؑ روح عبادات ہے۔اسی لیئے عبادت کے ہر جز میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

**8.6 جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ جل جلالہ کے قول "اور بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کیلیئے اللہ کے پاس خیر مقدم کیلیئے صدق ہے"۔کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے"۔ (یونس:2)**

**(بشارۃ المصطفیٰ ص۔:400)**

اللہ تعالٰی کے قرب میں ولایتِ علیؑ تو انہی کا انتظار کر رہی ہے جنہوں نے اس (صدق) کو اللہ کے حضور یہاں سے آگے بھیجا ہے۔اور جنہوں نے اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کو پیش ہی نہیں کیا بلکہ عمداً انکار کیا ان کا انتظار داروغہ جہنم کر رہے ہیں۔

**8.7 رسول اللہؐ نے فرمایا "یا علیؑ صرف اور صرف آپ کعبہ کی منزلت و مقام پر ہیں لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ لوگوں کے پاس نہیں جاتے اور اگر یہ قوم آپ کا امر (ولایت) تسلیم کرتے ہوئے آپ کے پاس آئیں تو ان سے (انکا عمل) قبول کیا جاتا ہے اور اگر وہ آپ کے پاس نہ آئیں تو آپ کو نہیں پا سکتے حتیٰ کہ ان کو موت آ جاتی ہے۔"**

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:428)**



Presented by www.ziaraat.com

کعبہ مرکز وقبلۂ عبادات ہے اور کعبہ کو یہ فضیلت مولا علیؑ کے ظہور سے ملی کعبہ کی طرف پشت کر کے نہ نماز ہوتی ہے نہ حج ہوسکتا ہے یعنی ذکر علیؑ کے بغیر عبادت کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔

کعبے کی زیارت کرنے کیلئے انسان کے پاس استطاعت ہونی چاہیے اسی طرح ولایت علیؑ کو حاصل کرنے کے لئے مستطیع ہونا لازم ہے یعنی جو طاہر الولادت ہو وہی ولایتِ علیؑ کا حامل ہوسکتا ہے۔

**8.8 امام علی زین العابدینؑ نے فرمایا "دین میں سمجھ بوجھ شیطان کیلئے زیادہ اذیت ناک ہے ایک ہزار عابدوں کی عبادت سے"۔**

**(بصائر الدرجات۔ ج:1،ص:34)**

ملاں شیطان کو اذیت میں نہیں دیکھ سکتا اسی لئے کہتا ہے کہ بس میرے فتوے بغیر دلیل مانگے قبول کرو تا کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل نہ ہو اور اصلِ دین (ولایتِ معصومینؑ) کو چھوڑ کر فروع دین پر روبوٹ کی طرح عمل کرتے جاؤ۔ تا کہ شیطان کی طرح عابد تو بن جاؤ مگر عبداللہ نہ بن سکو۔

**8.9 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہماری حدیثوں کا راوی جو ان کی تبلیغ لوگوں میں کرتا ہے اور ان کو ہمارے شیعوں کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے وہ ایک ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔"**

**(بصائر الدرجات۔ ج:1،ص:34)**

مقصر ملاں دشمنِ ولایت اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ حدیثوں کے راوی دراصل کم عقل ہوتے ہیں آئمہ کی حدیثیں جمع کرتے ہیں اگر ان میں عقل ہوتی تو خود اجتہاد کرتے مگر وہ اس کی قابلیت نہیں رکھتے۔

اس کے برعکس مولاؑ ولایت کی تبلیغ کرنے والے محدثوں کو ہزار عابدوں سے افضل بیان



Presented by www.ziaraat.com

فرماتے ہیں۔یعنی معصومینؑ علی الاعلان اقرار ولایت کا حکم دیتے ہیں کہ اسے دلوں میں ایسا گھر کرلو کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے عبادت کرتے ہوئے ہر وقت دل سے بیساختہ نعرہِ ولایت کا سرچشمہ پھوٹے اور زبان سے اقرار ولایت اور تبلیغِ ولایت کی صورت لوگوں کو فیض پہنچائے۔

**8.10 ابوبصیر سے روایت ہے: میں امام جعفر صادقؑ کے ساتھ حج کر رہا تھا جب ہم طواف کر رہے تھے تو میں نے آپؑ سے عرض کی: یا بن رسول اللہؐ میں قربان جاؤں اللہ اس (طواف کرتی ہوئی) مخلوق کو بخش دے گا؟ آپؑ نے فرمایا: اے ابوبصیر۔ بیشک جن کو تو دیکھ رہا ہے ان میں اکثر بندر اور خنزیر ہیں۔ میں نے عرض کی: مجھے دکھلا دیں۔ تو آپؑ نے کچھ کلمات پڑھے اور میری آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا پس میں نے بندر اور خنزیر دیکھے تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا پھر آپؑ نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو جیسے پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے ابوبصیر تم سب (شیعانِ مولا علیؑ) جنت میں مسرور ہو گے اور دوزخ کے طبقوں میں تلاش بھی کرو گے تو ان (شیعوں) کو نہیں پاؤ گے اور اللہ کی قسم تم (شیعوں) میں سے تین بھی دوزخ میں نہیں ہونگے اور اللہ کی قسم ایک بھی نہیں۔**

**(بصائر الدرجات۔ج:2،ص:18)**

امامؑ برحق نے ہمارے لیئے واضح کر دیا کہ ولایتِ علیؑ کے بغیر کثرت سے عبادت کرنے والوں کی اکثریت کو دیکھ کر مرعوب نہ ہو جانا۔ ولایت کے بارے میں منافقانہ رویہ رکھنے والے نجس حیوانات ہیں۔ مقصر ملاں دوزخ کے طبقوں میں تلاش کرتا پھرے گا کہ ولایتِ علیؑ کا اقرار کرنے والا کوئی مل جائے مگر اسے بار بار اپنے بھائی بندہی ملیں گے۔ کعبے کے گوہر کی معرفت کے بغیر طواف حیوانیت ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

**8.11** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آل محمدؐ کی محبت میں ایک دن سال بھر کی عبادت سے افضل ہے اور جس کو اس (محبت) پر موت آئی وہ جنت میں داخل ہو گیا۔''
**(القطرۃ۔ج:1،ص:65)**

ایک سال میں تمام عبادتیں (نماز، زکواۃ، روزہ، حج، جہاد وغیرہ) آجاتیں ہیں اھلبیتؑ کی محبت میں گزارا ہوا دن سال بھر کی عبادتوں سے افضل ہے حبِ علیؑ کے بغیر عبادات مردہ ہیں، مردار ہیں، باعثِ عذاب ہیں۔ ذکرِ علیؑ عبادات میں روح پھونک دیتا ہے۔

**8.12** ابوذرؓ اور سلمانؓ نے مولا علیؑ سے عرض کی: یا امیر المؤمنین ہم آپؑ کے پاس آئے ہیں کہ آپؑ سے آپکی معرفتِ نورانیہ کا سوال کریں۔ مولاؑ نے فرمایا: مرحبا تم دونوں ہرگز مقصرین نہیں ہو۔ مجھے میری زندگی کی قسم یہ (معرفت نورانیہ) ہر ایک مومن اور مومنہ پر واجب ہے۔ پھر فرمایا: اے سلمان اور اے جندب انہوں نے عرض کی: لبیک یا امیر المؤمنینؑ۔ مولاؑ نے فرمایا: تحقیق کسی ایک شخص کا ایمان بھی مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ ہماری معرفتِ نورانیہ نہ جان لے اور جب وہ ہماری اس معرفت کو جان لے تو یقیناً اللہ نے اس کے دل کا امتحان ایمان سے لے لیا اور اسلام کیلئے اس کا سینہ کشادہ کر دیا اور وہ عارف اور مستبصر ہوگا اور جو ہماری اس معرفتِ نورانیہ میں کوتاہی کرے (یعنی مقصر) تو وہ شکی اور ناصبی ہے۔ اے سلمان اور اے جندب۔ انہوں نے عرض کی: لبیک یا امیر المؤمنینؑ۔ مولاؑ نے فرمایا: میری معرفتِ نورانیہ اللہ عزوجل کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میری معرفتِ نورانیہ ہے اور یہی وہ دینِ خالص ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **(وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء و یقیموا الصلاۃ ویؤ توا**



Presented by www.ziaraat.com

**الـزكوة و ذلک دين القيمة )(سورة البينة :5)فرمایا:اللہ نے حکم نہیں دیا سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اور یہی دین محمدی آسان ہے۔اور اللہ کے فرمان ''ویقیمون الصلاۃ'' کا مطلب کہ جس نے میری ولایت قائم کی پس اسی نے نماز قائم کی۔ اور میری ولایت قائم کرنا مشکل اور دشوار ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا جب تک وہ فرشتہ مقرب نہ ہو یا نبی مرسلؑ نہ ہو یا جس مؤمن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے نہ لے لیا ہو اور فرشتہ مقرب بن ہی نہیں سکتا جب تک اس (معرفت نورانیہ) کا متحمل نہ ہو جائے اور نبیؑ مرسلؑ بن ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے اور مؤمن امتحان شدہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا متحمل نہ ہو جائے......''**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:136)**

معرفت نورانیہ کی اس طویل حدیث سے ابتدائی کلمات پیش کیئے گئے ہیں جن میں واضح ہے کہ ہر ایک مؤمن اور مؤمنہ پر یہ معرفت حاصل کرنا لازم ہے۔اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔اس معرفت کو حاصل کرنے میں کوتاہی کرنے والا مقصر شکی اور ناصبی ہوتا ہے۔علی مرتضیٰؑ کی معرفت علی الاعلیٰ کی معرفت ہے۔اور مولاؑ نے واضح تشریح کر دی ہے کہ نماز وہی قائم ہوتی ہے جس میں مولاؑ کی ولایت قائم کی جائے یعنی روح عبادات اقرارِ ولایت ہے۔ایمان کے امتحان میں کامیاب شدہ مؤمنین ہی ولایتِ علیؑ کو برداشت کر سکتے ہیں۔اور یہ مؤمنین کی ذاتی قابلیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سینوں کو فضائل علیؑ کیلئے کشادہ کر دیا ہے۔

**8.13 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''جس رات میں آسمانوں کی سیر کو گیا میں نے کوئی ایسا دروازہ نہ پایا اور نہ حجاب اور نہ کوئی شجر اور نہ کوئی پتا اور نہ کوئی ثمر مگر یہ کہ اس پر ''علیؑ علیؑ'' لکھا ہوا تھا اور تحقیق علیؑ کا اسم مبارک ہر شئی پر لکھا ہوا ہے''۔**



Presented by www.ziaraat.com

**(القطرۃ۔ج:1،ص:163)**

بڑی سادہ فہم بات ہے کہ آسمانوں پر ہر چیز پر ولایت علیؑ ثبت ہے اب اگر کوئی مقصر ایسی نماز آسمانوں تک پہنچانا چاہے جس میں اقرار ولایت ثبت نہ ہو تو کیا ایسی نماز آسمانوں میں ٹھہر سکتی ہے جہاں ہر طرف سے علیؑ علیؑ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں دروازہ پر دستک دیں تو علیؑ علیؑ کی آواز جنت کے پردے ہلیں تو علیؑ علیؑ، آسمانی مخلوقات کی تسبیح علیؑ علیؑ۔ اقرار ولایتِ علیؑ کے بغیر اعمال سیدھے دوزخ کی گہرائیوں میں گرتے ہیں اور سانپ بچھو بن کر ابھرتے ہیں اور اس مقصر کے انتظار میں درِ دوزخ پر بیٹھے ہیں۔

**8.14 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا'' حب علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہما) شجر ہے جس کے جڑ جنت میں ہے اور اس کی شاخیں دنیا میں ہیں۔ پس جس نے اس کی شاخ سے تعلق قائم کر لیا وہ جنت تک چلا گیا۔ اور فرمایا: بیشک حب علیؑ اعمال کی سردار ہے''۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:206)**

ہر ملک، ہر قبیلے، ہر خاندان کا سربراہ ہوتا ہے اگر سربراہ نہ ہو تو وہ لاوارث، بے بنیاد اور بے رہرو ہو جاتا ہے۔ حب علیؑ سید الاعمال ہے اس کے بغیر عمل بے بنیاد ہو جاتا ہے بے وارث ہو جاتا ہے پھر اس کو کہیں ٹھکانہ نہیں ملتا۔

**8.15 رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا'' بیشک اللہ نے چوتھے آسمان پر ایک لاکھ فرشتے خلق فرمائے ہیں اور پانچویں آسمان میں تین لاکھ فرشتے اور ساتویں آسمان پر فرشتہ کہ اس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں تحت الثری تک ہیں اور ملائکہ ربیعہ اور مضر قبیلوں**



Presented by www.ziaraat.com

سے بھی بہت زیادہ ہیں نہ ان کا کوئی کھانا ہے اور نہ کوئی پینا سوائے اس کے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) پر صلواۃ بھیجتے ہیں اور ان کے محبوں پر سلام اور ان کے گناہ گار شیعوں اور موالیوں کیلیئے استغفار کرتے ہیں"۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:231)**

ملائکہ کی تسبیح "علیؑ علیؑ" ہے۔اب اگر خدانخواستہ مقصر ملاں کی رسائی آسمانوں تک ہوتی تو فرشتوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتا جیسے دنیا میں شیعوں کو کر رہا ہے تو فرشتوں سے بھی کہتا کہ چھوڑو علیؑ علیؑ کرنا۔ دین میں ولایتِ علیؑ کے علاوہ بھی بہت چیزیں ہیں اللہ کے قرب میں رہتے ہوئے اللہ کی نمازیں پڑھو اور طوبیٰ سے جو زروجواھرات تم نے اکٹھے کیئے تھے اس کا خمس نکال کر مجھے دو۔

**8.16 امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: "اللہ کی قسم تحقیق رسول اللہؐ نے مجھے اپنی امت میں خلفیہ بنایا اور میں نبی اکرمؐ کے بعد ان پر حجت اللہ ہوں اور بیشک میری ولایت آسمان والوں کیلیئے اسی طرح لازم قرار دی گئی جس طرح اھل ارض کیلیئے لازم ہے اور بیشک ملائکہ میرے فضائل کا تذکرہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کے پاس ان کی تسبیح لکھی جاتی ہے......"**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:236)**

مولا علیؑ کی ایک حدیث کے ابتدائی کلمات آپ نے مطالعہ فرمائے کہ معصومینؑ کے فضائل بیان کرنے والے کے اس عمل کو اللہ عبادت قرار دیتا ہے۔معصوم فرشتوں کو تو معلوم ہے کہ اللہ کس کے ذکر سے خوش ہوتا ہے۔عبادت پوجا پاٹ کا نام نہیں عبادت معرفتِ ولایتِ الٰہی کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ اور معصومینؑ کی ولایت و معرفت ایک ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

**8.17** مولا علیؑ کے فرمان کے چند کلمات: ''......میں وہ ہوں جس کے ذریعے تم ھدایت پاتے ہو۔ میں وہ ہوں کہ میرے اور میرے دشمن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا(وقفو هم انهم مسئولون) (الصٰفٰت:24)یعنی قیامت کے دن میری ولایت کے متعلق سوال ہوگا۔ میں نباء العظیم ہوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کیا غدیر خم اور خیبر کے دن۔ میں وہ ہوں جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا من كنت مولاه فعليؑ مولاه ۔ میں مومن کی نماز ہوں۔ میں حیّ علی الصلاۃ ہوں میں حیّ علی الفلاح ہوں۔ میں حیّ علی خیر العمل ہوں......''

(القطرۃ۔ ج:1،ص:295)

مؤمن کی نماز ولایتِ علیؑ ہے اور نماز سے پہلے پوری کی پوری اذان بھی ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت ہے۔اب جو لاوڈ سپیکر پر ولایت علیؑ کی تکرار کے ساتھ دعوت دے اور جب نمازی اکٹھے ہو جائیں تو پھر خالصی حارثی سٹائل کی نماز پڑھا دے تو اس سے بڑھ کر دھوکہ باز اور منافق کون ہوگا۔ جیسے بنی عباس نے بنوامیہ سے حکومت چھینی اھلبیتؑ کے نام پر اور جب حکومت مل گئی تو خود ان سے بڑھکر آئمہؑ پر مظالم کیئے۔

اذان وعبادات کو اجزاء میں تقسیم کرنے والو! عبادات کے ہر ٹکڑے سے علیؑ ولی اللہ کی صدا آتی ہے۔ولایت علیؑ کو زبانوں سے شھید کرنے سے باز آجاؤ۔

**8.18** امام زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ سے نماز کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس کا افتتاح کیا ہے؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی برھان؟ فرمایا: قرات۔ پوچھا: اس کا خشوع؟ فرمایا: مقام سجدہ پر نظر۔ پوچھا: اس کی تحریم؟ فرمایا: تکبیر۔ پوچھا: اس کی تحلیل؟ فرمایا: تسلیم۔ پوچھا: اس کا جوہر؟ فرمایا: تسبیح۔ پوچھا: اس کا شعار؟ فرمایا تعقیب۔ پوچھا: اس



Presented by www.ziaraat.com

کا تمام؟ فرمایا: محمدؐ و آل محمدؐ پر صلواۃ۔ پوچھا: اس کے قبول ہونے کا سبب؟ فرمایا: ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برأت۔

**(القطرۃ۔ ج:1،ص:323)**

ملاں افواہیں پھیلاتا ہے کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہوتی ہے اور مولاؑ فرماتے ہیں کہ ولایت ہی اس کی قبولیت کا سبب ہے کہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ دشمنانِ ولایت پر تبرا بھی کرنا لازم ہے۔ مؤمنین کو منکر ولایت سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے۔

**8.19** امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے صحابی سے فرمایا "اے داؤد۔ ہم اللہ عز و جل کی کتاب میں صلاۃ ہیں اور ہم ہی زکاۃ ہیں اور ہم ہی صیام ہیں اور ہم ہی حج ہیں اور ہم ہی بلد الحرام ہیں او ہم ہی کعبۃ اللہ ہیں اور ہم ہی قبلۃ اللہ ہیں اور ہم ہی وجہ اللہ ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا (پس جس طرف بھی تم منہ کرو گے اسی طرف وجہ اللہ پاؤ گے) (بقرہ:115) اور ہم ہی آیات ہیں اور ہم ہی بینات ہیں......"

**(القطرۃ۔ ج:1،ص:366)**

کائنات میں ہر جگہ معصومؑ حاضر و ناضر ہیں۔ روح عبادات، کعبہ و قبلہ سب کچھ یہی وجہ اللہ ہیں۔

**8.20** امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بیشک ہر عبادت کے اوپر ایک عبادت ہے اور ہم اھل بیتؑ کی محبت افضل عبادت ہے۔ حب علیؑ اعمال کی سردار ہے"

**(القطرۃ۔ ج:2،ص:39)**



Presented by www.ziaraat.com

تمام عبادتوں سے افضل عبادت اور تمام اعمال سے افضل عمل سے اگر کوئی حیلے بہانے سے روکے تو سمجھ لو وہ ناصبی خارجی مقصر ابلیسی شرکت کی پیداوار ہے۔

**8.21 جب مولا علیؑ کو ابن ملجم لعین نے ضرب لگائی تو آپؑ نے فرمایا ''فزت و رب الکعبہ'' رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔**

**(بحار الانوار۔ ج:42، ص:239)**

یعنی علی المرتضیٰؑ نے سجدے میں شھادت سے علی الاعلی کی الوہیت کو بچایا اور دوسری طرف اشارہ ملا کہ مولا علیؑ کو قیامت تک مقصرین اپنی زبانوں سے نماز میں شھید کرتے رہیں گے۔

**8.22 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہم اھل بیتؑ کا دشمن ناصبی ہمیں پرواہ نہیں کہ وہ روزے رکھے یا نماز پڑھے یا زنا کرے یا چوری کرے تحقیق اس نے جہنم میں رہنا ہے''۔**

**(ثواب الاعمال۔ ص:211)**

ناصبی اسے کہتے ہیں جو مولا علیؑ کی ولایت کے مقابلے میں کسی اور کی ولایت نصب کرے یعنی کسی غیر معصوم ملاں کو بھی اپنا ولی مانے۔ بقولِ امامؑ ناصبی نماز پڑھے گناہ کبیرہ کرے برابر ہے، جانا تو اس نے دوزخ میں ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ولایت علیؑ کے بغیر عبادت گناہ کبیرہ کے مترادف ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# ہر عملِ صالح کی بنیاد

**9.1 اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے" ...... میں کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا مگر علیؑ کی ولایت اور میرے رسول احمدؐ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ ......"**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:61)**

کسی بھی چیز پر ایمان تب ہوسکتا ہے جب دل سے اس کی تصدیق ہو، زبان سے اقرار ہو اور اعضا و جوارح سے اس پر عمل ہو۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہوکر ولایتِ معصومینؑ کا اقرار کیا اور ساتھ اعضاء و جواح سے عبادت کی تب اللہ عمل کو قبول کرتا ہے۔ اس حدیث قدسی میں لفظ اقرار استعمال ہوا ہے یعنی اقرار بلسان۔ کیونکہ ہر عمل کے قبولیت کی شرط اللہ تعالیٰ نے زبان سے اقرار سے مشروط کر دی ہے تو اگر نماز ایک عمل ہے تو وہ بھی اسی شرط کے ساتھ قبول ہوگی کہ اقرار نبوت کے ساتھ اقرار ولایت بھی ہو۔

**9.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اپنی مجالس کو ذکر علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) سے زینت دیا کرو۔"**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:105)**



Presented by www.ziaraat.com

اللہ اور اسکا حبیبؐ چاہتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل باعث ثواب ہو جائے یعنی صالح ہو جائے یعنی اللہ کے حضور قابل قبول بن جائے۔ اور عمل ذکر ولایتِ علیؑ سے صالح ہو جاتا ہے۔ اسی لئے نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بھی مل بیٹھو تو ذکرِ علیؑ کر لیا کرو تا کہ مل بیٹھنا بھی عبادت شمار ہو جائے۔

کائنات کی ہر چیز جو اللہ تعالیٰ نے خلق کی اس کو مولا علیؑ کے نام سے زینت دی اور ہر عمل صالح کو ذکر علیؑ سے زینت دی۔ سوائے نجس مخلوق کے جس میں شرکتِ شیطان ہو وہ ذکر علیؑ کی متحمل نہیں ہو سکتی۔

**9.3 امام علی زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" بیشک رکن اور مقام کے درمیان والی جگہ افضل ہے اور اگر ایک شخص کی عمر حضرت نوحؑ کی انکی قوم کے درمیان نوسو بچاس سال کی زندگی کے برابر ہو اور وہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو کھڑے ہو کر اس مقام پر عبادت کرتا رہے پھر اللہ عزوجل سے ہماری ولایت کے بغیر ملاقات کرے تو اس کو کوئی چیز فائدہ نہ دے گی۔**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ ص:120)**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" یا علیؑ۔ اگر ایک بندہ اتنی مدت عبادت کرے جتنا نوحؑ اپنی قوم میں رہے اور احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اور اس کی عمر اتنی طویل کی جائے کہ ایک ہزار حج کرے پھر صفا اور مروہ کے درمیان قتل (بے گناہ) کر دیا جائے اور یا علیؑ آپ کی محبت نہ رکھتا ہو وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا اور نہ ہی کبھی اس میں داخل ہو سکے گا اور جان لو۔ یا علیؑ یقیناً آپؑ کی محبت نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی خطا نقصان نہیں دے سکتی اور آپ کا بغض گناہ ہے جس کے ساتھ اطاعت (الٰہی) فائدہ نہیں دے سکتی۔ یا علیؑ اگر منافق پر در و جواہرات بھی نچھاور کیئے جائیں تو آپ سے محبت نہیں کرے گا اور اگر مومن کی ناک پر ضرب بھی لگائی جائے تو آپ سے بغض نہیں کرے گا کیونکہ آپ کی محبت ایمان ہے اور آپ کا بغض نفاق ہے۔ کوئی آپ سے محبت نہیں کر سکتا سوائے متقی



Presented by www.ziaraat.com

مؤمن کے اور کوئی آپ سے بغض نہیں کرسکتا سوائے بدبخت منافق کے۔" (بشارۃ المصطفیٰ ۔ص:153)

معصومینؑ نے ہمارے لئے بہترین تشریح سے آسان کر دیا کہ تمام عبادتیں بذات خود اللہ کے نزدیک اہمیت نہیں رکھتیں جب تک ان میں ولایتِ علیؑ شامل نہ ہو۔ ولایت علیؑ کو اپنی عبادت سے کمتر سمجھنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔ جو ذکر علیؑ سے نماز باطل سمجھے وہ شقی القلب منافق ہے۔

**9.4 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ جب ان کے سامنے آل ابراھیمؑ کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتے ہیں منہ پر رونق آجاتی ہے اور جب ان کے سامنے آل محمدؐ کا ذکر کیا جائے تو دل مرجھا جاتے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر بندہ قیامت کے دن ستر انبیاءؑ کے برابر بھی اعمال لے آئے تو اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا جب تک اس کے پاس میری ولایت اور میرے اھلبیتؑ کی ولایت نہ ہو"۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ ۔ص:135)**

جمعہ جمعہ آٹھ دن کی لعنتی عمر والا مقصر اپنی نام نہاد عبادات کو جنت سے تول رہا ہے۔ آخرت میں چلنے والا سکہ یعنی عملِ صالح صرف ولایتِ محمدؐ و آل محمدؐ ہے۔

**9.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بیشک اللہ نے مومن کی ضمانت دی ہے۔ اس کی ضمانت دی ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کا اقرار کرے اور فرائض کو ادا کرے جو اس پر فرض کیئے گئے ہیں تو اللہ اپنے جوار میں اس کو سکونت دے گا۔ عمل قلیل مگر اس کا انعام کثیر پاؤ گے"**

**(بشارۃ المصطفیٰ ۔ص:150)**



Presented by www.ziaraat.com

یہ توحید نبوت اور امامت کا اقرار کیا لوگوں کے سامنے کرنا ہے یا اللہ کے حضور کھڑے ہو کر؟ اگر کوئی عقل و بصیرت کا اندھا ہوگا تو اس کو نہ سمجھ سکے گا۔ اگر اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرار ولایت کریں تو فرض کی ہوئی عبادت بھی صالح ہوگئی اور اللہ سے کیا ہوا عہد بھی پورا ہو گیا۔

**9.6 امام علی زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیشک اللہ نے پانچ چیزیں فرض کی ہیں اور فرض نہیں کیا سوائے خوبصورت اچھائی کے: نماز اور زکواۃ اور حج اور روزے اور ہم اھلبیتؑ کی ولایت۔ اگر لوگ چار پر عمل کریں اور پانچویں چیز کو ہلکا سمجھ کر چھوڑ دیں تو اللہ کی قسم چاروں مکمل نہ ہوں گی حتیٰ کہ ان کو پانچویں کے ذریعے مکمل نہ کیا جائے۔''**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:173)**

خوبصورت نیکیاں (نماز۔ روزہ۔ زکواۃ۔ حج) اللہ کے نزدیک صالح نہیں جب تک ان کو اقرار ولایت کے ذریعے مکمل نہ کیا جائے۔ ہر نیک عمل کی بنیاد ولایت ہے۔

**9.7 جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے تو آپؑ نے آیت تلاوت فرمائی ''ہر شخص اپنے اعمال کا یرغمال (قیدی) ہے سوائے اصحاب یمین کے'' (المدثر:38-39)۔ ایک شخص نے عرض کی: اصحاب یمین کون ہیں؟ فرمایا: علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) کے شیعہ۔**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:256)**

ولایت علیؑ کے بغیر عبادات ایسے ہی ہیں جیسے قید با مشقت ہوتی ہے اور اس کے بعد سزائے موت اور ابدی ھلاکت۔



Presented by www.ziaraat.com

**9.8** **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کو اللہ نے میری اہلبیت کی معرفت اور ولایت کی نعمت عطا فرمادی تو تحقیق اللہ نے اس کیلئے تمام تر خیر جمع کردی''۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ ۔ص:272)**

معرفت وولایتِ آل محمدؑ کائنات کا افضل ترین خزانہ ہے۔ جس کو اللہ نے یہ نعمت عطا فرمادی اس کے پاس ہر خیر جمع ہوگئی کیونکہ تمام نیکیوں کی بنیاد اس کے پاس آ گئی۔

**9.9** **مولا علی صلواۃ اللہ علیہ سے اللہ عزوجل کے قول (اور کہہ دو کہ تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسولؐ اور مؤمنین (آئمہؑ) تمہارے اعمال کو دیکھیں گے) التوبہ۔105) کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: بیشک بندوں کے اعمال ہر صبح رسول اللہؐ کو پیش کیئے جاتے ہیں نیک اور بد۔ پس ڈرو۔''**

**(بصائر الدرجات ۔ج:2،ص:317)**

مؤمنین کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں کوئی غیر صالح عمل (اقرار ولایت کے بغیر عمل) معصومینؑ کے حضور پیش نہ ہو اور رسول اللہؐ کو اذیت نہ ہو کہ کہلاتا تو مومن ہے مگر عمل ناصبیوں والے بھیجتا ہے۔

**9.10** **ابو بصیر نے روایت کی کہ امام برحقؑ نے فرمایا ''جب عبد مومن انتقال کرتا ہے اس کی قبر میں اس کے ساتھ چھ صورتیں داخل ہوتی ہیں۔ ان میں ایک صورت بہترین چہرے والی خوبصورت بناوٹ والی ہوتی ہے۔ پھر ایک صورت اس کے داہنے کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک بائیں اس کے اور ایک اس کے سامنے اور ایک اس کے پیچھے اور ایک اس کے پاؤں کے پاس اور جو سب سے بہترین ہوتی ہے وہ اس کے سر سے بالا ٹھہر جاتی ہے اور جب وہ**



Presented by www.ziaraat.com

(بہترین صورت) اس کے دائیں جانب جاتی ہے تو دائیں جانب والی صورت اس کی عزت کرتی ہے پھر اسی طرح ہوتا ہے جب وہ چھ جانب جاتی ہے۔ پھر وہ بہترین صورت پوچھتی ہے: تم کون ہو اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے؟ جو بندے کے دائیں طرف ہوگی کہے گی؟ میں نماز ہوں۔ اور جو اسکے بائیں جانب ہوگی کہے گی: زکاۃ ہوں۔ اور جو اس کے سامنے ہوگی کہے گی: میں صیام ہوں۔ اور جو اس کے پیچھے ہوگی کہے گی: میں حج اور عمرہ ہوں۔ اور جو اس کے پاؤں کے پاس ہوگی کہے گی: میں نیکی ہوں جو اس کے بھائیوں نے بھیجی ہیں۔ پھر وہ سب پوچھیں گی تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ ہم سب میں بہترین ہے اور سب سے اچھی خوشبو ہے اور ہم میں سب سے خوبصورت ھیئت ہے۔ تو وہ جواب دے گی: میں محمد وآل محمد (صلواۃ اللہ علیھم اجمعین) کی ولایت ہوں"۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:341)**

مقصر ناصبی خارجی منکر ولایت کی قبر میں شاید ابولولو فیروز اور افلح آ ئیں گے۔ تمام نیک اعمال اور عبادات سے افضل بلکہ ان سب کی سردار اور ان کو صالح بنانے والی ولایت ہی ہے۔ ولایتِ علیؑ کے اجروثواب کا حساب کتاب کرنا ملائکہ کے بس سے باہر ہے۔

**9.11** امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے ایک دن فرمایا" کیا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جس کے بغیر اللہ عزوجل بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا؟ عرض کی گئی: ہاں تو آپؑ نے فرمایا" شھادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور اسکے رسول ہیں اور اقرار کہ جو اللہ کا امر اور ولایت ہمارے لیئے ہے اور ہمارے دشمنوں سے برأت۔ یعنی خصوصاً آئمہؑ اور ان کے سامنے مکمل طور پر سر تسلیم خم کرنا اور تقویٰ اور کوشش اور اطمینان اور



Presented by www.ziaraat.com

قائم (صلواۃ اللہ علیہ وعلیٰ آباءہٖ) کا انتظار۔ پھر فرمایا: بیشک ہماری مملکت اللہ کی طرف سے جو وہ چاہتا ہے۔ پھر فرمایا: جو خوش ہونا چاہے کہ وہ اصحاب قائم (عجل اللہ تعالیٰ) میں سے ہو تو وہ انتظار کرے اور تقویٰ کے ساتھ عمل کرے او حسن خلق رکھے وہ منتظر رہے اور اگر وہ انتقال بھی کر جائے اور قائم (عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف) اس کے بعد ظہور کریں تو اس کیلئے وہی اجر وثواب ہے جیسا کہ اس نے امام کو پالیا۔ پس کوشش کرو اور انتظار کرو مبارک ہو تمہیں اے جماعت جس پر اللہ کی رحمت ہے۔"

**(القطرۃ۔ ج:1، ص:494)**

مقصر ملاں حدیثوں کی چھانٹی اسی لیئے کرتا ہے کہ احکامِ معصومینؑ مؤمنین تک نہ پہنچ سکیں۔ حکم معصومؑ ہے کہ زبان سے توحید، رسالت، حقوق و ولایت آئمہؑ کی شہادت دو اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجو۔ اور عملی طور پر معصومینؑ کا امر قائم کرنے کی جدوجہد میں مستقل مزاجی کے ساتھ لگے رہو اور ظہور قائمؑ کا ہر لمحے منتظر رہو۔

لہٰذا اعمال کی قبولیت کا راز اقرِ شھادات، دشمنانِ اھلبیتؑ پر لعنت، تبلیغِ ولایت اور انتظار قائم (عجل اللہ) ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# درسِ قرآن

**10.1 یہ ہے وہ چیز جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو صاحب ایمان ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں (اے میرے حبیبؐ) ان سے کہہ دو میں اس (کاررسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربیٰ کی مودت کے اور جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کیلئے اس بھلائی میں خوبی کا اضافہ کردیں گے بیشک اللہ درگزر کرنے والا بڑا قدردان ہے۔**
**(الشوریٰ۔23)**

مسلمان جب ولایت علیؑ کا اقرار کرتا ہے تو صاحبِ ایمان مؤمن ہوجاتا ہے عمل صالح کا مطلب ہے کہ اس عمل کا دارومدار ولایت پر ہو۔ یہ اللہ کا فضلِ کبیر ہے کہ اس نے مخلوقات کو ھدایت رسول اللہؐ کے ذریعہ عطا فرمائی اور پورے کاررسالت کا معاوضہ اللہ جل جلالہ نے سیدۃ انساء العالمین صلواۃ اللہ علیھا کی مودت قرار دیا اور رسول اکرمؐ نے قربیٰ کی تشریح بھی فرمادی کہ اس سے مراد فاطمہ، علی، حسن، حسین اور ان کی اولاد (صلواۃ اللہ علیھم اجمعین) ہیں۔ اور جو یہ حسنِ عمل (مودت) کرے گا اللہ اس کے ثواب میں بے پناہ اضافہ فرمادے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ پر عمل کرنے والوں کا قدردان اور مشکور ہے۔

لعنت ہے ان مقصرین پر جو مؤمنین کو اس اجرِعظیم سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ اور شیطانی



Presented by www.ziaraat.com

وسوسے ڈالتے ہیں کہ ذکرِ معصومینؑ سے عبادتِ الٰہی باطل ہو جاتی ہے حالانکہ اللہ قادر مطلق الصمد ولایت علیؑ پر عمل کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

**10.2 امیرالمؤمنین نے فرمایا "اے طلحہ بیشک تمام آیات جو اللہ نے اپنی کتاب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیں وہ میرے پاس ہیں جو رسول اللہؐ نے املا کرائی اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور تمام آیات کی تاویل جو اللہ نے حضرت محمدؐ پر نازل فرمائی اور تمام حلال ہو یا حرام یا حد ہو یا حکم یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی امت کو قیامت تک ضرورت پڑ سکتی ہو میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہے رسول اللہؐ کی املا سے میرے ہاتھ سے لکھی ہوئی حتیٰ کے ایک خراش کے متعلق ھدایت تک"۔**

**(کتاب سلیم ۔ص:211)**

مقصرین کے آباءواجداد نے مولا علیؑ سے مکمل قرآن مع تفسیر کے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ قرآن معصومینؑ کی مودت وولایت کا حکم دیتا ہے اور انؑ کے فضائل کے قصیدے سناتا ہے۔ پھر مقصرین نے احادیث کی چار سوایک کتب ضائع کر کے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تاکہ مقصر ملاں کو اپنے فتوے سنانے کا جواز مل جائے۔ اگر کوئی بھی مطالعہ کرے تو قرآن وحدیث میں ہر چیز کا حل موجود پائے گا اس حقیقت کا اظہار علامہ مجلسیؒ نے بھی فرمایا ہے۔

**10.3 (مولا امیرالمؤمنینؑ جنگ صفین سے واپس تشریف لا رہے تھے راستے میں ایک گرجے سے بوڑھا مگر خوبصورت پادری شمعون بن حمون نکلا جو حضرت عیسیٰؑ کے حواری حضرت شمعون بن یوحنا کی اولاد سے تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اس افضل حواری کو کتاب وعلم و حکمت عطا فرمائی اس کی اولاد نے دین کو نہ چھوڑا اور کبھی کفر نہ کیا اور اس کو بدلا نہ اس میں**



Presented by www.ziaraat.com

تغیر کیا اور وہ کتاب حضرت عیسیٰؑ نے املا کروائی تھی اور شمعون بن یوحنا نے لکھی تھی۔ اس پادری نے مولا علیؑ کو امیر المؤمنین سید المسلین اور رسول رب العالمین کا وصی و خلیفہ کہہ کر سلام عرض کیا اور اس کتاب کو پیش کر کے عرض کی):

''اس میں ہر شئی کا ذکر ہے جو لوگ کریں گے جو ان کے بعد ایک کے بعد دوسرے کی ملکیت میں آتی رہی اور جس کی ملکیت ہوتی تھی اس کے زمانے میں کیا ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ عرب میں حضرت اسماعیل بن ابراھیم خلیل الرحمٰنؑ کی اولاد میں ایک رجل کو معبوث کرے گا جو سرزمین جس کو تہامہ کے نام سے پکارتے ہیں میں ایک شہر جس کو مکہ پکارتے ہیں اور ان کا اسم مبارک احمدؐ ہوگا جو شفاف آنکھوں والے، ملے ہوئے ابروؤں والے، جن کے پاس ناقہ، حمار، عصا اور تاج یعنی عمامہ ہوگا ان کے بارہ اسم شریف ہونگے۔ پھر اس کتاب میں آپؐ کی بعثت اور ظہور اور ہجرت کا ذکر ہے اور کس کس کے ساتھ جنگ کریں گے اور کون آپؐ کی نصرت کرے گا اور کون دشمنی کرے گا اور آپؐ کی ظاہری حیات کتنی ہوگی اور آپؐ کے بعد آپکی امت فرقوں اور اختلافات میں کیسے مبتلا ہوگی۔ اور اس میں تمام آئمہ ھدیٰؑ کے اسمائے گرامی اور آئمہ ضلات کا ذکر ہے حضرت عیسیٰؑ کے آسمانوں سے نازل ہونے تک''۔

(کتاب سلیم۔ ص:252)

تمام انبیاءؑ کی کتب میں چہاردہ معصومینؑ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ مگر مقصرین ملاں قرآن پاک کی آیات کی جو تفسیر آئمہؑ نے کی ہے اس کو چھوڑ کر فلسفہ اور رائے پر مبنی تفاسیر کی مشہوری کرتے ہیں تاکہ فضائل معصومینؑ پر پردہ ڈالے۔ مقصرین کتابِ الٰہی کی معنوی تحریف کے بعد اب عبادات سے ذکرِ معصومینؑ حذف کرنے کی ناپاک سازش کر رہا ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

10.4 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیشک جس نے اپنے دین کو اللہ عزوجل کی کتاب سے لیا پہاڑ اپنی جگہ سے پھسل سکتے ہیں قبل اس کے کہ وہ پھسلے اور جو جہالت سے اس کام میں داخل ہوا وہ جہالت کے ساتھ ہی نکلا''۔ حلبی نے عرض کی ''کتاب اللہ میں کیا ہے؟'' آپؑ نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کا فرمان: اور جو کچھ رسولؐ تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روک دے اس سے رک جاؤ (الحشر۔7) اور اللہ عزوجل کا فرمان: جس نے رسولؐ کی اطاعت کی تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء۔80) اور اللہ عزوجل کا فرمان: اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی امرؑ کی جو تمہارے درمیان موجود ہیں (النساء۔59) اور اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان: صرف اور صرف تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگؑ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں حالت رکوع میں (المائدہ۔57) اور اللہ جل جلالہ کا فرمان: پس نہیں (حبیبؐ) تیرے رب کی قسم یہ کبھی مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں تجھے فیصلہ رنے والا نہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے پھر وہ تمہارے دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں کوئی تنگی اپنے دلوں میں محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے (النساء۔65) اور اللہ عزوجل کا فرمان: اے رسولؐ جو تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا پیغامِ رسالت کو نہ پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہاری حفاظت کرے گا (المائدہ۔67) اور یہی وہ رسول اللہؐ کا مولا علیؑ کے لئے اعلان ہے: جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے یا الٰہی اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے اور اس کی مدد کر جو اس کی مدد کرے اور اس کو ذلیل کر جو اس کی شان میں گستاخی کرے اور اس سے دوستی کر جو اس سے دوستی کرے اور اُس سے بغض رکھ جو اِس سے بغض رکھے''۔ (بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:206)



Presented by www.ziaraat.com

امامؑ نے ہمارے لیئے تشریح فرمادی کہ دین قرآن سے لو اور ولایت کی معرفت نہ رکھنے والے جاہل ملاں کی توضیح سے نہ لو۔ قرآن کا کیا حکم ہے کہ احادیث معصومینؑ میں جس چیز کا حکم ہو وہ کرو جس کی ممانعت ہو اس سے رک جاؤ یعنی غیر معصوم ملاں کے فتوؤں کی ہرگز ضرورت نہیں اور اطاعت صرف معصومینؑ کی کرو جو حاضر و ناظر ہیں اور مسائل کے فیصلے صرف معصومینؑ کے تسلیم کرو تہہ دل کے ساتھ اور خلاصہ یہ کہ ولایت علیؑ کی تبلیغ میں کوتاہی میں کسی کو چھوٹ نہیں اور تبلیغ ولایت میں مقصرین کی کثرت و طاقت سے نہ ڈرو اللہ تمہارا محافظ ہے۔ قرب الٰہی وہی پا سکتا ہے جو مودۃ فی القربیٰ رکھے۔ یہی درسِ قرآن ہے۔

**10.5 عبداللہ بن مسعود نے نبی اکرمؐ سے عرض کی: یارسول اللہؐ جب آپؐ پردہ فرمائیں گے تو آپؐ کو غسل کون دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہر نبیؑ کو اس کا وصیؑ غسل دیتا ہے'' اس نے عرض کی: یارسول اللہؐ آپ کا وصیؑ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ ابن ابی طالبؑ'' اس نے عرض کی: یارسول اللہؐ آپؐ کے بعد وہ کتنی ظاہری زندگی پائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ''تیس سال بیشک یوشع بن نون وصی موسیٰؑ ان کے بعد تیس سال زندہ رہے اور ان پر حضرت موسیٰؑ کی زوجہ صفورا بنت شعیب نے خروج کیا اور کہا کہ امارت میں میرا حق آپ سے زیادہ ہے اور ان سے لڑائی کی تو آپ نے بھی لڑنے والوں سے لڑائی کی اور اس پر قابو پالیا اور اچھے طریقے سے قابو پایا اور بیشک ابوبکر کی بیٹی بھی علی صلواۃ اللہ علیہ پر خروج کرے گی وغیرہ وغیرہ۔ میری امت میں سے لوگوں کو اکٹھا کرے گی کہ لڑائی کریں تو آپؑ بھی لڑنے والوں سے لڑائی کریں گے اور اس پر قابو پالیں گے اور اچھے طریقے سے قابو پائیں گے اور اسی کے بارے میں اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ہے: اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور پہلی جاھلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو (احزاب۔33) یعنی صفورا بنت شعیب کی طرح۔''**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:428)**



Presented by www.ziaraat.com

مرد تو مرد، عورتوں کو بھی خبردار کر دیا گیا ہے کہ مقصر ملاں کے چکر میں نہ آجائیں اور ہتھیاروں سے سج دھج کر ولایتِ علیؑ کی مخالفت پر نہ نکلیں ورنہ ان کا شمار بھی اونٹ والیوں میں ہوگا۔ ولایت علیؑ کی مخالفت امام حسنؑ کے جسم اطہر پر تیر چلانے کے مترادف ہے۔

**10.6 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ولایت علیؑ تمام انبیاءؑ کے صحیفوں میں فرض لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے ہرگز انبیاءؑ کو مبعوث نہیں کیا مگر حضرت محمدؐ کی نبوت اور آپؐ کے وصی حضرت علیؑ کی ولایت کے صدقے میں''۔**

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:159)**

اللہ عزوجل ہر آسمانی کتاب میں ولایتِ علیؑ لازم قرار دیتا ہے اور دشمنِ الٰہی مقصر ملاں ولایت کو جز بھی نہیں مانتا۔ وہ ولایت جس کے صدقے میں اللہ نبوتیں عطا فرماتا ہے۔ آسمانی کتابوں کا درس یہی ہے کہ ولایت علیؑ لازم ہے۔ اسی لیئے ولایت علیؑ کا دل و زبان و عمل سے اقرار کرنے والے انبیاءؑ کے ساتھ محشور ہونگے۔

**10.7 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''بیشک اللہ تبارک وتعالٰی نے نبیوںؑ سے ولایت علیؑ پر میثاق لیا اور نبیوںؑ سے ولایت کا عہد لیا''۔**

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:160)**

یعنی اللہ تعالٰی نے پہلے انبیاءؑ سے ولایت علیؑ کا معاہدہ کیا اور پھر وعدہ بھی لیا کہ اس پر قائم رہنا۔ مقصرین ولایت کے معاہدے کو تو مانتے ہیں مگر اس کا اقرار کرنے کے وعدے کو پورا نہیں کرتے۔ ''اس کا کوئی دین نہیں جو اپنا وعدہ پورا نہ کرے''۔ درس قرآن یہی ہے کہ میثاق ولایت کو یاد رکھو اور عہد



Presented by www.ziaraat.com

ولایت کو پورا کرو تا کہ اللہ اپنے وعدہ پورا کرے۔

**10.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''تحقیق میں رسول اللہ کی اولاد ہوں اور میں کتاب اللہ کو سب سے بہتر جانتا ہوں اور اس میں خلقت کی ابتداء اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے موجود ہے اور اس میں آسمانوں کی خبر اور زمین کی خبر ہے اور جنت کی خبر اور دوزخ کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اس کی خبر اور جو ہونے والا ہے اس کی خبر ہے میں اس سب کو جانتا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔ یہی اللہ کا قول ہے: ''اس میں ہر شئی کا بیان ہے''۔(النحل۔89)**

**(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:۳۹۱)**

اللہ قادر مطلق فرماتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز موجود ہے۔ اور معصومینؑ کے سامنے کائنات ازل سے ابد تک ہتھیلی کی طرح سامنے موجود ہے۔ مقصر ملاں قرآن کو مھجور بنانے کیلئے کہتا ہے کہ صرف 500 آیات کام کی ہیں بقایا کام اس کے فتوے کریں گے اور معصومینؑ کے عالم الغیب ہونے کا بھی انکار کرتا ہے حالانکہ پوری کائنات ان کے سامنے ہے جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ قرآن وحدیث متقین (ولایت علیؑ پر عملی طور پر یقین رکھنے والے) کیلئے ہدایت ہے جس میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے۔ متقین کو کسی مقصر ملاں کے آئین اکبری یا فتاویٰ عالمگیری کی ہرگز حاجت نہیں ہے۔

**10.9 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ابھی ہونے والا ہے سب کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا تمام علم سورۃ فاتحہ میں ہے اور فاتحہ کا تمام علم اس کی بسملہ میں ہے اور بسملہ کا سارا علم اس کی 'ب' میں ہے اور 'ب' کے نیچے نقطہ میں ہوں''۔**

**(القطرۃ ج:1،ص:119)**



Presented by www.ziaraat.com

مولاؑ نے ہمارے لیئے تشریح فرما دی کہ ازل سے ابد تک کا علم قرآن میں ہے اور قرآن کا خلاصہ مولا علیؑ کی ذات بابرکات ہے یعنی قرآن کا مرکزی نکتہ ولایتِ علیؑ ہے۔ مقصر ملاں عوام کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتا ہے کہ عبادت میں صرف قرآن اور ذکرِ الٰہی ہوسکتا ہے۔ جاہل بصیرت کا اندھا یہ نہیں جانتا کہ قرآن اور ذکراللہ مولا علیؑ کی ذات ہے۔ مولا علیؑ مثال ''قل ھو اللہ احد'' کی ہے۔

**10.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے ابان نے اللہ تعالیٰ کے قول ''فلا اقتحم العقبۃ'' (البلد۔11) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا ''ہم ہی گھاٹی (عقبۃ) ہیں پس ہماری طرف کوئی نہیں چڑھتا سوائے اس کے جو ہم میں سے ہے''۔ پھر فرمایا ''اے ابان کیا میں تمہارے لیئے مزید کچھ کہوں جو تمہارے لیئے جو کچھ دنیا اور اسمیں ہے اس سے بہتر ہو؟'' ابان نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا ''فک رقبۃ'' (گردن چھڑانا) یعنی تمام لوگ دوزخ کی ملکیت ہیں تمہارے علاوہ اور تمہارے ساتھیوں (شیعانِ مولا علیؑ) کے علاوہ کہ اللہ نے تمہیں اس سے چھڑالیا ہے'' ابان نے عرض کی: ہمیں اس سے کس طرح چھڑایا؟ آپؑ نے فرمایا ''تمہاری ولایتِ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) کی وجہ سے اور ہماری وجہ سے اللہ تمہاری گردنوں کو جہنم کی آگ سے بچاتا ہے''۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص۳۵۳)**

ولایتِ مولا علیؑ کی بلندی کی طرف وہی چڑھتا ہے جو ولایت کا عملی طور پر قائل ہو۔ چڑھنا ایک عمل ہے زبانی کلامی بلندی کی طرف ایک قدم بھی نہیں بڑھایا جاسکتا۔ اور گردن میں دوزخ کے پھندے سے نجات صرف اور صرف ولایتِ علیؑ سے ہے۔ جن لوگوں نے غیر معصوم ملاں کی تقلید کا قلادہ



Presented by www.ziaraat.com

جانور کی طرح گلے میں ڈالا ہوا ہے ان کا یہ ناری پھندا صرف اور صرف اقرار ولایت سے کھل سکتا ہے۔
درس قرآن یہی ہے کہ اگر دوزخ کے پھندے سے بچ کر قربِ الٰہی کی بلندیوں پر رہنا چاہتے ہو تو ولایتِ مولا علیؑ پر قائم ہو جاؤ۔

**10.11 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالٰی کے قول "واذا المـــوء دة سئلت" (التکویر:8-9) کے بارے میں فرمایا یعنی ہماری مودت "بأی ذنب قتلت" فرمایا یہ ہمارا حق لوگوں پر واجب ہے اور ہماری محبت مخلوقات پر واجب ہے۔ ہماری مودت کو قتل کرتے ہیں"۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:12)**

کلام الٰہی ہے کہ قیامت کے دن مودتِ اہل بیتؑ جس کو زندہ درگور کیا گیا سے پوچھا جائے گا کہ اس کو کس جرم میں قتل کیا لوگوں نے۔ اس کی تشریح مفاتح الجنان میں زیارتِ امامؑ کے ایک جملے سے ہوتی ہے "اللہ ان کو ھلاک کرے جنہوں نے امامؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا"۔
جو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر اقرارِ ولایتِ علیؑ سے انکار کرتے ہیں وہ مودت کو اپنی زبان سے قتل کرتے ہیں۔ قیامت کے دن کسی مفتی کا حوالہ کام نہ دے گا۔

**10.12** شیطانی علمائے سؤ نے ایک اور وسوسہ عوام کے دلوں میں ڈالنا شروع کر دیا ہے کہ ان پڑھ شیعہ ہر وقت ولایتِ علیؑ کا ذکر کرتے ہیں کیا دین میں ولایت علیؑ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے اگر یہ اتنی اھم بات ہوتی تو اللہ مولا علیؑ کا نام قرآن میں درج کر دیتا (نعوذ باللہ)۔ اس سے بڑی جہالت کی انتہا کیا ہو سکتی ہے۔ قران مجید میں ذکر علیؑ کے بارے میں ثبوت میں کتابیں بھری پڑی ہیں اور دراصل مولا علیؑ قران کے محتاج نہیں ہیں۔
بہر حال سید احمد مستنبطؒ کی کتاب القطرہ جلد 2، صفحہ 161 پر ایک حدیث میں مولا علیؑ کے ایک



Presented by www.ziaraat.com

سو آسمائے گرامی کا ذکر موجود ہے جو قرآن میں ہیں اور اس روایت کے آخر میں صفحہ 186 پر علامہ مجلسیؒ کا حوالہ ہے کہ مولا کے تین سو ناموں کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ سید ہاشم بحرانیؒ نے اپنی کتاب اللوامع النورانیہ میں مولا علیؑ کا ذکر قرآن مجید میں ایک ہزار ایک سو چون جگہ ثابت کیا ہے اقوال معصومینؑ کے مطابق۔

سورۃ زخرف میں اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر مولائے کائنات کا اسم گرامی 'علی حکیم' کا ذکر کیا ہے جس کی تصدیق امام جعفر صادقؑ نے فرمائی ہے اور یہ حدیث تاویل الایات میں موجود ہے اور القطرۃ ج:2،ص:167، پر بھی موجود ہے۔

**10.13 امام حسین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ہمارے شیعوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ وہ صدیق شہید نہ ہو" زید نے عرض کی "اگر وہ اپنے بستر پر انتقال کریں تب بھی ایسا ہی ہے؟" آپؑ نے فرمایا "کیا تو کتاب اللہ کی تلاوت نہیں کرتا: اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولؐ پر وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں" (الحدید:19)۔ پھر فرمایا "اگر شھادت نہ ہوتی سوائے اس کے کہ کوئی تلوار سے قتل ہو تو اللہ کبھی شہید نہ کہتا"**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:309)**

جو شیعہ بارگاہِ الٰہی میں علیؑ ولی اللہ کی سچی گواہی پیش کرے وہ صدیق بھی ہوا اور شھید بھی۔ اور جو لوگوں کے سامنے تو کہے کہ ہم بھی علیؑ ولی اللہ کے قائل ہیں مگر جب بارگاہِ الٰہی میں کھڑا ہو تو چپ ہو جائے تو ایسا شخص صدیق وشھید ہوگا یا منافق ومنکر؟

اگر اللہ کے نزدیک صدیق اور شھید بننا چاہتے ہو تو اللہ کے سامنے سچی گواہی پیش کرو۔

**10.14 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "صرف اور صرف ہم اھلبیتؑ کی محبت وہ شئی**



Presented by www.ziaraat.com

**ہے جس کو اللہ نے لکھ دیا ہے کسی ایک کی بھی طاقت نہیں کہ اسے مٹا سکے۔ کیا تم نے اللہ سبحانہ کا قول نہیں سنا: ''یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ (ثبت کرنا) دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح کے ساتھ ان کی مدد کی ہے......**

**(القطرۃ۔ ج:2، ص:365)**

اَب جس بدقسمت کے دل میں اللہ نے ایمان ثبت ہی نہیں کیا یعنی جس کے دل میں اھلبیتؑ کی مودت موجود ہی نہیں اس کی زبان پر اقرارِ ولایت آ ہی نہیں سکتا۔
اور جن کے پاس ولایت مولا علیؑ ہے انکو دنیا کی دولت بھی پیش کی جاتی ہے مگر وہ اس کو ٹھکرا کر تبلیغ ولایت سے باز نہیں رہتے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# کفر و منافقت کی موت

**11.1 ''آج کے دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں پس ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی ہے اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کرلیا ہے''۔ (المائدہ:3)**

غدیر خم کے مقام پر تو کوئی کافر موجود نہ تھا کہ اعلانِ ولایتِ مولا علیؑ سے مایوس ہو کر مر جاتا۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف ولایتِ علیؑ کے منکر کو کافر کہہ کر پکارتا ہے کہ ایسا منافق جب ولایت علیؑ کا نعرہ سنتا ہے تو اس پر موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ایسا اسلام پسند ہے جس میں پاک صاف لوگوں کا لاکھوں کا مجمع ہو اور اس میں ولایتِ علیؑ کے نعرے لگ رہے ہوں یعنی غدیر خم کا منظر بپا کرنے سے اللہ بہت راضی ہوتا ہے۔

**11.2 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جو ہماری محبت کی ٹھنڈک اپنے دل پر محسوس کرے تو وہ اپنی ماں کیلیئے کثرت سے دعا کرے کیونکہ اس نے اس کے باپ سے**



Presented by www.ziaraat.com

خیانت نہیں کی"۔

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:29)**

ولایتِ علیؑ سے منافقت کرنے والا دراصل منکر اور کافر ہوتا ہے نعرۂ حیدری سے اس کے منہ پر موت چھا جاتی ہے کیونکہ اس کی خلقت میں شیطان کی شمولیت ہوتی ہے اس لیئے وہ حرامی ہوتا ہے۔ مودتِ اھلبیتؑ کفر و منافقت کی موت ہے۔جس کی ولایت میں نجاست ہو وہ اقرارِ ولایت کر ہی نہیں سکتا۔

**11.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مولا علی صلواۃ اللہ علیہ کو ایک سریہ پر بھیج رہے تھے اور علم ہاتھ میں بلند تھا اور فرما رہے تھے "اے اللہ میں اس دنیا سے پردہ نہ کروں جب تک علیؑ کو نہ دیکھ لوں"۔**

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:414)**

"پس تم نہ مرنا مگر (اس حال میں) کہ تم مسلم ہو" (البقرہ۔132) اس آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ جب اس دنیا سے جاؤ تو اس حال میں کہ ولایت علیؑ پر قائم ہوں اور ولایت سے انکار اور بغض دل میں نہ ہو۔

یہی تبلیغ رسالت ہے کہ علیؑ کی تصویر آنکھوں میں ہو، زبان علیؑ علیؑ کے نعروں اور تبلیغ میں مصروف ہو۔ دل میں علیؑ کی مودت ہو اور اعضاءِ جوارح سے اس کا اظہار ہو اور ہر وقت علیؑ کی زیارت کے منتظر رہو تو پھر کفر منافقت نزدیک نہیں پھٹک سکتے۔

**11.4 ایک شخص نے مجلس میں عرض کی: میں اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔امام جعفر**



Presented by www.ziaraat.com

صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''تم جنت میں تو ہو پس اللہ سے سوال کرو کہ تمہیں اس سے نہ نکالے''۔ اس نے عرض کی: ہم آپ پر قربان، جبکہ ہم ابھی دنیا میں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ''کیا تم ہماری امامت کا اقرار نہیں کرتے'' اس نے عرض کی: جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا ''یہی جنت کی معنی ہیں جس نے اس (ولایت) کا اقرار کیا وہ جنت میں ہے پس اللہ سے سوال کرو کہ تم سے سلب نہ کرے۔''

**(القطرۃ۔ج:1،ص:537)**

شیطان مقصر ملاں کے روپ میں جو ظاہری طور پر شیعہ کہلاتا ہے مگر دراصل کافر و منافق ہے یہی چاہتا ہے کہ کسی طریقے سے مؤمنین اقرار ولایت سے رک جائیں تا کہ اللہ ان کو جنت سے نکال دے۔ اقرار ولایتِ علیؑ کرنے والوں کیلئے یہ دنیا بھی جنت ہے اور آخرت بھی۔ اقرار ولایت کا کفر کرنے والے منافق لوگ جب قرآن وحدیث پڑھتے ہیں تو ان کے منہ پر موت کی پرچھائیاں چھا جاتی ہیں اسی لیئے وہ قرآن وسنت سے جان چھڑا کر من گھڑت فتووں کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

**11.5** مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں مومنین کا حکمران ہوں اور مال ظالموں کا سرغنہ ہے اور اللہ کی قسم مومن کے علاوہ کوئی مجھ سے محبت نہیں کر سکتا اور منافق کے علاوہ کوئی مجھ سے بغض نہیں کھتا۔''

**(القطرۃ۔ج:1،ص:536)**

رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے جو اسی کتاب کے صفحہ 535 پر درج ہے۔ منافق جب ''علیؑ ولی اللہ'' کے اقرار کی بات سنتا ہے تو اسے موت آجاتی ہے وہ تو صرف بھیس بدل کر شیعوں سے مال بٹورنے میں لگا ہوا ہے۔ جو بھی یہ کہے کہ ''علیؑ ولی اللہ'' نہ پڑھو اور اپنا خمس ہمیں دو تو سمجھ



Presented by www.ziaraat.com

لو کہ وہ بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا کافر منافق اور ظالم ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# یکجہتی کا واحد حل

12.1 ''اور اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔ اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو اس نے تمہیں دی ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا پس تم اس نعمت کے صدقے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لیئے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ''

**(آل عمران۔103)**

اس حقیقت کو سب جانتے ہیں کہ اللہ کی رسی (حبل اللہ) سے مراد مولا علیؑ ہیں اور اللہ کی نعمت بھی مولا علیؑ ہیں جس کے ذکر کا حکم اللہ دے رہا ہے اور قیامت کے دن اسی نعمت کے بارے میں سوال بھی کرے گا اور اسی نعمت کے صدقے اتحاد اور اخوت قائم ہوسکتی ہے ورنہ سوائے کفر و نفاق کے کچھ نہیں۔ اسی نعمتِ ولایت کے صدقے گردنیں جہنم کی اگ سے آزاد ہوتی ہیں۔ جس کا ذکر باب نمبر 10.10 میں ہو چکا ہے۔ اتحاد و یکجہتی کا واحد حل یہی ہے کہ ولایتِ مولا علیؑ پر قائم ہو جاؤ۔

12.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جو یہ چاہے کہ اس کی حیات میری



Presented by www.ziaraat.com

حیات جیسی ہواور وصال میرے وصال جیسا ہواور جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ مجھ سے میرے رب نے کیا ہے تو پس علی ابن ابی طالب اور اس کی ذریت (صلواۃ اللہ علیھم اجمعین) کو اپنا ولی بنالے کیونکہ وہ تمھیں باب ھدایت سے نکلنے نہیں دیں گے اور تم کبھی گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں ہوسکو گے۔"

(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص:94)

اگر تمام مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ تمہاری حیات وممات کیسی ہونی چاہیے تو سب کامل کر واحد جواب ہوگا سنت نبویؐ پر۔ اور رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم سے بتا دیا کہ مولا علیؑ اور انکی اولادِ طاہرہ کی ولایت پر قائم ہو جاؤ تا کہ عذاب الٰہی سے بچ جاؤ۔ اسی لیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر تمام انسان ولایت علیؑ پر جمع ہو جاتے تو میں آگ کو پیدا ہی نہ کرتا۔

جہنم کے ایندھن علمائے سوٗ لوگوں کو مختلف بہانوں سے سنتِ رسولؐ سے روکتے ہیں۔ اور شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

مندرجہ بالا قول ذرا تفصیل کے ساتھ ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس کا متن بصائرالدرجات جلد اول صفحہ 113 پر درج ہے۔

**12.3** امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے قول "صرف آپؐ خبردار کرنے والے ہواور ہر قوم کے لیئے ایک ھادیؑ ہے" (الرعد۔7) کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ منذر (خبردار کرنے والے) ہیں اور ہر زمانے میں ہم میں سے ایک ھادی ہوتا ہے کہ جو کچھ نبی اللہؐ لے کر آئے اس کی طرف ان کی ھدایت کرتا ہے آپؐ کے بعد مولا علیؑ ھادی ہیں پھر ایک کے بعد ایک ائمہؑ کے اوصیاءؑ۔"

(بصائرالدرجات۔ ج:1، ص:78)



Presented by www.ziaraat.com

ہمارے زمانے کا ھادی امام ( عجل اللہ ) ہر جگہ ہر وقت ہماری ھدایت وراہنمائی اور نصرت کیلئے موجود ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود اگر کوئی آدمی ( کالانعام ) ولایتِ معصومینؑ کو چھوڑ کر ولایت سے روکنے والے غیر معصوم مقصر ملاں جو ہزاروں میل دور رہتا ہو اور اسے زندگی بھر کبھی دیکھا تک نہ ہو، کی تقلید کا ناری پھندا اپنے گلے میں ڈال لے تو اس سے زیادہ بد بخت کون ہوگا۔

سلامتی و نجات کا واحد حل یہی ہے کہ ولایتِ مولا علیؑ پر اکٹھے ہو جاؤ اور رسول اللہؐ کی ظاہری حیات طیبہ اس کا ثبوت ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے کہ تحقیق تمہارے لیئے رسول اللہؐ کا اسوہ حسنہ بہترین نمونہ ہے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# جزا و سزا کی کسوٹی

**13.1 ''امام علی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' بیشک امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔ تہتر میں سے تیرہ فرقے ہم اھلبیتؑ کی محبت کا دعویٰ کریں گے ان میں سے ایک جنت میں جائے گا اور بارہ جہنم میں''**

**(کتاب سلیم۔ص:169)**

پھر مولا علیؑ نے ناجی فرقے کے کامیاب ہونے کی وجہ بھی بتا دی کہ وہ ہمارے احکام کا مطیع ہوگا ہم سے محبت اور ہمارے دشمنوں سے برأت کرتا ہے ہمارے حق اور امامت کی معرت رکھتا ہے اور اللہ نے جو اپنی کتاب میں ہماری اطاعت لازم قرار دی ہے اور احادیث میں بھی وارد ہے کو جانتا ہے پھر وہ شک نہیں کرتا کیونکہ اللہ نے ان کے دل ہمارے حق اور فضائل کی معرفت سے منور دیئے ہیں۔

**13.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' حوض کوثر پر ایک قوم وارد ہوگی جو میرے صحابی اور میرے مکان اور منزل میں ساتھ تھے۔ ان کو ان کے مقام پر روک دیا جائے گا اور میں دیکھوں گا کہ وہ مجھ سے دور ہٹا دیئے جائیں گے او ان کو بائیں جانب**



Presented by www.ziaraat.com

پکڑ لیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب میرے اصحابی میرے ساتھ رہنے والے پس ارشاد ہوگا: کیا آپؐ کو نہیں معلوم کہ آپؐ کے بعد انہوں نے کیا کیا؟ یہی لوگ آپؐ کے جانے کے بعد ہمیشہ کیلئے مرتد ہو کر اپنی پیٹھ پر پچھلے پاؤں پھر گئے تھے۔"

(کتاب سلیم۔ص:270)

منکر ولایت کیلئے عبرت کا سبق ہے کہ اگر کوئی رسول اللہؐ کے ساتھ بھی رہتا ہو مگر ولایتِ علیؑ کی عملاً مخالفت کرے تو روز قیامت اگر خلق عظیمؐ اخلاقاً مروت سے اس کا ساتھ رہنا یاد بھی کرائیں تو عدالتِ الٰہی اسے معاف نہیں کرے گی۔

13.3 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جب قیامت کا دن ہوگا تو بطنِ عرش سے منادی اعلان کرے گا: زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہیں؟ تو داؤد نبیؑ کھڑے ہوں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی: ہماری مراد آپ نہیں ہیں بیشک آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوسری دفعہ اعلان ہوگا: اللہ کی زمین پر خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ تو امیر المومنینؑ قیام فرمائیں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے آواز آئے گی: اے معشر الخلائق! یہ علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیہما) ہیں زمین پر اللہ کے خلیفہ اور اس کے بندوں پر حجت، جس نے دار دنیا میں اسکی حبل سے تعلق رکھا پس وہ آج کے دن بھی اسکی حبل کو پکڑ لے، اس کے نور سے روشنی حاصل کرے اور اس کے پیچھے پیچھے جنتوں میں اعلیٰ درجات میں چلا جائے۔ تو لوگ اٹھیں گے جنہوں نے دار دنیا میں اسکی حبل سے تعلق رکھا تھا اور آپؑ کے پیچھے پیچھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئے گی: خبردار! جس نے جس امام کو دار دنیا میں پکڑا پس وہ اسی کے پیچھے چلا جائے جہاں بھی وہ جائے"، اس وقت



Presented by www.ziaraat.com

وہ (پیشوا) جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں پر جنہوں نے انکی پیروی کی تھی تبرا کریں گے اورانہوں نے عذاب دیکھ لیا ہوگا اوران کے سب سبب (تعلقات، امیدیں) ٹوٹ جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی پیروی کی تھی کہیں گے کاش ہمارے لیئے ایک دفعہ دنیا میں واپس جانا ممکن ہوتو ہم بھی ان پر تبرا کریں جس طرح انہوں نے ہم پر تبرا کیا ہے۔ اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو حسرتیں بنا کر دکھادے گا اور وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے۔"
(البقرۃ۔166-167)

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:18)

جن لوگوں نے ولایتِ علیؑ (حبل اللہ) کو عملاً مضبوطی سے پکڑ لیا ہے وہ تو نجات پا گئے اور جنہوں نے منکرِ ولایت مقصر ملاں کو اپنے اعمال کا ذمہ دار بنا کر اپنا رہبر تسلیم کرلیا ہے قیامت کے دن وہی رہبر اپنے مقلدوں پر لعنت کرے گا اور مقلدین خواہش کریں گے کہ کاش دوبارہ دنیا میں جائیں اور دل کھول کر اس مقصر ملاں پر لعنت کریں اور وہ دیکھیں گے کہ ان کی جاگ جاگ کر کی ہوئی عبادتیں راکھ بن کر اڑ گئیں ہیں جو امام معصومؑ کے حکم کی بجائے ملاں کا فتویٰ سمجھ کر کی گئیں تھیں۔ مگر بہرحال مقلدین کو جانا مقصر ملاں کے ساتھ ہی پڑے گا جہاں بھی وہ جائے گا۔

13.4 امام علی زین العابدین صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جس نے اللہ کیلئے ہم سے محبت کی تو ہماری محبت اس کو فائدہ دے گی اگر وہ دیلم کے پہاڑوں میں بھی رہتا ہو اور جس نے اس کے علاوہ ہم سے محبت کی تو اللہ جو چاہے گا اس سے کرے گا۔ بیشک ہم اھلبیتؑ کی محبت بندوں سے گناہ اس طرح جھاڑ دیتی ہے جیسے ہوا درخت کے پتے گرا دیتی ہے۔"
(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:19)



Presented by www.ziaraat.com

جتنی جتنی معرفتِ ولایتِ علیؑ بڑھتی چلی جاتی ہے خطاؤں اور گناھوں کی رغبت اتنی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔عبادات تقویٰ اعمال صالح ہیں ہی علیؑ والوں کے لیئے۔اگر کوئی غیر مسلم بھی اھلبیتؑ سے محبت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی عذاب سے امان دے دیتا ہے۔

**13.5 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سے محمد ثقفی نے اللہ کے قول"پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی برائیاں اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ بہت غفور ورحیم ہے"۔(الفرقان۔70) کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا"قیامت کے دن مؤمن گناہ گار آئے گا اور حساب دینے کی جگہ پر کھڑا کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب کتاب رکھنے والے سے کہے گا کہ لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کا حساب کتاب نہ بتانا اور وہ اپنے گناہ جانتا ہوگا اور جب اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا تو اللہ عزوجل فرمائیگا: ان کو نیکیوں سے بدل دو اور لوگوں کو بتا دو۔پس اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کا تو ایک بھی گناہ نہیں ہے پھر اللہ اسے جنت جانے کا حکم دے گا پس اس آیت کی یہ تاویل ہے اور یہ صرف ہمارے شیعوں میں سے جو گناہ گار ہیں ان کیلیئے ہے"**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:26)**

ولایت علیؑ پر قائم رہ کر جو امر معصومینؑ زندہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کی احسن طریقے سے پردہ پوشی کر کے معاف فرما دیتا ہے۔

**13.6 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میں قیامت کے دن چار(قسم کے لوگوں) کی شفاعت کروں گا وہ تمام دنیا والوں کے گناہ لے آئیں: جو میری اولادؑ کے واسطے تلوار سے لڑے اور ان کی حاجتیں پوری کرے اور کوئی ضرورت ان کو پریشان کرے تو**



Presented by www.ziaraat.com

اس میں تگ ودو کرے اور اپنے دل اور زبان سے ان سے محبت کرے"۔
(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:40)

جزاوسزا کی کسوٹی صرف اھلبیت اطہارؑ کی دل، زبان اور عمل سے محبت ہے۔

13.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری محبت اور میری اھلبیتؑ کی محبت سات سخت ترین مقامات پر فائدہ مند ہے: وفات کے وقت اور قبر میں اور دوبارہ زندہ اٹھنے کے وقت اور کتاب کے وقت اور حساب کے وقت اور میزان کے وقت اور صراط پر"۔
(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:41)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یا علیؑ کیا میں آپ کو بشارت دوں؟" آپؑ نے فرمایا "جی ہاں یا رسول اللہؐ"۔ آپؐ نے فرمایا "یہ میرا دوست جبرائیلؑ مجھے اللہ عزوجل کی طرف سے خبر دے رہا ہے کہ تحقیق اس نے آپ کے محبوں اور شیعوں کو سات خصوصیات عطا فرمائیں ہیں: موت کے وقت رفاقت، وحشت کے وقت دوستی، ظلمت کے وقت نور اور خوف کے وقت امن اور حساب (میزان) کے وقت نرمی اور صراط پر گزرنے کا اجازت نامہ اور تمام امتوں کے انسانوں سے اسی سال قبل جنت میں داخل"۔
(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:98)

13.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے محبوں سے بھی محبت کی مگر اس دنیا کی غرض سے نہیں تو وہ اس کی حصہ بھی پائے گا اور جس نے



Presented by www.ziaraat.com

ہمارے دشمنوں سے دشمنی کی مگر آپس میں نفرت کی وجہ سے نہیں تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا اور اگر اس پر ریت کے ذروں کے برابر اور سمندر کی جھاگ جتنے بھی گناہ ہونگے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔''

(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:147)

جزاوسزا کا پیمانہ صرف اور صرف اھلبیتؑ کی محبت ہے۔

**13.9**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' مؤمن کے صحیفے کا عنوان 'حب علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔''

(بشارۃ المصطفیٰ۔ص:245)

ولایت علیؑ کے متوالوں کے نامۂ اعمال کے سرورق پر جلی حروف سے یہ لکھا ہوگا'' حب علی ابن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہما''۔

اَب مقصرین جو اس چیز سے پرھیز کرتے ہیں جس میں ''علیؑ ولی اللہ'' کا ذکر ہو وہ سوچ لیں کہ قیامت کے دن ایک تکلیف دہ کتاب چپکے سے کہیں ان کے بائیں ہاتھ میں نہ تھما دی جائے۔اس کا حل یہی ہے کہ ابھی سے مقصر ملاں کی ذاتی فتاویٰ کی کتب کو رد کر کے معصومینؑ کے احکام وفضائل والی کتب کو اپنا لیا جائے۔

**13.10** اللہ سبحانہ کے میثاق لینے کی ایک طویل روایت کہ جس میں اللہ سبحانہ نے فرمایا''اے بنی آدم! اگر کفار میں سے ایک شخص یا وہ تمام کے تمام آل محمدؐ اور ان کے بہترین



Presented by www.ziaraat.com

اصحابہ میں سے کسی فرد سے محبت کریں تو اس کی جزا اللہ کی طرف سے یہ ہے کہ وہ ان کیلئے توبہ اور ایمان ثبت کر دے اور پھر اللہ ان کو جنت میں داخل کر دے۔ بیشک اللہ محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے اصحاب کے محبوں میں سے ہر ایک پر رحمت کی اتنی بارش کرتا ہے کہ اگر وہ اللہ کی روز اول سے آخر تک پیدا کی گئی مخلوق کی تعداد کے برابر چاہے وہ کفار ہوں پر بھی تقسیم کی جائے تو کافی ہوگی اور ان کو قابل تعریف آخرت کی طرف لے جائے یعنی اللہ پر ایمان حتیٰ کہ وہ جنت کے مستحق ہو جائیں۔ اور اگر ایک شخص آل محمدؐ اور انکے بہترین اصحاب سے بغض رکھے یا انؑ میں سے کسی ایک کے ساتھ تو اللہ اس کو ضرور اتنا عذاب دے گا کہ اگر وہ اللہ نے جتنی مخلوق پیدا کی ہے کی تعداد کے برابر پر تقسیم کیا جائے تو اللہ ان سب کو ھلاک کر دے۔"

**(القطرة۔ ج:1، ص:64)**

خبردار اے مؤمنین! ایسے پیشوا سے بچو اور اس پر لعنت کرو جو در پردہ منکر ولایت ہو، دشمن عزاداری ہو کیونکہ اس کے حصے کا عذاب پوری قوم کو لپیٹ میں لے سکتا ہے۔ اللہ کو پروا نہیں کہ ظاہری طور پر تم شیعہ کہلواؤ یا سنی کہلواؤ یا کفار میں سے ہو، اسے تو بس آل محمدؐ سے حقیقی محبت چاہیے۔

**13.11** حضرت جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنینؑ کا ایک چاہنے والا یہودی تھا اور وہ آپؑ سے بے حد محبت کرتا تھا اگر آپؑ کو کوئی ضرورت پڑتی تو وہ اس میں مدد کرتا تھا پس وہ یہودی مر گیا تو آپؑ اسکے لیئے غمزدہ ہوئے اور اس کیلئے بہت پریشان ہوئے تو نبی اکرمؐ آپؑ کے پاس آئے اور مسکرا کر فرمایا: اے ابوالحسنؑ تمہارے یہودی دوست کو کیا ہوا؟ آپؑ نے فرمایا کہ مر گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو اس کیلئے غمزدہ ہوا اور بہت



Presented by www.ziaraat.com

پریشان ہو۔فرمایا: جی ہاں یا رسول اللہ، تو آپؐ نے فرمایا: تو کیا آپؑ اسے دیکھنا چاہتے ہو۔ فرمایا: جی ہاں میرے والدینؑ آپؐ پر قربان۔فرمایا: اپنا سر بلند کرو تو آپؑ نے چوتھے آسمان پر دیکھا کہ وہ ایک سبز زبرجد کے گنبد میں ہے جو قدرتِ الٰہی سے معلق ہے۔تو آپؑ سے فرمایا ''اے ابوالحسنؑ یہ ان کے لیئے ہے جو ذمیوں اور یہودیوں اور نصرانیوں اور مجوسیوں میں سے آپؑ سے محبت کرتے ہیں او آپؑ کے شیعہ مومن کل کو جنت میں میرے اور تمہارے ساتھ ہوں گے۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:199)**

اللہ الصمد کو مذہب و ملت سے زیادہ ولایتِ علیؑ کی چاہت ہے۔بس مشیتِ الٰہی اور جزا و سزا کا معیار مولا علیؑ کی محبت ہے۔

13.12 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر اللہ کے بندوں اور کنیزوں میں سے کوئی مر جائے او اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی مولا علیؑ کی محبت ہو تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا۔''

**(القطرۃ۔ج:1،ص:206)**

مولا علیؑ سے ذرا سی محبت کرنے کا ادنیٰ ترین انعام اللہ کے پاس جنت ہے۔

13.13 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اللہ کی قسم اگر پتھر بھی ہم سے محبت کرے گا تو اللہ اسے ہمارے ساتھ محشور کرے گا اور کیا دین محبت کے علاوہ کچھ ہے۔بیشک اللہ نے فرمایا ''(اے میرے حبیب) ان سے کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تو اللہ



Presented by www.ziaraat.com

تم سے محبت کرے گا'' (آل عمران۔31) اور فرمایا ''یہ لوگ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں'' (الحشر۔9) تو کیا دین محبت کے علاوہ کچھ ہے''۔
(القطرۃ۔ج:1،ص:332)

امام برحق باقر العلومؑ نے ہمارے لیئے تشریح فرما دی کہ دین صرف اور صرف مودتِ محمدؐ و آل محمدؐ ہے۔ جزا و سزا کی میزان بھی یہی ہے۔
جو ازلی بدقسمت فرمانِ معصومؑ پر مقصر ملاں کے فتوے کو ترجیح دے وہ اسی مقصر ملاں کے ساتھ محشور ہو گا۔

**13.14** امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''سید فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا جہنم کے دروازے پر ٹھہر جائیں گی جب قیامت کا دن ہو گا ہر شخص کی آنکھوں کے درمیان مؤمن یا کافر لکھا ہو گا پس محبؐ جس کے کثرت سے گناہ ہوں گے کو آگ کی طرف جانے کا حکم ہو گا تو سیدہ فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا اس کی آنکھوں کے درمیان محبؐ لکھا ہوا پڑھیں گی اور فرمائیں گی: الہی وسیدی! تو نے میرا نام فاطمہؑ رکھا تھا تا کہ جو مجھ سے اور میری ذریت سے محبت کرتے ہیں میری وجہ سے آگ سے نجات دے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا 'اے فاطمہؑ آپؐ نے سچ فرمایا بیشک میں نے ہی آپؑ کا نام فاطمہؑ رکھا تھا اور آپؑ کی وجہ سے نجات دوں گا آگ سے ان کو جو آپؑ سے محبت کرتے ہیں اور آپؑ کی ولایت مانتے ہیں اور آپؑ کی ذریتؑ سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور میرا وعدہ سچا ہے اور میں اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور میں نے اپنے اس بندے کو صرف اور صرف اس لیئے آگ میں جانے کا حکم دیا تھا تا کہ آپؑ اس کی شفاعت کریں اور میں آپؑ کی شفاعت قبول کروں تا کہ میرے ملائکہ اور



Presented by www.ziaraat.com

**میرے انبیاءؑ اور میرے رسولوں اور اھل محشر پر واضح ہو جائے کہ آپؑ کا میرے نزدیک مقام اور میرے نزدیک منزلت کیا ہے۔ پس جس کی آنکھوں کے درمیان مؤمن لکھا ہوا دیکھو اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کردو۔"**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:110)**

کاش اَب بھی مقصرین کو سمجھ آجائے کہ ولایتِ معصومینؑ کے بغیر سنتِ ابلیس پر کی ہوئی لاکھوں سالوں کی عبادات بھی کام نہیں آسکتیں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# وجۂ تخلیقِ جنت و جہنم

14.1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر تمام انسان حب علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) پر جمع ہو جاتے تو اللہ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔''

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:127)

اللہ جل جلالہ نے فرمایا ''اگر تمام انسان ولایت علی (صلواۃ اللہ علیہ) پر جمع ہو جاتے تو میں جہنم پیدا ہی نہ کرتا۔''

(القطرۃ۔ج:1،ص:232)

دین میں زبردستی نہیں اَب کوئی چاہے تو ولایتِ علیؑ والوں کے ساتھ ہو جائے یا مجوسی گروپ کی پیروی کرتے ہوئے وہاں چلا جائے جہاں زبان بھی مجوسی بولی جائے گی۔

14.2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو خوش ہونا چاہے کہ اس کے پاس صراط سے تیز ہوا کی طرح گزرنے کا جواز ہو اور بغیر حساب کے جنت میں ہمیشہ کیلئے داخل



Presented by www.ziaraat.com

ہو جائے تو وہ میرے ولی اور میرے وصی اور میرے ساتھی اور میرے اھل اور امت کے خلیفہ علی بن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) سے محبت کرے (ولی مانے) اور جو اس سے خوش ہونا چاہے کہ آگ میں جائے تو وہ اسؑ کے غیر سے محبت کرے (اسؑ کی ولایت ترک کردے) پس مجھے قسم ہے اپنے رب کی عزت وجلالت کی کہ بس یہی (علیؑ) اللہ کا دروازہ ہے اس کے بغیر اللہ کی طرف کوئی نہیں آ سکتا اور یہی صراط مستقیم ہے اور اسی کی ولایت کے بارے میں اللہ عزوجل قیامت کے دن پوچھے گا۔"

**(بشارۃ المصطفیٰ۔ ص:64)**

باب اللہ کو چھوڑ کر مجوستان کے بنے ہوئے آتشی دروازے استعمال نہ کرو کیونکہ یہ وادی برہوت کی طرف کھلتے ہیں۔

**14.3** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابن عباسؓ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ مجھے وصیت کریں۔ آپؐ نے فرمایا "تم پر علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) کی محبت فرض ہے۔ تم پر علی ابن ابی طالب (صلواۃ اللہ علیھما) کی مودت لازم ہے۔ قسم ہے اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا اللہ کسی بندے سے نیکی قبول ہی نہیں کرتا جب تک اس سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی محبت کے متعلق نہ پوچھ لے اور اللہ تعالیٰ تو سب جانتا ہے اگر وہ ولایت کے ساتھ آئے تو جو کچھ بھی عمل لائے قبول کر لیتا ہے اور ار ولایت ساتھ نہ لائے تو اسے کچھ نہیں پوچھتا اور دوزخ جانے کا حکم دیتا ہے۔ اے ابن عباس اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا بیشک آگ بغض علیؑ رکھنے والے پر زیادہ شدت سے غضبناک ہے نسبت اس کے جو اللہ کا بیٹا ہونے کا خیال رکھتا ہو۔ اے ابن عباس اگر ملائکہ



Presented by www.ziaraat.com

مقربین اور انبیاء مرسلین بھی آپؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں مگر کریں کچھ بھی نہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ان کو آگ کا عذاب دے''۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:78)

مقصر مجوسی ملاں اور ان کے خالصی چیلے کس باغ کی مولی ہیں اللہ جل جلالہ تو ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کی پروا نہیں کرتا اگر وہ دل میں مولا علیؑ کا بغض کریں۔ مولا علیؑ کے القابات استعمال کرنے والو! تمہارا بغض نہیں چھپ سکتا۔ ولایت کے بغیر اعمال منہ پر مارے جائیں گے پھر جہنم میں سانپ اور بچھو بن کر کاٹیں گے۔

14.4 ''ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل اور حضرت محمدؐ کو صراط پر تشریف رکھنے کا فرمائے گا کسی کو بھی اس کو عبور کرنے کی اجازت نہیں ہوگی مگر جس کے پاس علیؑ ابن ابی طالبؑ کا پروانہ ہوگا''۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:195)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جب قیامت کا دن ہوگا اور صراط کو جہنم پر نصب کیا جائے گا کسی کو اس پر گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی سوائے اس کے جس کے پاس ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا جواز (پاسپورٹ) ہوگا او یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ''روک لو ان کو ابھی ان سے سوال کرنا ہے'' (الصٰفٰت 24) یعنی ولایت امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کا سوال''

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:227)



Presented by www.ziaraat.com

صدامی، نجدی او مجوسی یونین کے جاری کردہ خالصی پاسپورٹوں والے چیکے سے صراط کے نیچے سے گزرنے کی کوشش کریں گے جہاں حارثی ایجنٹ پہلے سے ان کے انتظار میں بھڑک رہے ہوں گے۔

**14.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جس نے ہماری شان میں ایک شعر کہا اللہ اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے''**

**(بشارۃ المصطفیٰؑ۔ص:324)**

معصومینؑ کی شان میں قصیدے لکھنے اور پڑھنے اور سننے والوں کو مبارک ہو۔ نوحے لکھنے، پڑھنے او ماتم کرنے والوں کا مقدر اس سے بڑھ کر ہے کہ سیدۃ النساء العالمینؑ خود ان کی نجات کی ضامن ہیں۔

**14.6 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا ایک منبر بنایا جائے گا جو تمام مخلوقات کو نظر آئے گا اس پر ایک مردؑ چڑھے گا۔ ایک فرشتہ اس کے دائیں اور ایک فرشتہ اس کے بائیں کھڑا ہوگا۔ جو دائیں ہوگا اعلان کرے گا: یا معشر الخلائق! یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں جس کو چاہیں جنت میں داخل کریں۔ اور بائیں جانب والا اعلان کرے گا: یا معشر الخلائق! یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں دوزخ کے مالک جس کو چاہیں اس میں داخل کریں''۔**

**(بصائر الدرجات۔ ج:2، ص:298)**

دنیا امتحان گاہ ہے یہاں مقصر ملاں کے کہنے پر ذکر علیؑ سے پرہیز کرنے والو! روز قیامت



Presented by www.ziaraat.com

اللہ جل جلالہ تم سے پرہیز کرے گا۔

14.7 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کا دن ہوگا جنت والے جنت میں سکونت اختیار کرلیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں۔ایک بندہ ستر خزاں آگ میں پڑا رہے گا او خزاں ستر سال کا ہوگا پھر وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے گا اور پکار کر کہے گا: اے میرے رب میں تجھے محمدؐ اور اس کی اھلبیتؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر''۔اللہ جل جلالہ جبرائیلؑ کو وحی کرے گا: میرے بندے کے پاس جاؤ اور اسے نکال لاؤ۔تو جبرائیلؑ عرض کریں گے: میں آگ میں نیچے کیسے اتروں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: یقیناً میں نے اسے حکم دیا ہے کہ تم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے رب میں نہیں جانتا وہ کہاں ہے۔اللہ فرمائے گا: وہ سجین کے کنوے میں ہے۔پس جبرئیلؑ آگ کی طرف اتریں گے اور اس کے چہرے کو معقول پائیں گے اور اس کو نکال کر اللہ عزوجل کے سامنے پیش کریں گے۔تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے کتنا عرصہ آگ میں قید رہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب مجھے نہیں اندازہ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم اگر تم مجھے انؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال نہ کرتے تو مجھے پتہ ہی نہ چلتا کہ تو آگ میں ہے۔ہاں مگر میں نے اپنی ذات پر واجب کر لیا ہے کہ اگر کوئی بندہ مجھے محمدؐ اور اس کی اھلبیتؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے تو جو کچھ بھی میرے اور اس کے درمیان ہے میں معاف کردوں گا اور یقیناً میں نے آج تمہیں معاف کردیا۔پھر اسے جنت جانے کا حکم دیا''۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:77)



Presented by www.ziaraat.com

اگر کوئی محمدؐ و آل محمدؐ کا نام نہ لے اور 4900 دوزخی سال آگ میں جلتا رہے تو اللہ کو پتہ نہیں چلتا (پرواہ نہیں کرتا) تو مقصرین کی عبادات جن میں عمداً ذکر علیؑ حذف کیا جاتا ہے کیا اللہ جل جلالہ ایسی عبادتوں کی پرواہ کرتا ہے۔

**14.8 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری اولاد کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا اللہ نے اس کے جسم پر آگ حرام کر دی''۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:114)**

اَب جو مسجد اور عبادتوں میں ذکر اللہ سے روکتے ہیں یقیناً آگ ان کے انتظار میں ہے۔

**14.9 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا '' جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو اپنی امت کے گناہ کبیرہ والوں کی شفاعت کروں گا تو اللہ ان کے بارے میری شفاعت قبول فرمائے گا اور اللہ کی قسم جس نے میری ذریتؑ کو تکلیف دی اس کی شفاعت نہیں کروں گا۔''**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:115)**

رسول اللہؐ کی شھادت کے بعد شقی القلب لوگ مولا علیؑ کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے اور رسول اللہؐ کو اذیت پہنچاتے تھے۔ انہی لوگوں کی اولاد آجکل ذکر مولا علیؑ سے روک رہی ہے۔ ان کے بڑے اسی لیئے مسلمان ہوئے تھے کہ اندر گھس کر معصومینؑ سے پیغام ھدایت کا بدلہ لیں اور انکی اولاد اس دور میں شیعہ اسی لیئے ہوئی کہ اندر گھس کر فضائل معصومینؑ کا بدلہ لیں۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# مودتِ معصومینؑ

15.1 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہم پر کیئے گئے ظلم پر آہ بھرنا تسبیح ہے اور ہمارے لیئے غمزدہ ہونا عبادت ہے او ہمارے اسرار کو چھپانا جہاد فی سبیل اللہ ہے'' پھر فرمایا ''واجب ہے کہ اس حدیث کو سونے سے لکھا جائے''

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:168)

مصائب آل محمدؐ پر غم سے لمبا سانس کھینچنا تسبیح، ان کے غم میں مجالس و ماتم و زنجیر زنی اور شعائر الحسینی کے ساتھ جلوس عبادت اور نا اھلوں سے اسرارِ معصومینؑ چھپانا جہاد ہے۔

15.2 کتاب سلیم صفحہ 146 پر درج ہے کہ رسول اللہؐ کی شھادت کے بعد مولا علیؑ رات کے وقت سیدۃ النساء العالمینؑ کی سواری کے ساتھ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تمام بدری صحابیوں (مہاجرین وانصار) کے دروازے پر خود تشریف لے گئے اور اپنا حق یاد دلا کر نصرت کی دعوت دی کسی نے قبول نہ کیا سوائے چوالیس آدمیوں کے تو آپؑ نے ان کو حکم دیا کہ صبح سر منڈوا کر اسلحہ ساتھ لے کر جان کی قربانی دینے کیلئے بیعت کرنے



Presented by www.ziaraat.com

آ جانا۔ جب صبح ہوئی تو سوائے چار آدمیوں کے کوئی بھی نہ آیا جو سلمان، ابوذر، مقداد اور زبیر تھے۔ تین راتیں انتظار کیا گیا مگر ان کے سوا کوئی نہ آیا۔

(کتاب سلیم۔ص:146)

سنتِ سیدۃ النساء العالمین پر عمل کرتے ہوئے مومنہ خواتین کو چاہیے کہ تبلیغ ولایت کریں اور بچوں کو اس کی ترغیب دیں۔

تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے آج بھی اذان میں ولایتِ علیؑ کی طرف بلایا جاتا ہے اور جب شیعہ (نام نہاد) مسجدوں میں بلاوے پر آتو جاتے ہیں مگر جب اقامت کے بعد ولایت قائم کرنے کا وقت آتا ہے تو رک جاتے ہیں چپ سادھ لیتے ہیں حالانکہ جان کا بھی خطرہ نہیں صرف زبانی ولایت کا اقرار کرنا ہے۔

15.3 کتاب سلیم میں تفصیلاً درج ہے جس کا خلاصہ ہے کہ رسول اللہؐ کی شھادت کے بعد مولا علیؑ نے قرآن پاک کی تفسیر وتاویل اپنے مبارک ہاتھوں سے لکھ کر مکمل قرآن ایک کپڑے مسجد نبوی میں تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا کہ یہ مکمل اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قرآن ہے تاکہ کل کو تم یہ نہ کہو کہ ہمیں پتہ نہ چلا اور قیامت کے دن کہو کہ آپؑ نے ہمیں اپنی نصرت کیلئے بلایا ہی نہیں تھا اور اپنا حق یاد نہ دلایا اور نہ ہی کتاب اللہ فاتحہ سے خاتمہ تک کی دعوت دی۔ یہ سن کر مقصرِ اعظم مجتہد کہنے لگا: جو قرآن میں سے ہمارے پاس ہے ہمیں وہی کافی ہے اس کی بجائے جس کی طرف آپؑ دعوت دے رہے ہیں۔ اس پر مولا علیؑ بیت الشرف تشریف لے گئے۔

(کتاب سلیم۔ص:147)



Presented by www.ziaraat.com

آجکل کا مقصر ملاں اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ چکا ہے۔ اس کو موجودہ قرآن کی بھی ضرورت نہیں اس میں سے صرف پانچ سو آیات مقصر کو کافی ہیں باقی 6166 آیات کی ضرورت نہیں۔ یہ پانچ سو آیات بھی شاید اس لیئے مانتا ہے کہ لوگ دائرۂ اسلام سے خارج نہ کردیں۔ ویسے تو درسِ خارج کے بعد کوئی اور خروج باقی نہیں رہتا۔

**15.4 مولا علی صلواۃ اللہ علیہ نے سلیم سے فرمایا' کیا میں تمہیں وہ چیز تعلیم کروں جس کو میں نے رسول اللہؐ سے سنا جو انہوں نے سلمان اور ابوذر اور مقداد کو تعلیم فرمائی؟'' سلیم نے عرض کی: جی ہاں یا امیرالمؤمنینؑ۔ آپؑ نے فرمایا: ہر صبح اور شام کے وقت دس مرتبہ کہو'' یا اللہ مجھے ایمان باللہ پر اٹھانا اور اس تصدیق کے ساتھ کہ محمدؐ تیرے رسولؐ ہیں اور ولایتِ علیؑ بن ابی طالبؑ اور آلِ محمدؐ کے آئمہؑ کی ولایت پر کیونکہ اے میرے رب میں یقیناً اس پر راضی ہوں''**

**(کتاب سلیم ۔ص:174)**

مقصر ملاں کیلئے یہ حدیث ھلاکت کی خوشخبری ہے کہ صبح شام دس دس مرتبہ ایک کی نہیں بارہ آئمہؑ کی ولایت کی گواہی دو۔

**15.5 اس کتاب کے باب 10.3 میں مولا علیؑ کی صفین سے واپسی پر ایک عیسائی پادری سے ملاقات کا ذکر گزر چکا ہے اس پادری نے کتاب عیسیٰؑ پیش کرنے کے بعد عرض کی:'' یا امیرالمؤمنینؑ اپنا ہاتھ پھیلائیں تا کہ میں بیعت کروں بیشک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ رسول اللہؐ کی امت میں ان کے خلیفہ ہیں اور ان کے وصی ہیں اور مخلوقات**



Presented by www.ziaraat.com

پر شاھد ہیں اور زمین پر اللہ کی حجت ہیں......"

**(کتاب سلیم۔ص:255)**

کتنے افسوس کی بات ہے کہ عیسائی پادری کو تو صحیح کامل کلمہ پتہ تھا جو فوراً اس نے خود بخود پڑھا اور نام نہاد شیعہ مقصر ملاں کو آج تک کلمہ نصیب نہیں ہوا۔ کسی توضیح کو اٹھا کر دیکھ لو خوردبین سے بھی کلمۂ طیبہ کا نام نشان نہیں ملتا۔ ازل سے کلمہ طیبہ جو تمام آسمانی کتابوں کے ذریعے تعلیم فرمایا گیا اس میں توحید الٰہی، رسالتِ محمدؐ اور ولایت علیؑ کا ذکر ہے۔

**15.6 امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" بیشک ہماری حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں ان کا متحمل تین کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا: نبی مرسل یا ملک مقرب یا عبد مؤمن جس کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لے لیا ہو...... کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے ہمارے امر کیلئے فرشتوں میں سے مقربین اور نبیوں میں سے مرسلین اور مؤمنوں میں سے امتحان شدہ کو چنا"**

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:70)**

**امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" ہمارے حدیثیں مشکل اور دشوار ہیں شریف کریم فہم و فراست والی دقیق ہیں جن کا متحمل نہ ملک مقرب اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مؤمن ممتحن ہوسکتا ہے"۔ عرض کیا گیا" پھر کون متحمل ہوسکتا ہے میں آپ پر قربان؟" آپؑ نے فرمایا" جس کو ہم چاہیں اے ابو صامت"**

**(بصائرالدرجات۔ج:1،ص:66)**

بشارۃ المصطفیٰؐ صفحہ 236 پر اس حدیث کے متعلق مزید تفصیل موجود ہے جب مولا علیؑ سے



Presented by www.ziaraat.com

اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو مسکرا کر تشریح فرمائی کہ کوئی مکمل علم کا متحمل نہیں ہوسکتا فرشتوں نے آدمؑ کے خلیفہ بنانے پر اعراض کیا کیونکہ علم نہیں رکھتے تھے۔ پھر جب موسیٰؑ کو توریت عطا کی تو انہوں نے اپنے آپ کو اعلم سمجھا تو اللہ نے ایک عالم کے پاس بھیجا تو وہاں کشتی میں سوراخ کرنے، لڑکے کو قتل کرنے اور دیوار بنانے کے راز کو نہ پا سکے اور جب رسول اللہؐ نے غدیر خم میں اعلان ولایت کیا تو جن کو اللہ نے متقی بنایا ہے صرف وہی متحمل ولایت ہوئے۔

اس طرح مولا علیؑ نے فرشتوں انبیاء اور مؤمنین کی اس حدیث میں تشریح فرمائی۔ یعنی یہ معصومینؑ کی خاص عطا ہے کہ جس کو چاہیں اپنی معرفت عطا کریں پس جس کے پاس ولایتِ علیؑ ہو اسکو اللہ تعالیٰ کے فضلِ کبیر اور نعمت عظمیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

**15.7 امیرالمؤمنین مولا علیؑ نے فرمایا ''بیشک حسنؑ اور حسینؑ اس امت کے درمیان رسول اللہؐ کی اولاد ہیں (سبطین) اوران دونوں کی منزلت حضرت محمدؐ سے ایسے ہے جیسے سر میں دو آنکھیں اور میں ان کے بدن میں ان کے دو ہاتھوں کے مقام پر ہوں اور فاطمہؑ طاہرہ ان کے جسم میں دل کے مقام پر ہے۔ ہماری مثال سفینہ نوح کی طرح ہے جو اس پر سوار ہو یا نجات پا گیا اور جس نے کنارہ کشی کی غرق ہو گیا۔**

**(کتاب سلیم۔ص:358)**

رسالت کی آنکھیں حسنینؑ، ہاتھ مولا علیؑ، دل سیدۃ النساء العالمینؑ ہیں اور یہ سب کے سب معصومینؑ عین اللہ، ید اللہ، قلب اللہ ہیں اور مشیت اللہ ہیں۔

**15.8 عبایہ نے ابن عباسؓ سے پوچھا: رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کو ابوتراب کی کنیت کیوں دی؟ اس نے کہا: کیونکہ آپؑ زمین کے مالک ہیں اور اھل ارض پر آپؑ کے بعد اللہ کی**



Presented by www.ziaraat.com

حجت ہیں اور آپؑ کی وجہ سے زمین باقی ہے اور آپؑ کی وجہ سے سکون و تواز میں ہے اور تحقیق میں نے رسول اللہؐ سے سنا" کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو کافر (منکر ولایت) دیکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ کے شیعہ کیلئے کیا کیا ثواب اور مراتب اور کرامات جمع کر رکھی ہیں تو کہے گا: کاش میں تراب ہوتا یعنی کاش مولا علیؑ کے شیعوں میں سے ہوتا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے: اور کافر کہے گا کاش میں تراب ہوتا (النبا-40)"

**(بشارۃ المصطفیٰؐ-28)**

مولا علیؑ کی زمین پر رہتے ہوئے ان کی جوتیوں کا صدقہ رزق کھاتے ہوئے جو ذکر ولایت سے منہ موڑے وہ غاصب ہے اور اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوسکتی کیونکہ مالک کی زمین پر رہتے ہوئے حقِ ملکیت ادا نہیں کرتا اور کھاتا بھی اسی کا صدقہ ہے اور پھر بھونکتا بھی ہے۔ کاش بدبخت کو یاد آ جائے روز قیامت حساب کتاب بھی مولا علیؑ نے لینا ہے اور جزا سزا بھی انہیں کے ہاتھوں میں ہے۔

**15.9** امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے شیعوں کو قیامت کے دن قبروں سے اس طرح دوبارہ اٹھائے گا کہ ان پر کوئی گناہ اور عیب نہ ہوگا اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند ہوں گے ان کے دل سکون میں ہوں گے ان کی شرمگاہیں باپردہ ہوں گی تحقیق ان کو امن وامان عطا کیا جائے گا لوگ خوف کے عالم میں ہونگے اور وہ خوف میں نہیں ہوں گے اور لوگ غمزدہ ہونگے اور وہ غمزدہ نہیں ہونگے ان کو ناقہ پر محشور کیا جائے گا جس کے پہلو سونے کے ہونگے جو بغیر سدھائے بڑی نرمی سے چلے گا جس کی گردن سرخ یاقوت کی ہوگی دم حریر کی ہوگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی عزت کی خاطر"

**(بشارۃ المصطفیٰؐ-ص:85)**



Presented by www.ziaraat.com

**رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے جبرائیلؑ نے عرض کی: ''قیامت کے دن تمام انسان پیدل ننگے محشور ہوں گے سوائے مولا علیؑ کے شیعوں کے اور لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے مولا علیؑ کے شیعوں کے ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ وہ علیؑ سے محبت کرتے ہیں اس لیئے ان کی ولادت پاک ہے۔''**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:220)**

شیعانِ مولا علیؑ باعزت طریقے سے باپردہ اور سوار محشور ہوں گے اور ولایت علیؑ کے منکرین جانوروں کی طرح ننگے پیدل محشور ہوں گے۔''اور جب جنگلی جانور محشور کیئے جائیں گے'' (التکویر۔5)۔اقرارِ ولایت کے منکر جنگلی ظالم گدھے ہیں جن کا ذکر سورۃ مدثر کی ایات 49-51 میں آیا ہے جو ذکر علیؑ سے بھاگتے ہیں۔

**15.10 رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا ''علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان کے عترتؑ کے فقراء شیعہ کو حقیر نہ سمجھنا کیونکہ ان میں سے ایک آدمی ربیعہ اور مضر قبیلوں کی تعداد کے برابر کی شفاعت کرے گا''۔**

**(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:96)**

مولا علیؑ کے ملنگوں کو ہلکا اور حقیر سمجھنے والے مقصروں! ہوش میں آؤ تمہاری دولت وحکومت چار دن کی چاندنی ہے پھر تمہارے لیئے اندھیری رات ہے جو نہ ختم ہونے والی ہے۔

**15.11 امام جعفر صادق صواۃ اللہ علیہ سے حرث نے عرض کی: میں بہت سی تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا شخص ہوں میں نے کوئی دوا نہیں چھوڑی کہ اس سے علاج نہ کیا ہو مگر کوئی**



Presented by www.ziaraat.com

فائدہ نہیں ہوا۔ امامؑ نے اس سے فرمایا ''تمہارے پاس روضہ حسین ابن علی (صلواۃ اللہ علیھما) کی خاک کہاں ہے بیشک اس میں ہر بیماری کی شفا ہے اور ہر قسم کے خوف سے امن ہے......''

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:332)

اس کے بعد مولا صادقؑ نے اسے ساتھ پڑھنے کیلئے دعائیں بھی تعلیم فرمائیں جو اس کتاب میں موجود ہیں۔ یا اللہ ہمیں خاک شفا کے صدقے ولایت اور عزاداری کے دشمنوں سے دور رکھ جیسے ان کو حوض کوثر سے خارش زدہ اونٹوں کی طرح ہٹایا اور بھگایا جائے گا۔

**15.12 اللہ کے قول ''اللہ تعالیٰ مومنوں کو ثابت قول کی وجہ سے دنیا کی زندگی اور اخرت میں ثبات عطا فرماتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے'' (ابراھیم۔27) کے بارے میں ابن عباسؓ نے روایت کی کہ اس کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالب ہے۔**

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:371)

قول ثابت کا معنی ہے مکمل دلائل حق سے ثابت شدہ کلمہ یعنی توحید و رسالت و ولایت پر مبنی کلمہ۔ مؤمنین نے اس اللہ کے ثابت کلمے کو ثابت رہنے دیا وہ اللہ کی رحمت میں ہمیشہ ثابت رہیں گے۔ جن مقصرین نے اس ثابت کلمے کو اجزاء میں تقسیم کر دیا ہے تو کیا دوزخ کے فرشتے اس کے ''ٹوٹے ٹوٹے'' نہیں کریں گے۔

**15.13 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حرم نے عرض کی ''یا رسول اللہؐ جب آپؐ**



Presented by www.ziaraat.com

بیت الخلاء میں جا کر واپس تشریف لاتے ہیں تو اس کے فوراً بعد میں جاتی ہوں مگر مجھے کوئی چیز نظر نہیں آتی سوائے اس کے کہ مشک کی خوشبو پاتی ہوں" آپ نے فرمایا" ہم گروہ انبیاءؑ کے اجسام اھل جنت کی ارواح کی طرح ہوتے ہیں ہم سے کوئی شئی خارج نہیں ہوتی"

(القطرۃ۔ج:2،ص:71)

امام جعفر صادق صلواۃ علیہ نے فرمایا" نبی اکرمؐ ایک مقام پر تھے اور ان کے ساتھ ایک شخص صحابہ میں سے تھا اور آپؐ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا۔اس سے فرمایا' دو لکڑیاں یعنی درخت کی لاؤ۔ان کو حکم دیا' دونوں مل جاؤ رسول اللہؐ کے حکم سے تو وہ دونوں مل گئیں اور نبی اکرمؐ کیلئے پردہ بن گیا۔جب آپؐ باہر تشریف لائے تو اس شخص نے جا کر دیکھا تو کچھ نظر نہ آیا۔

(بصائر الدرجات۔ج:1،ص:498)

معصومینؑ کو کوئی حاجت نہیں ہوتی وہ صرف یہ عمل ہماری تعلیم کی خاطر کرتے تھے تا کہ جاھل ہمیں اپنے جیسا نہ سمجھ لیں۔معصومینؑ پر کسی انسانی یا بشری خصلت کا گمان نہیں کیا جا سکتا۔ان دلائل و حقائق کے باوجود بدبخت مقصر ملاں معصومینؑ کو اپنے جیسا بشر خیال کرتا ہے اور قادر مطلق کی مشیت کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔

**15.14 القطرۃ میں بیان ایک طویل حدیث کا خلاصہ پیش خدمت ہے:**

امام محمد باقر صلواۃ اللہ علیہ سے جابر جعفی نے عرض کی: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں آپ کی معرفت کی نعمت اور آپؑ کے فضائل کی سمجھ اور آپؑ کی اطاعت کی توفیق اور آپؑ کے موالیان سے محبت اور آپؑ کے دشمنوں سے عداوت عطا فرمائی۔



Presented by www.ziaraat.com

آپؑ نے فرمایا ''اے جابر کیا تو جانتا ہے معرفت کیا ہے؟ اول معرفت اثبات توحید ہے دوسرا معرفت المعانی پھر تیسرا معرفت الابواب پھر چوتھا معرفت الامام پھر پانچواں معرفت الارکان پھر چھٹا معرفت النقباء پھر ساتواں اللہ کا قول ہے: اے حبیبؐ کہو کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات کیلئے سیاہی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہوجائیں اگر ہم اتنی ہی مزید سیاہی لے آئیں (الکھف ۔109) اور اگر زمین پر تمام درخت قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی اور اس کے بعد سات مزید سمندروں (سیاہی) کا اضافہ ہوتب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہو بیشک اللہ عزیز وحکیم ہے (لقمان۔27)۔اے جابر اثبات توحید کا مطلب اللہ کی معرفت ہے کہ وہ قدیم وغائب ہے نظر وبصیرت اس کا ادراک نہیں کرسکتی اور وہ نظر وبصیرت کو جانتا ہے اور لطیف وخبیر ہے اس کا باطن غیب ہے جیسے اس نے اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔ اور معرفت المعانی کا مطلب ہے کہ ہم ہی تمہارے درمیان اس کی قدرت کے معانی ومظاہر ہیں۔ اس نے ہمیں اپنے نورذات سے احتراع کیا اور ہمیں بندوں کے امور سونپ دیئے پس ہم اس کے اذن سے جو چاہیں کریں اور جو ہم چاہتے ہیں اللہ وہی چاہتا ہے اور جو ہمارا ارادہ ہوتا ہے وہی اللہ کا ارادہ ہوتا ہے اور اللہ عزوجل نے ہمیں اس زمین پر نازل کیا اور ہمیں اپنے بندوں میں مصطفیٰ بنایا اور اپنے شہروں پر حجت قرار دیا۔ پس جس نے کسی شئی کا انکار کیا اور رد کیا تحقیق اس نے اللہ سے منہ موڑا اور اس کے اسم سے نفرت کی اور اس کی آیات کا انکار کیا اور اس کے انبیاء اور رسولوں کا...... جابر نے کہا کہ ہمارے ساتھی (شیعہ) بہت تھوڑے ہیں۔ یا بن رسول اللہؐ میرا خیال ہے کہ سارے شہر میں سو یا دو سو ہونگے اور ساری زمین پر ہزار یا دو ہزار کے درمیان ہوں گے بلکہ زیادہ اندازہ ہے کہ سب دنیا کے گردونواح میں ایک لاکھ ہوں گے۔



Presented by www.ziaraat.com

امام باقرؑ نے فرمایا ''اے جابر تیرا اندازہ غلط ہے اور تیری رائے ناقص ہے وہ لوگ مقصرین ہیں اور تمہارے (شیعہ بھائی) نہیں ہیں۔'' جابر نے عرض کی: یا بن رسول اللہؐ مقصر کون ہیں؟ امامؑ نے فرمایا ''وہ لوگ جو معرفت آئمہؑ میں کوتاہی کرتے ہیں اور امر و روح کی معرفت میں جو اللہ نے ان پر فرض کی ہے''...... جابر نے کہا ''یا سیدی صلی اللہ علیک پھر تو اکثر شیعہ مقصرین ہیں۔ میں جن ساتھیوں کو جانتا ہوں وہ تو ایسے نہیں لگتے۔'' مولاؑ نے فرمایا ''میں بہتر جانتا ہوں کل ان کو بلا لانا۔'' وہ حاضر ہوئے تو امامؑ نے پوچھا کہ آیا وہ اقرار کرتے ہیں اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی روکنے والا نہیں اور اس کے فیصلے کو کوئی رد کرنے والا نہیں اور اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں کہ کیا کرتا ہے اور مخلوقات اس کے سامنے جوابدہ ہیں۔ تو ان سب لوگوں نے اقرار کیا کہ ٹھیک ہے۔ جابر کہنے لگا الحمدللہ یہ تو بصیرت و معرفت و عقل والے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: جلدی نہ کرو تم نہیں جانتے۔ ان سے پوچھو کہ کیا ہم قدرت رکھتے ہیں کہ علیؑ بن حسینؑ اپنے بیٹے محمد باقرؑ کی صورت ہو جائے اور محمد باقرؑ ان کی صورت ہو جائے۔ وہ سب لوگ جامد اور چپ چاپ ہو گئے۔ جابر نے ان لوگوں سے کہا کہ کیا تم اپنے امامؑ سے محبت نہیں کرتے تو وہ چپ چاپ شک کی نظروں سے دیکھنے لگے۔ امامؑ نے فرمایا: اے جابر میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ انکو ان کے حال پر رہنے دو۔ پھر امامؑ نے پوچھا ''تمہیں کیا ہو گیا ہے بولتے کیوں نہیں؟'' وہ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے پھر عرض کی: یا بن رسول اللہؐ ہمیں علم نہیں آپ ہمیں تعلیم دیں۔''

امام زین العابدینؑ نے امام باقرؑ کی طرف دیکھ کر ان لوگوں سے پوچھا کہ وہ کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؑ کے بیٹے۔ پھر پوچھا میں کون ہوں تو انہوں نے جواب دیا کہ علیؑ بن الحسینؑ۔ آپؑ نے ایک کلمے سے کلام کیا تو محمدؑ اپنے والد علیؑ بن گئے اور علیؑ اپنے



Presented by www.ziaraat.com

بیٹے محمدؐ کی صورت میں تبدیل ہو گئے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا "اللہ کی قدرت پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہوں۔" اور امام باقرؑ فرمانے لگے "اے لوگو اللہ کے امر پر حیرت زدہ کیوں ہوتے ہو۔ میں علیؑ ہوں اور علیؑ میں ہوں۔ ہم سب ایک ہیں اور ایک نور سے ہیں اور ہماری روحیں اللہ کے امر سے ہیں ہمارا اول بھی محمدؐ اور ہمارا اوسط بھی محمدؐ اور ہمارا آخری بھی محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں۔ جب ان لوگوں نے یہ سنا تو سب نے اپنا سر سجدے میں رکھ دیا اور عرض کی: ہم آپؐ کی ولایت پر دل سے اور اعلانیہ ایمان لائے اور آپؐ نے فضائل واوصاف کا اقرار کرتے ہیں۔ امام زین العابدینؑ فرمانے لگے "اے لوگو اپنے سروں کو اٹھاؤ اب تم عارف کامیاب بصیرت والے کامل پہنچے ہوئے ہو گئے ہو۔ اب کسی ایک کمزور ایمان والے مقصر کو بھی نہ بتانا جو تم نے مجھ سے اور محمد باقرؑ سے دیکھا کیونکہ پھر وہ تم کو برا بھلا کہیں گے اور جھٹلائیں گے۔ انہوں نے وعدہ کیا اور مکمل ھدایت یافتہ بن کر چلے گئے۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:328)

15.15 روایت ہے کہ حضرت ھارونؑ اپنے بھائی موسیٰؑ سے ملے اور دونوں فرعون کی طرف گئے اور دل میں خوف محسوس کیا تو ایک گھوڑا سوار ان دونوں کے آگے چلا جس کا لباس سونے کا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون کو سونے سے بڑی محبت تھی۔ اس سوار نے فرعون سے کہا کہ ان دونوں مردوں کی بات سنو ورنہ میں تمہیں قتل کردوں گا تو فرعون بوکھلا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو دربانوں کو بلا کر پوچھ گچھ کی کہ اس گھوڑا سوار کو بغیر اجازت کے اندر کیوں آنے دیا؟ تو انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ ہم نے تو سوائے ان دو مردوں کے کسی کو اندر نہیں آنے دیا۔ اور وہ گھوڑا سوار مولا علیؑ تھے



Presented by www.ziaraat.com

جن کے ذریعے اللہ نبیوںؑ کی چھپ کر مدد کرتا رہا اور حضرت محمدؐ کی اعلانیہ مدد کی مولاؑ کے ذریعے۔ خبردار آپؑ ہی کلمۃ اللہ الکبریٰ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کی جس صورت میں چاہا اس کے ذریعے مدد کی اور اسی کلمہ سے اللہ کو پکارا جائے تو قبول کرتا ہے اور نجات دیتا ہے اور اسی کی طرف اس کے قول میں اشارہ ہے 'اور تم دونوں کیلئے ایسا سلطانؑ قرار دیں گے کہ وہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے' (القصص۔35)۔ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ وہ گھوڑا سوار ان دونوں کیلئے آیت الکبریٰ تھا۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:121)

یا علیؑ مدد کے منکر اللہ کے سلطان نصیر کو چھوڑ کر اپنے والدین کے شریک کار شیطان کو اپنا ولی بناتے ہیں۔ اس طرح شیطان کا حق ولدیت ثابت کرتے ہیں۔

15.16 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تشریف فرما تھے اور ایک جن آپؐ سے ایک مشکل جھگڑے کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ امیر المؤمنینؑ تشریف لائے۔ جن ایک دم چھوٹا ہو کر چڑیا بن گیا اور درخواست کی "یا رسول اللہؐ مجھے بچالیں۔ آپؐ نے پوچھا: کس سے؟ عرض کی: اس آنے والے نوجوان سے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا ہوا۔ جن نے عرض کی طوفان کے دن میں کشتی نوح کو غرق کرنے بڑھا جب اس کو پکڑا تو اس نوجوان نے ضرب مار کر میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر وہ کٹا ہوا ہاتھ نکالا اور نبی اکرمؐ سے عرض کی یہ وہ (کٹا ہوا ہاتھ) ہے۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:122)



Presented by www.ziaraat.com

مولا علیؑ کے انبیاءؑ کی نصرت کے واقعات سے کتب بھری پڑی ہیں۔ ازل سے ابد تک سب کا سلطانِ نصیر اللہ نے صرف مولا علیؑ کو قرار دیا ہے۔

**15.17 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؑ سے فرمایا ''جس نے آپؑ سے محبت کی وہ روز قیامت نبیوںؑ کے درجے میں ہوگا اور جو اس حال میں مرا کہ آپؑ کا بغض رکھتا ہو مجھے پروا نہیں وہ یہودی اور نصرانی ہو کر مرا''۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:124)**

مغضوب اور ضالین یہی یہودی و نصرانی ہیں جو ولایتِ علیؑ کا انکار کرتے ہیں۔

**15.18 ایک طویل حدیث میں رسول اللہؐ نے مولا علیؑ کے محبوں کے بارے میں فرمایا جس کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے:**

**آپؐ نے فرمایا کہ جس نے علیؑ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور اللہ اس سے راضی ہوا۔ اس کا انعام جنت ہے۔ ملائکہ اس کے لیئے توبہ کرتے ہیں۔ اس کے لیئے جنت کے دروازے کھول دیں گے کہ جس دروازے سے چاہو بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ۔ اس کے دائیں ہاتھ میں کتاب دی جائے گی اور انبیاءؑ کی طرح حساب لیا جائے گا۔ وہ دنیا سے جانے سے پہلے کوثر کا جام پیئے گا اور شجر طوبیٰ سے پھل کھائے گا اور اپنا جنت میں مکان دیکھ لے گا۔ سکرات موت اللہ اس پر آسان کر دے گا اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے گا۔ اس کے بدن کے مساموں کے برابر حوریں عطا ہوں گی۔ اسی (80) گھر والوں کی شفاعت کر سکے گا۔ جسم پر بالوں کے برابر باغات ملیں گے۔ ملک الموت اس کے پاس ایسے آتا ہے جیسے انبیاءؑ کے پاس۔ منکر نکیر کی سختی اس سے**



Presented by www.ziaraat.com

ہٹالی جاتی ہے اس کی قبر روشن ہوجاتی ہے اور ستر سال کی مسافت کے برابر کھلی ہوجاتی ہے اور قیامت کے دن اس کا چہرہ سفید ہوگا۔ صدیقین شھداء صالحین کے ساتھ اسپر عرش کا سایہ ہوگا اور سب سے بڑی پریشانی اور قیامت کی ہولنا کی سے امان ملے گا۔ اس سے اللہ نیکیاں قبول کرتا ہے اور گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور جنت میں اس کا ساتھی حضرت حمزہؑ سید الشھداء ہوں گے اور اللہ نے اس کے دل میں حکمت پکی کردی ہے اور اس کی زبان سے اچھی باتیں نکلتی ہیں اس کیلئے رحمت کے دروازے کھلے ہیں۔ وہ دنیا میں اللہ کا اسیر ہے اور اللہ اس پر ملائکہ وحاملانِ عرش کے درمیان فخر کرتا ہے اس کے تمام گناہوں کو معاف کرتا ہے اس کا چہرہ روز قیامت چودھویں کے چاند کی مانند ہوگا اس کے سر پر تاج کرامت ہوگا اور عزت کا لباس ہوگا۔ صراط سے تیز بجلی کی طرح گزر جائے گا اور گزرنے میں تکلیف محسوس نہیں کرے گا اللہ نے آگ اور نفاق سے نجات نامہ اس کیلئے لکھ دیا ہے اور صراط کا جواز (پاسپورٹ) اور عذاب سے امان نامہ۔ اس کا نامہ اعمال کھولا ہی نہیں جائے گا اور نہ میزان لگایا جائے گا اور حساب کے بغیر جنت جائے گا۔ وہ حساب میزان اور صراط پر امان پائے گا۔ ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاءؑ کی روحیں ملنے آئیں گی اس اسکی تمام ضرورتیں پوری کرے گا۔ اور جو بغض علیؑ کے ساتھ مرا وہ کافر مرا۔ اور جو حب علیؑ کے ساتھ دنیا سے گیا ایمان کے ساتھ گیا اور جنت میں میں اس کا کفیل ہوں گا۔''

**(القطرۃ۔ج:1،ص:125)**

15.19 رسول اللہؐ نے فرمایا ''قسم اس کی جس نے محمدؐ کو ختم الرسل بنایا اگر دنیا کے تمام نباتات اور درخت قلمیں بن جائیں اور اس پر رہنے والے (تمام مخلوقات) کاتب بن جائیں اور مولا علیؑ کے مناقب وفضائل لکھنا شروع کردیں جس دن سے اللہ نے دنیا خلق کی



Presented by www.ziaraat.com

ہے سے اس کے فنا ہونے تک مگر جو اللہ نے اس کو فضل عطا کیا ہے اس کا دسواں حصہ بھی نہ لکھ سکیں گے۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:153)**

حق یہی ہے کہ مولا علیؑ کو سوائے اللہ اور اس کے رسولؐ کے کوئی نہیں جان سکتا جس پر مولاؑ راضی ہوں اسے اپنی معرفت میں سے کچھ عطا کر دیتے ہیں۔

**15.20** **رسول اللہؐ نے فرمایا"...... بیشک علیؑ میرے جسم میں روح کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے جان سے جان کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے نور سے نور کی منزلت پر ہے اور بیشک علیؑ میرے جسم میں سر کی منزلت پر ہے......"**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:154)**

ذکر علیؑ کا انکار کرنا رسول اللہؐ کے جسم اطہر سے سر اور روح کو جدا کرنے کے مترادف ہے۔

**15.21** **کوفے کے بزرگ شیعوں میں سے کچھ نے امیر المؤمنینؑ سے عرض کی کہ ان کو اللہ کے اسرار دکھا دیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم ان میں سے ایک کو دیکھنے کی بھی ہرگز طاقت نہیں رکھتے تم کفر کر جاؤ گے۔ انہوں نے عرض کی: ہم تو آپؑ میں شک ہی نہیں کرتے آپؑ تو صاحب اسرار ہیں۔ تو آپؑ نے ان میں سے ستر مردوں کو لیا اور کوفہ سے باہر تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور کچھ کلمات سے کلام کیا اور فرمایا: دیکھو۔ انہوں نے دیکھا درخت اور پھل حتیٰ کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ وہ جنت ہے اور دوزخ کو بھی دیکھا۔ کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور سب کفار ہو گئے سوائے دو آدمیوں کے۔ آپؑ نے ان میں سے ایک سے**



Presented by www.ziaraat.com

فرمایا" تمہارے ساتھی کیا کہتے ہیں کہ قسم بخدا یہ جادو ہے۔ میں ہرگز جادوگر نہیں بلکہ یہ تو اللہ اور اس کے رسولؐ کا علم ہے پس اگر تم مجھے رد کرتے ہو تو تحقیق تم نے رسول اللہؐ کو رد کیا" پھر آپؑ مسجد تشریف لائے اور ان کے لیئے استغفار کی جب دعا کر رہے تھے تو مسجد کے کنکر در و یاقوت بن گئے اور ان دو میں سے ایک آدمی کافر ہو گیا اور دوسرا ثابت قدم رہا۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:172)

آج کل کے بڑھے مقصر ملاں بھی اسی طرح کے کوفی ہیں کہ زبان سے کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کی ولایت کو مانتے ہیں اور ان کو معجزات کا مالک بھی مانتے ہیں۔مگر جب مدد کی بات آئے یا چالیس گھروں میں بیک وقت کھانے کی بات ہو تو کہتے ہیں یہ بشر کی طاقت نہیں اور کفر کر جاتے ہیں۔مولا علیؑ کے فضائل کی برداشت وہی خوش قسمت کر سکتے ہیں جن کو مولاؑ چاہیں۔مولاؑ نے دو رکعت نماز بھی توحید بچانے کے لیئے پڑھی۔لسان اللہؑ کے کن کہنے سے نئی کائنات وجود میں آجاتی ہے۔

15.22 امام محمد تقی صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا" امیر المؤمنینؑ اور ان کے ساتھ ان کے فرزند امام حسنؑ اور سلمان مسجد میں داخل ہوئے اور تشریف رکھی تو لوگ جمع ہو گئے اور ایک خوبصورت وخوش لباس مرد آیا۔(اس نے سلام کے بعد مولا علیؑ سے مسائل پوچھے آپؑ نے اس کے جوابات دیئے جن کو یہاں درج نہیں کیا جا رہا طوالت کے باعث) جوابات حاصل کرنے کے بعد اس نے کہا" **اشهد ان لا الہ الا اللہ، ولم ازل اشهد بها واشهد ان محمدؐ رسوله، ولم ازل اشهد بها، و اشهد انک وصی رسوله القائم بحجته(واشار الی امیر المؤمنینؑ)ولم ازل اشهد بها و اشهد انک وصیه،القائم بحجته (واشارالی الحسنؑ) واشهد ان الحسین بن علی ابنک، القائم بحجته بعد اخیه، و اشهد ان علی بن الحسین القائم**



Presented by www.ziaraat.com

**بامر الحسین، و ان محمد بن علی القائم بامر علی بن الحسین، و اشهدان جعفر بن محمد القائم بامر محمد بن علی، واشهد ان موسیٰ بن جعفر القائم بامر جعفر بن محمد، و اشهد ان علی بن موسیٰ القائم بامر موسیٰ بن جعفر، و اشهد ان محمد بن علی القائم بامر علی بن موسی، و اشهد ان علی بن محمد القائم بامر محمد بن علی، واشهد ان الحسن بن علی القائم بامر علی بن محمد واشهد ان رجلاً من ولد الحسن بن علی لا یسمّیٰ ولا یکنی حتی یظھر امرہ فیملا ھا قسطاً و عدلاً کما ملٔت جوراً، و السلام علیک یا امیرالمؤمنین و رحمۃ اللہ و برکاتہ" اوروہ اٹھااور چلا گیا مسجد سے باہر نکل کر پھر نظر نہ آیا۔ وہ حضرت خضرؑ تھے۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:286)**

صرف اللہ کے خاص بندے جن کو اللہ نے علم ومعرفت عطا فرمایا ہے وہ تمام آئمہؑ کی ولایت کی شھادت دیتے ہیں۔ مھد سے لحد تک نجاستوں میں مبتلا شخص کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہی نہیں ہوسکتا۔

**15.23** ابن عباسؓ کہتے ہیں' میں نبی اکرمؐ کے پاس تھا اور بائیں زانو پر آپؐ کا بیٹا ابراھیمؑ تھا اور دائیں زانو پر حسینؑ بن علیؑ تھے کبھی اس کو چومتے اور کبھی اُس کو چومتے کہ جبرائیلؑ رب العالمین کی وحی لےکر اترے۔ جب وہ آپؐ کے پاس سے چلے گئے تو فرمایا "میرے رب کی طرف سے جبرائیلؑ آئے تھے اور مجھے پیغام دیا" اے محمدؐ آپ کا رب آپؐ پر سلام بھیجتا ہے اور آپؐ سے کہتا ہے: آپ ان دونوں کو اکٹھا نہیں رکھ سکتے۔ ان میں سے ایک کو دوسرے پر قربان کر دیں۔ پس نبی اکرمؐ ابراھیمؑ کی طرف دیکھتے اور روتے اور حسینؑ کی



Presented by www.ziaraat.com

طرف دیکھتے اور روتے۔ پھر فرمایا ابراھیمؑ کی ماں کنیز ہے اور اس کے بچھڑنے پر اس کے علاوہ کون روئے گا اور حسینؑ کی والدہ تو فاطمہؑ ہے اور اس کا بابا علیؑ میرے چچاؑ کا بیٹا جس کا گوشت اور خون میرا ہے اور اس کے بچھڑنے پر میری بیٹی روئے گی اور میرے چچاؑ کا بیٹا روئے گا اور میں اس پر روؤں گا اور میں غم میں ان دونوں سے زیادہ گریہ کروں گا اے جبرائیلؑ ابرھیمؑ کو لے جا میں نے ابراھیمؑ کو فدیہ کیا''۔

پس تین دن بعد اللہ نے ابراھیمؑ کو واپس لے لیا۔ پس جب بھی نبی اکرمؐ حسینؑ کو دیکھتے اٹھا لیتے اور سینے سے لگاتے اور آپؑ کا منہ چومتے رہتے اور فرماتے: ''میں نے تمہاری خاطر اپنے بیٹے ابراھیمؑ کو فدیہ دے دیا''۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:305)

مولا حسینؑ کو نبی اکرمؐ نے اپنی زبان چسا چسا کر پالا (القطرۃ۔ج:1،ص:۲۹۹) اور سید الانبیاءؐ نے اپنا بیٹا مولا حسینؑ پر قربان کر دیا۔

شقی القلب لعنتی مقصر ملاں پسر یزید کہتا ہے کہ مولا حسینؑ کے غم میں خون بہانا حرام ہے۔ انبیاء کرامؑ نے کربلا کا واقعہ ہونے سے پہلے غم حسینؑ میں خون بہایا اللہ کے حکم سے، کائنات خون روئی غم حسینؑ میں اور آئمہ اطہارؑ خون روتے ہیں۔

15.24 امام علی نقی صلوٰۃ اللہ علیہ سے عمار بن زید نے عرض کی: کیا آپ آسمانوں پر جا کر کوئی ایسی شئی لا سکتے ہیں جو زمین پر نہ ہو اور ہمیں اس کا علم نہ ہو۔ آپؑ ہوا میں بلند ہوئے اور نظروں سے غائب ہو گئے پھر ایک سونے کا پرندہ لیئے ہوئے واپس تشریف لائے اور اس کے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں اور چونچ میں موتی اور وہ بولتا تھا'' لا الـه الا الله محـمـد رسـول الله علی ولی الله ''آپؑ نے فرمایا'' یہ جنت کے پرندوں میں سے



Presented by www.ziaraat.com

ایک پرندہ ہے'' پھر اسے آزاد کر دیا اور وہ واپس چلا گیا۔

**(القطرۃ۔ج:1،ص:426)**

بد بخت ملاں! پرندوں سے ہی سبق لے لو۔ اگر جنت جانے کا خواب ہے تو پورا جنتی کلمہ پڑھو۔ کلمے کو ذبح کر کے اجزا میں کیوں تقسیم کرتے ہو۔

**15.25** علی بن عاصم (انکی بصارت ختم ہو چکی تھی) امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے پوچھا ''کیا تو جانتا ہے تیرے قدموں تلے کیا ہے؟' عرض کی 'اے میرے مولاؑ میرے قدموں تلے یہ چٹائی ہے جس کا مالک کرم اللہ وجہ ہے'' آپؑ نے فرمایا 'اے ابن عاصم جان لے کہ تو اس چٹائی پر ہے جس پر نبیوںؑ اور مرسلینؑ میں سے اکثر بیٹھے''۔ عرض کی 'اے میرے سردار کاش میں آپؑ سے جدا نہ ہوں جب تک آپؑ دنیا میں ظاہراً ہیں''۔ پھر اس نے دل میں سوچا کہ کاش میں یہ چٹائی دیکھ سکتا۔ امامؑ نے جو اس کے ضمیر میں تھا جان لیا اور فرمایا ''میرے قریب آؤ جب قریب ہوا تو امام نے اپنا ہاتھ چہرے پر مس کیا تو اللہ کے حکم سے نظر واپس آ گئی۔ پھر آپؑ نے فرمایا ''یہ قدم ہمارے بابا آدمؑ کا ہے اور یہ نشان قدم ھابیلؑ کا اور یہ نشان قدم شیثؑ کا اور یہ نشان ھودؑ کا اور یہ نشان صالحؑ کا اور یہ نشان لقمانؑ کا اور یہ نشان ابراھیمؑ کا اور یہ نشان شعیبؑ کا اور اور یہ نشان موسیٰؑ کا اور یہ نشان داؤدؑ کا اور یہ نشان سلیمانؑ کا اور یہ نشان حضرؑ کا اور یہ نشان دانیالؑ کا اور یہ نشان ذی القرنینؑ کا اور یہ نشان عدنانؑ اور یہ نشانِ قدم عبدالمطلبؑ کا اور یہ نشانِ قدم عبداللہؑ کا اور یہ نشانِ قدم عبد منافؑ کا اور یہ نشانِ قدم ہماری جد رسول اللہؐ کا اور یہ نشانِ قدم ہماری جد علیؑ ابن ابی طالبؑ کا''



Presented by www.ziaraat.com

علی بن عاصم کہتا ہے: میں ہر قدم پر جھکتا گیا اور بوسے دیتا گیا اور امامؑ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:448)

تمام اجداد رسالت معصوم اور حجت الٰہی ہیں جن میں نور معصومینؑ منتقل ہوتا رہا۔

15.26 امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ سر من رائے کے بازار میں چلتے تھے تو آپؑ کا سایہ نہیں ہوتا تھا۔

(القطرۃ۔ج:1،ص:452)

تمام معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا سایہ نہیں۔ مشیت الٰہی اور نور اللہ کا سایہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

15.27 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب کوئی قوم محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل بیان کرتی ہے تو ملائکہ آسمانوں سے اترتے ہیں ان کو خبر دیتے ہیں ان سے باتیں کرتے ہیں۔ جب وہ ملائکہ آسمانوں میں بلند ہو جاتے ہیں تو ان سے دوسرے ملائکہ کہتے ہیں: ہم تم سے ایسی خوشبو سونگتے ہیں کہ اس سے بہترین خوشبو ہم نے نہیں سونگھی۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اس قوم کے پاس تھے جو محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل بیان کر رہے تھے ان کی خوشبو میں سے ہمیں بھی خوشبو لگ گئی ہے۔ ہمارے ساتھ تم بھی اس قوم کی طرف نازل ہو۔ تو وہ کہتے ہیں: وہ لوگ تو متفرق ہو چکے ہیں۔ تو وہ جواب دیتے ہیں: ہمارے ساتھ اس مکان (جس میں مجلس ہوئی) میں اترو اس میں بھی ہمارے لیئے تبرک ہے"



Presented by www.ziaraat.com

(القطرۃ۔ج:1،ص:62)

اللہ کے قرب میں رہنے والے معصوم فرشتے مجلسِ حسینؑ میں تبرک لینے آتے ہیں۔خبر دار جس مسجد میں ذکرِ علیؑ سے روکا جائے وہ مسجدِ ضرار سے کم نہیں ہے جو دوزخ کے کنارے پر ہے۔

**15.28** عمار بن یاسر سے روایت ہے میں امیر المؤمنینؑ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا جب ایک جگہ جس کو نخلہ کہتے ہیں پار کی جو کوفہ سے دو فرسخ پر ہے تو وہاں سے پچاس یہودی نکلے اور پوچھا: آپؑ امام علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا "میں وہی ہوں۔انہوں نے عرض کی: ہماری کتابوں میں ایک چٹان کا ذکر ہے جس پر چھ انبیاءؑ کے نام ہیں اور ہمیں اس چٹان کی تلاش کر دیں۔آپؑ نے فرمایا: میرے پیچھے آؤ۔عمار نے بیان کیا کہ قوم یہود آپؑ کے پیچھے ایک صحرا کے درمیان پہنچی جہاں ایک بہت بڑا ریت کا پہاڑ تھا۔تو مولاؑ نے فرمایا "اے ہوا چٹان سے ریت کو اڑا دے" ابھی ایک گھڑی بھی نہ گذری تھی کہ ہوا نے چٹان سے ریت کو اڑا دیا اور چٹان ظاہر ہو گئی۔آپؑ نے فرمایا: "یہ رہی آپ کی چٹان"۔انہوں نے عرض کیا "اس پر چھ انبیاءؑ کے نام ہیں جو ہم نے سنا اور جو اپنی کتابوں میں پڑھا ہم تو اس پر نام نہیں دیکھتے۔" آپؑ نے فرمایا "نام اس کی اس جانب ہیں جو زمین کی طرف ہے" ایک ہزار آدمی آگے بڑھے اور اس کو چمٹ گئے مگر اس کو نہ پلٹ سکے۔آپؑ نے فرمایا "اس سے پیچھے ہٹو" اور اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس کو اٹھا کر پلٹ دیا پس اس پر چھ صاحب شریعت انبیاءؑ کے نام پائے: آدمؑ اور نوحؑ اور ابرہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،تو یہودیوں میں سے ایک گروہ نے کہا "ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ امیر المؤمنین اور سید الوصیین ہیں اور زمین پر اللہ کی حجت



Presented by www.ziaraat.com

ہیں جس نے آپؐ کی معرفت حاصل کی وہ خوش نصیب اور ناجی ہے اور جس نے آپؐ کی مخالفت کی وہ گمراہ و ہلاک ہوا اور دوزخ میں گرا، آپؐ کے مناقب حد سے زیادہ ہیں اور آپؐ کی نعمتوں کے آثار و ثبوت شمار سے باہر ہیں''

**(القطرۃ۔ج:2،ص:132)**

یہودیوں کو اپنی کتابوں سے علم تھا کہ پورا صحیح مکمل کلمہ کس طرح پڑھتے ہیں اور اس کے ساتھ تولا اور تبرا اور فضائل معصومینؑ کا اجمالاً کیسے اقرار کرنا چاہیے۔ اگر جاہل ملاں فارسی چھوڑ کر عربی میں کتبِ حقہ کا مطالعہ کرے تو شاید ہدایت پا جائے۔ بشرطیکہ مولاؑ سے ہدایت کی درخواست کرے۔ مگر ملاں کے ذہن میں دو اور دو چار روٹیوں کے علاوہ کچھ نہیں سماتا۔

**15.29 سیدۃ النساء العالمینؑ نے پوچھا ''میری جان آپؐ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک، میرے لیئے آپؐ کے پاس کیا چیز ہے؟'' آپؐ نے فرمایا ''یا فاطمہؑ آپؑ تمام مخلوقات میں خیر النساء ہیں اور آپؑ جنت کی خواتین کی اور اس میں رہنے والوں کی سردار ہیں۔'' جناب سیدہؑ پوچھنے لگیں ''یا رسول اللہؐ اور آپؐ کے چچاؑ کے بیٹے علیؑ کیلیئے؟'' آپؐ نے ان سے فرمایا ''اس کا قیاس اللہ کی مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں کیا جا سکتا''۔ جناب سیدہؑ نے پوچھا ''اور حسنؑ اور حسینؑ؟'' فرمایا: ''وہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور سبطین ہیں اور میرے پھول ہیں میری ظاہری حیات میں اور اس کے بعد بھی......''**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:214)**

مولا علیؑ کی مثال پوری مخلوقات میں سے کسی ایک پر بھی نہیں دی جا سکتی کیونکہ معصومینؑ مشیت الٰہی ہیں۔ حضرت آدمؑ سے لے کر آج تک کفار کی ایک ہی تکرار ہے کہ معصومؑ بشر ہے ہم جیسا ہوتا ہے۔



Presented by www.ziaraat.com

رسول اللہؐ کے زمانے میں بھی جاہل یہی سمجھتے تھے اور پوچھتے بھی تھے اور خلق عظیمؐ بڑے احسن طریقے سے بتاتے تھے کہ ہم انوار خمسہ اللہ کے نور سے ہیں اور ہمارے انوار کے صدقے اللہ نے تمام کائنات خلق کی اور فاطمہؑ کے نور سے کائنات روشن کی ورنہ ملائکہ اندھیرے میں گھبرائے بیٹھے تھے اور معصومینؑ کائنات کی ہر شئی سے افضل ہیں۔اس حدیث کا ذکر القطرۃ جلد 2،ص:268 پر موجود ہے۔

**15.30 امام زین العابدینؑ نے فرمایا "اللہ نے ارض کربلا کو امن والا مبارک حرم بنایا زمین کعبہ کو خلق کرنے اور حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے اور یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین کو زلزلہ دیا اور اس مقام کو بلند (رفعت والا) کردیا جو خالص تربتِ نورانی (خاک شفا) ہے۔اور اسے جنت کے باغوں میں سب سے افضل بنا دیا اور جنت میں سب سے افضل رہنے کی جگہ کہ جہاں انبیاء میں سے اولوالعزم کے علاوہ کوئی نہ رہے گا اور جنت کے باغوں میں اس طرح چمکے گی جیسے دنیا والوں کیلئے ستاروں میں کوکبِ دری چمکتا ہے،تمام اھل جنت کی آنکھیں۔اس کے نور سے چندھیا جائیں گی اور وہ (ارض کربلا) پکار کر کہے گی:"میں وہ اللہ کی زمین مقدس پاک اور مبارک ہوں جس میں سید الشھداءاور سید شباب اہل الجنۃ ضم ہوئے"**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:321)**

ارض کربلا سب سے اعلیٰ ترین جنت ہے جو مولا حسینؑ کی ملکیت ہے تمام جنتی اس بلند جنت کی طرف رشک سے دیکھیں گے کہ کاش وہاں جاسکیں۔جس کو مولا حسینؑ چاہیں گے وہ وہاں جاسکے گا۔ اللہ تعالیٰ حاجیوں پر نظر کرم ڈالنے سے پہلے زائرینِ کربلا پر نظر کرم فرماتا ہے۔مولا حسینؑ کے زائر پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔خوش قسمت ہیں شیعہ جو جنت کی مٹی پر سجدہ کرتے ہیں۔



Presented by www.ziaraat.com

15.31 امامؑ نے فرمایا ”بیشک اللہ تعالیٰ امام حسینؑ کی روضہ کی زیارت کرنے والے کی پسینے سے ستر ہزار فرشتے خلق کرتا ہے جو اس کیلئے اور امام حسینؑ کے زواروں کیلئے قیامت تک اللہ کی تسبیح اور استغفار کرتے ہیں“

(القطرۃ۔ج:2،ص:326)

15.32 عمار بن مروان سے روایت ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دل میں سوچ رہا تھا۔امامؑ نے مجھے دیکھا اور فرمایا ”تجھے کیا ہو گیا ہے دل میں سوچتا ہے؟ چاہتا ہے کہ امام باقرؑ کی زیارت کرے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔آپؑ نے فرمایا ”اٹھو اور گھر کے اندر داخل ہو جاؤ“ پس میں داخل ہوا تو امام محمد باقرؑ کو موجود پایا۔اور فرمایا ”کچھ شیعہ امیر المؤمنینؑ کی شھادت کے بعد امام حسنؑ کے پاس آئے اور سوال کیا تو آپؑ نے پوچھا ”اگر تم امیر المؤمنینؑ کو دیکھو تو پہچان لو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔فرمایا ”اس پردے کو اٹھاؤ جب اس کو اٹھایا تو وہاں حقیقت میں امیر المؤمنینؑ تھے جس کا انکار ناممکن ہے۔اور امیر المؤمنینؑ نے فرمایا ”ہم میں سے جس کو شھید کیا جاتا ہے وہ شھید ہوتا ہے مگر مرتا نہیں اور جو ہم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے (وارث) وہ تم پر حجت ہوتا ہے“۔

(القطرۃ۔ج:2،ص:390)

گناہ گار انسان جو معصومینؑ کی محبت میں مر جائے یا مارا جائے وہ نہیں مرتا بلکہ اللہ سے رزق پاتا ہے۔معصومینؑ موت و حیات سے پہلے ہیں اور ہر چیز کی وجۂ تخلیق ہیں۔مختصراً مشیت الٰہی پر کوئی کیفیت طاری نہیں ہو سکتی۔یہ تو آئمہؑ نے کمزور ایمان والوں کیلئے ثبوت فراہم کیئے کہ آئمہؑ شہادت کے بعد ہم میں موجود ہوتے ہیں اور آئمہؑ دل کے راز جانتے ہیں۔

القطرۃ جلد 2 صفحہ 459 پر واقعہ لکھا ہے کہ متوکل کے دربار میں پچاس غلاموں نے جب امام



Presented by www.ziaraat.com

علی نقیؑ کو دیکھا تو سب سجدے میں گر گئے وہ غلام امامؑ سے ہدایت یافتہ تھے۔ متوکل نے فوراً سب غلاموں کو ذبح کروا دیا۔ بلطون موقع پا کر بعد میں امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپؑ نے پوچھا تو بلطون نے بتایا کہ واقعی ان سب کو قتل کر دیا گیا تھا۔ امامؑ نے پردے کی طرف اشارہ کیا تو بلطون پردے کے پیچھے گیا تو دیکھا کہ وہ سب غلام بیٹھے پھل کھا رہے تھے۔

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# انتظارِ امامِ قائم

**عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف**

**16.1** یعقوب سراج نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا ''زمین آپؑ میں سے ایک عالم جو ظاہراً حیات ہو کے بغیر خالی نہیں رہتی جس کے پاس لوگ فریاد رسی کیلئے آئیں اپنے حلال و حرام کے بارے میں۔ آپؑ نے فرمایا ''اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم ہو اور رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ'' (آل عمران 200) یعنی صبر کرو اپنے دین پر اور اپنے دشمن کے سامنے ثابت قدم رہو جو تمہاری مخالفت کرتے ہیں اور اپنے امامؑ سے رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرو جو اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور جو تم پر فرض کیا''

**(بصائر الدرجات۔ج:2،ص:421)**

یعنی مقصرین کے مقابلے میں دین ولایت پر صبر کے ساتھ ثابت قدم رہو اور امام قائم عجل سے رابطہ رکھو اور اللہ نے جو ولایت فرض کی ہے اس کا حق ادا کرو۔

**امام باقر صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہمارے شیعوں کے اعمال میں افضل (عمل)**



Presented by www.ziaraat.com

ظہور (امام قائم عجل) کا انتظار ہے"

(القطرۃ۔ج:2،ص:515)

امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا "جو ہمارے قائم عجل اللہ کی غیبت کے زمانے میں ہماری ولایت پر قائم رہا اللہ تعالیٰ اس کو بدر اور احد کے ایک ہزار شھیدوں کے برابر اجر عطا فرمائے گا"۔

(القطرۃ۔ج:2،ص:517)

کمال الدین میں رسول اللہؐ کی حدیث موجود ہے کہ افضل عبادت انتظارِ ظہور ہے۔

مؤمنین کو خبردار رہنا چاہیے کہ ولایتِ معصومینؑ پر قائم رہیں اور مقصر ملاں کی ولایت کی دلدل میں نہ پھنس جائیں۔

16.3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے رسم کے اور اسلام میں سے کچھ باقی نہ رہے گا سوائے اس کے نام کے، لوگ مسلمان تو کہلوائیں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں لوگوں سے بھری ہوں گی مگر وہ ہدایت سے خالی ہوں گی اس زمانے کے فقہا علمائے شر ہوں گے آسمان کے سائے تلے، ان میں سے فتنہ اٹھے گا اور ان کی طرف ہی پلٹے گا"

(القطرۃ۔ج:2،ص:514)



Presented by www.ziaraat.com

کیا یہ علمائے شر کا فتنہ نہیں کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات احکاماتِ شریعت اخذ کرنے کے قابل ہیں۔ کہلواتے مؤمن ہیں مگر دین کی بنیاد ان علوم پر رکھ دی جو غیر سے لیئے یعنی ظن، اجماع، علم الاصول، فلسفہ وغیرہ تو اسلام اور قرآن کا تو صرف نام رہ گیا، باقی تو کچھ نہ چھوڑا۔ مسجدیں نمازیوں اور بھاری بھر کم عماموں والوں سے بھری پڑی ہیں مگر اقرار ولایت سے منہ موڑنے کی وجہ سے ہدایت سے خالی ہیں۔ انشاء اللہ وقت قریب آ چکا ہے کہ دشمنانِ عزاداری و ولایت نے جو فتنہ کھڑا کیا تھا خود اس سے ہلاک ہونگے۔

**16.4 امام علی رضا صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''جب امام قائم عجل اللہ قیام کریں گے تو اللہ ملائکہ کو حکم دے گا کہ مؤمنین کو سلام کیا کریں اور ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھیں اور اگر کوئی امام قائمؑ کے پاس جانے کا ارادہ کرے گا تو کچھ فرشتوں میں سے ایک اس کو سوار کرالے گا حتیٰ کہ امام قائمؑ کے پاس لے آئے گا جب وہ اپنی حاجت پوری کر لے گا تو اس کو واپس پہنچا دے گا۔ اور مؤمنین میں سے کچھ بادلوں پر سفر کریں گے اور ان میں سے کچھ ملائکہ سے سبقت کریں گے اور کچھ کا ملائکہ حکم مانیں گے اور مؤمنین اللہ کے نزدیک ملائکہ سے زیادہ اکرام والے ہیں اور کچھ کو امام قائمؑ ایک لاکھ ملائکہ پر قاضی مقرر کردیں گے''۔**

**(القطرۃ۔ج:2،ص:498)**

**16.5 امیر المؤمنینؑ نے زمانہ ظہور قائمؑ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ''پھر آپؑ مصر تشریف لے جائیں گے اور منبر پر جلوہ افروز ہو کر لوگوں سے خطاب کریں گے اور زمین عدل سے شاد و فرحان ہو جائے گی اور آسمان بارش برسائے گا اور درخت پھل دیں گے اور زمین نباتات اگائے گی اور اہل ارض کیلئے مزین ہو جائے گی اور وحشی جانور پر امن ہو جائیں گے حتیٰ کہ مویشیوں کی طرح زمین پر ادھر اُدھر چریں گے اور امامؑ مؤمنین کے دلوں میں علم ڈال**



Presented by www.ziaraat.com

دیں گے تو مؤمن جو علم اس کے بھائی کے پاس ہوگا کا محتاج نہ رہے گا پس اس دن اس آیت کی تاویل ہوگی ''اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے بے نیاز کردے گا'' (النساء۔130) اور زمین اپنے دفینہ خزانے اگل دے گی اور امام قائمؑ فرمائیں گے: کھاؤ مزے سے جو تم چاہو ان فرصت کے ایام میں۔

(القطرۃ۔ج:2،ص:496)

جاہل بخیل مقصر ملاں اپنی کم علمی چھپانے کیلئے پہلے ہی کہہ دیتا ہے کہ میرا فتویٰ بغیر دلیل مانگے ماننا پڑے گا۔ اور اپنے مقلد کو جانور کی طرح بے عقل بھی سمجھتا ہے۔ اور ہر معصومؑ امام مؤمن کو محدث و بصیر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لیئے امام قائمؑ ہر مؤمن کے دل میں اتنا علم ڈال دیں گے کہ وہ بے نیاز ہو جائے گا۔

16.6 نبی اکرمؐ نے فرمایا ''ابن مریمؑ اتریں گے عدل کا حکم لے کر، صلیبوں کو توڑ دیں گے اور خنزیروں کو مار دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور مال کی اتنی کثرت ہو جائے گی کہ کوئی بھی اس کو قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا''۔

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ص:395)

آجکل اللہ کے حکم کے خلاف لوگ ہر چیز کھا رہے ہیں مثلاً خنزیر، کتے، چوہے، خرگوش، گردے کپورے، حرام قسم کے سمندری جانور، اسی لیئے بیماریاں بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں مثلاً سوائن فلو، طاعون، سرطان، مرگی، نیورو سسٹیسر کوسس وغیرہ۔

16.7 ایک شخص نے امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے پوچھا 'اس سمندر کے نیچے کوئی



Presented by www.ziaraat.com

چیز ہے؟ آپؑ نے فرمایا ''ہاں اسے آنکھوں سے دیکھنا پسند کرے گا یا کانوں سے سننا؟'' اس نے عرض کی: البتہ آنکھوں سے دیکھنا کیونکہ جو کان سنتے ہیں اس کا ادراک اور معرفت نہیں ہوسکتی اور جو آنکھ دیکھتی ہے دل اس کی تصدیق کرتا ہے۔ تو آپؑ نے اس آدمی کا ہاتھ پکڑا حتیٰ کہ سمندر کے کنارے آ پہنچے۔ تو فرمایا ''اے اپنے رب کے مطیع غلام جو تجھ میں ہے ظاہر کردے تو سمندر کا پانی آخیر تک پھٹ گیا اور ایک پانی ظاہر ہوا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ بہترین خوشبو اور زنجبیل سے زیادہ لذیذ تھا۔ اس نے عرض کی: یا اباعبداللہؑ میں آپ پر قربان یہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا ''امام قائمؑ اور اس کے اصحاب کیلئے'' پوچھا گیا: کب؟ آپؑ نے فرمایا ''جب امام قائمؑ قیام کریں گے اور ان کے اصحاب دنیا کی سطح پر جو پانی ہے وہ ختم ہوجائے گا تو مؤمنین اللہ سے پکار کر دعا کریں گے تو اللہ ان کے لیئے یہ پانی بھیجے گا تو وہ پییں گے اس کو اور جو ان کے مخالفین ہیں یہ ان پر حرام ہے''۔ پھر اس نے سر اٹھایا تو ہوا میں دیکھا کہ گھوڑے ہیں جن پر زینیں کسی ہوئی لگا میں لگی ہوئی اور ان کے پر ہیں۔ اس نے پوچھا ''یہ گھوڑے کس کے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ''یہ امام قائمؑ اور ان کے اصحاب کے ہیں'' اس شخص نے پوچھا ''کیا میں ان میں سے ایک پر سوار ہوسکتا ہوں؟ فرمایا ''اگر تو ان کے انصار میں سے ہے'' اس نے پوچھا ''کیا میں اس پانی میں سے پی سکتا ہوں؟'' فرمایا ''اگر تو انؑ کے شیعوں میں سے ہے''۔

**(القطرۃ۔ ج:1، ص:356)**

اللھم اکشف ھٰذا الغمۃ عن ھٰذہ الامۃ بحضورہ و عجل لنا ظھورہ انھم یرونہ بعیداً و نریہُ قریباً برحمتک یا ارحم الراحمین. العجل العجل یا مولا ی یا صاحب الزمانؑ۔ ❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# نوادرات

17.1 امام حسن عسکری صلواۃ اللہ علیہ سے ابوھاشم نے دریافت کیا' کیا وجہ ہے کہ عورت مسکین کمزور ایک حصہ پاتی ہے اور مرد قوی دو حصے پاتا ہے"۔ آپؑ نے فرمایا" کیونکہ عورت پر جہاد نہیں اور نہ ہی نان نفقہ اور نہ ہی دیت کیونکہ وہ مردوں پر ہے" ابوھاشم نے دل میں سوچا کہ ابن ابی عوجا نے امام جعفر صادقؑ سے اسی مسئلے کے بارے میں پوچھا تھا اور اس کو بالکل یہی جواب ملا تھا۔ اسی وقت امام حسن عسکریؑ میرے نزدیک ہو کر فرمانے لگے" ہاں ابن ابی العوجا کا یہ مسئلہ اور ہمارا جواب ایک ہی ہے کیونکہ ایک مسئلے کا ایک ہی مقصود (حل) ہوتا ہے ہمارا آخری جو حکم جاری کرتا ہے وہی ہمارا اول جاری کرتا ہے اور ہمارا اول اور ہمارا آخری علم اور امر میں یکساں ہیں اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ان میں افضل ہیں"

(القطرۃ۔ ج:2، ص:487)

یہ تو حقیقت ہے کہ اللہ اور چہاردہ معصومینؑ کا فیصلہ ایک ہوتا ہے اور امیر المؤمنینؑ نے ایک ہی مسئلے کے مختلف فیصلوں کی شدید مذمت فرمائی جو نہج البلاغہ میں درج ہے۔ اگر معصومینؑ کی تعلیمات کے مطابق کسی مسئلے کا حل تلاش کیا جائے تو وہ ایک ہی حل ہوگا مگر مقصر ملاؤں کے فتاویٰ مختلف ہوتے ہیں کیونکہ وہ قرآن وسنت کے علاوہ ظن واجماع کو عمل میں لاتے ہیں۔



Presented by www.ziaraat.com

17.2 امام موسیٰؑ کاظم صلواۃ اللہ علیہ کے پاس ایک چین کا رہنے والا باشندہ آیا اور اپنی زبان میں اپنے مسائل پوچھے تو آپؑ نے اس کی زبان میں جوابات دیئے جب وہ چلا گا تو اسحاق نے کہا "بڑے تعجب کی بات ہے"۔ فرمایا "کیا میں تمہیں اس سے زیادہ عجیب خبر دوں کہ تحقیق امامؑ پرندوں کی زبانیں اور تمام ذی روح جو اللہ نے خلق کیئے ہیں ان کی زبانیں جانتا ہے اور امامؑ پر کوئی چیز مخفی نہیں ہوتی"

(القطرۃ۔ ج:2،ص:404)

مقصر ملاں کلام الٰہی اور احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے معصومینؑ کے علم غیب کا انکار کرتا ہے کیونکہ خود جاہل ہے مجوسی زبان کے علاوہ اور کچھ جانتا نہیں اپنا مرتبہ تو بڑھا نہیں سکتا تو ناپاک زبان سے معصومؑ کی عصمت، علم اور قدرت پر حملے کرتا ہے۔

17.3 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا "علم تعلیم سے نہیں ملتا وہ صرف نور ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اگر علم چاہتے ہو تو پہلے دل سے حقیقتِ عبودیت کی طلب کرو اور علم عمل کیلئے طلب کرو تو اللہ فہم و فراست عطا فرمادے گا"۔

(القطرۃ۔ ج:2،ص:396)

معرفتِ ولایت کے ساتھ عبادت وتقویٰ ہو پھر اللہ تعالیٰ نور ولایت دل میں ڈال دیتا ہے۔ مدرسوں میں کچھ سال سوکر گزار دینے سے علم حاصل نہیں ہوتا۔ علم عمل کیلئے مانگا جائے تو عطا ہوتا ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر اگر درس خارج بھی مکمل کرلیا جائے تو علم حاصل نہیں ہوتا البتہ خارجی بن سکتا ہے۔ علم پیٹ کا دوزخ بھرنے کیلئے نہیں بلکہ اس کے صحیح استعمال کیلئے طلب کرنا چاہیے۔ علم کا استعمال تبلیغ ولایت



Presented by www.ziaraat.com

ہے۔

17.4 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے منصور بن برزج نے پوچھا 'اے ہمارے سید آپؑ اکثر سلمان فارسی کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟'' امامؑ نے فرمایا'' سلمان فارسی نہ کہا کرو بلکہ سلمان محمدی کہا کرو۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اس کا اکثر ذکر کیوں کرتا ہوں؟'' منصور نے کہا: نہیں پتہ۔ آپؑ نے فرمایا'' تین وجہ سے: پہلی اس نے اپنی خواہشات کو امیرالمؤمنینؑ کی مرضی پر قربان کر دیا۔ دوسرا فقراء سے محبت اور خود اس (فقر) کو اختیار کیا مال و دولت والوں کے مقابلے میں۔ اور تیسرا علم اور علماء کی محبت بیشک سلمان عبد صالح سیدھا مسلمان تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا۔'' (محمد بن ابی قاسم کا بیان ہے کہ سلمان نے یہ عظیم منزلت ولایتِ اھلبیتؑ اور ان کی خدمت کی وجہ سے پائی)

(بشارۃ المصطفیٰؐ۔ ص:411)

سلمان محمدیؓ کے ہم وطن اب بھی زیرِ عتاب ہیں اور آجکل کے دور کی خلافتِ راشدہ کی کڑی گرفت میں ہیں نہ ولایت علیؑ کا کھل کر اظہار کر سکتے ہیں اور نہ ہی کھل کر عزاداری امام حسینؑ کر سکتے ہیں۔ اسی لیئے امام معصومؑ نے سلمان کو فارسی کہنے سے منع فرمایا اور سلمان محمدی کہہ کر پکارنے کا حکم دیا۔

17.5 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ نے فرمایا 'اگر اللہ نے ہماری ولایت اور ہماری مودت اور ہماری قربت فرض نہ کی ہوتی تو کبھی بھی تمہیں ہمارے دروازے پر کھڑا اور داخل ہونے کا حکم نہ دیتا اور اللہ کی قسم ہم اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی ہم اپنی رائے سے کچھ کہتے ہیں اور ہم تو کچھ کہتے ہی نہیں سوائے اس کے جو ہمارا رب کہتا ہے''۔

(بصائر الدرجات۔ ج:2، ص:72)



Presented by www.ziaraat.com

حیرت ہے ان آدمیوں کی عقل پر جو قول معصومؑ جو درحقیقت اللہ کا ہی قول ہے کو چھوڑ کر غیر معصوم مقصر ملاں کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

کتاب "فقہ زندگی" کے صفحہ 20 پر فضل اللہ لکھتا ہے" ہم نے اپنی جن فقہی آراء کو بیان کیا ہے وہ ہمارے فقہی فتاویٰ شمار ہوتے ہیں اور ہمارے مقلدین ان پر عمل کے ذریعے بری الذمہ ہوسکتے ہیں۔ انشاءاللہ"۔

امام معصومؑ فرماتے ہیں کہ دین میں اپنی خواہش اور رائے کا دخل نہیں اور ملاں اپنی رائے کو مقلدین کا دین قرار دیتا ہے اور نجات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے۔ ظن اجتہادی، رائے، قیاس، اجماع، استنباط سب لفظوں کا ہیر پھیر ہے مطلب سب کا ایک ہے۔ ان سب کی دینِ الٰہی میں ممانعت ہے۔

**17.6 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سعید نے پوچھا" ہمارے پاس کبھی ایسا مسئلہ آتا ہے کہ ہم اس کو اللہ کی کتاب میں نہیں جانتے اور نہ ہی سنت میں تو کیا ہم اس بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہہ سکتے ہیں؟" امام جعفر صادقؑ نے فرمایا" جھوٹ ہے۔ کوئی بھی ایسی شئی نہیں مگر کتاب میں ہے اور سنت میں ہے"۔**

**(بصائرالدرجات۔ ج:2،ص:74)**

اَب غیر معصوم ملاں کی رائے پر عمل کرنے والے واضح اقوال معصومؑ پڑھ کر توبہ کرلیں تو بہتر ہے۔ جب ہر چیز قرآن وسنت میں موجود ہے تو پھر اجتہادی فتووں کی کیا ضرورت ہے مگر ان کی مجبوری یہ ہے کہ کتب حقہ کو پڑھنے کیلئے وقت اور بصیرت درکار ہے۔

**17.7 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سورۃ بن کلیب نے پوچھا" امام کس چیز سے فتویٰ صادر کرتے ہیں؟" آپؑ نے فرمایا" کتاب سے" اس نے پوچھا" اگر کتاب میں نہ ہوتو؟" فرمایا' سنت سے"۔ اس نے پوچھا" اگر قرآن وسنت میں نہ ہو؟" آپؑ نے فرمایا**



Presented by www.ziaraat.com

''کوئی شئی ایسی نہیں کہ کتاب وسنت میں نہ ہو'' اور اس جملہ مبارک کو ایک یا دو مرتبہ دہرایا پھر فرمایا ''اس پر پکے ہو جاؤ اور مان لو اور جہاں تک ظن کا تعلق ہے وہ کچھ بھی نہیں''

(بصائر الدرجات۔ج:2،ص:244)

مقصر ملاں کہتا ہے کہ امامؑ کا ''حکم'' ہوتا ہے اور مجتہد کا ''فتویٰ'' ہوتا ہے اس طرح لفظوں کے ہیر پھیر سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ فتویٰ اور حکم اور فیصلہ ایک ہی بات ہے جو قرآن وسنت سے باہر نہیں جا سکتا۔ تو اَب منطقی نتیجہ یہی ہے کہ جن کو قرآن وسنت میں ہر چیز نہیں نظر آتی وہ بصیرت کے اندھے ہیں کیونکہ قرآن کا دعویٰ تو غلط ہو نہیں سکتا کہ اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔

امام معصومؑ قرآن وسنت سے باہر یا اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتے تو غیر معصوم ملاں کے ظنِ اجتہادی کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔

17.8 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سلیمان نے پوچھا ''میں آپ قربان سنا ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اضافہ نہ کریں تو ختم ہو جائے''۔ آپؑ نے فرمایا ''جہاں تک حلال وحرام کا تعلق ہے تو تحقیق اور قسم اللہ کی اللہ نے مکمل طور پر اپنے نبی اکرمؐ پر نازل کر دیا او امامؑ ہرگز حلال وحرام میں اضافہ نہیں کرتا''۔ سلیمان نے پوچھا ''پھر اضافہ کیا ہے؟ ''فرمایا'' حلال وحرام کے علاوہ دوسری چیزوں میں''۔ اس نے پوچھا ''کیا آپؑ ایسی چیز کا اضافہ کرتے ہیں جو رسول اللہؐ سے مخفی ہے اور وہ اسے نہیں جانتے؟''۔ امامؑ نے فرمایا ''نہیں صرف حکم اللہ کی طرف سے جاری ہوتا ہے اس کو لے کر فرشتہ رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: اے محمدؐ آپؐ کے رب نے ایسا ایسا حکم دیا ہے اور وہؐ جواب دیتے ہیں: اس کو علیؑ کی خدمت میں پیش لے جاؤ۔ پھر وہ فرماتے ہیں کہ اسے حسینؑ کی خدمت میں پہنچاؤ اور ہمیشہ اسی طرح حکم ایک کے بعد دوسرے کے پاس آتا ہے حتیٰ کہ



Presented by www.ziaraat.com

ہم سے صادر ہوتا ہے"۔

(بصائر الدرجات۔ج:2،ص:255)

اللہ کے احکامات و سنت تبدیل نہیں ہوتے مگر ملاں کے ہاں حلال و حرام آنکھ مچولی کھیلتے ہیں فتوے بدلتے رہتے ہیں۔اختلافات سے کتب بھری پڑی ہیں۔

دین میں ظن، رائے، قیاس، اجماع وغیرہ وغیرہ کی مکمل مذمت اور ممانعت ہے جو تمام کتبِ امامیہ میں واضح طور پر موجود ہے۔

**17.9 امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا "پس نہیں، میرے حبیبؐ تیرے رب کی قسم یہ کبھی مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک یہ ان معاملات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں جن میں ان کے درمیان اختلاف ہوا ہے۔ پھر وہ آپؐ کے دیئے ہوئے فیصلے کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور ایسا تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے" (النساء۔65) اور فرمایا کہ اگر ایک قوم اللہ کی عبادت بھی کرتی ہو اور اس کی وحدانیت کا اقرار بھی کرتی ہو پھر کسی شئی کے بارے میں جو رسول اللہؐ نے کہی ہو کہیں کہ اگر ایسا ہوتا یا ایسا نہ ہوتا تو بہتر تھا یا ایسا صرف اپنے دل ہی دل میں کہیں تو وہ اس وجہ سے مشرکین ہو گئے"**

(بصائر الدرجات۔ج:2،ص:486)

اَب سناؤ ملاں جی۔اپ تو کتب اربعہ جن میں احادیث ہیں ان کی صحت پر شک کرتے ہو اور پھر احادیث کی خود ساختہ جماعت بندی کرتے ہو تا کہ جو تمہاری راہِ اجتہاد میں رکاوٹ بنے اس حدیث کو رد کر سکو۔حکمِ معصومؑ میں شک یا ردوبدل کا سوچنے والا تو مشرک ہوتا ہے چاہے تہجد گزار ہو اور



Presented by www.ziaraat.com

خالصی ہو۔

17.10 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ سے سفیان نے پوچھا "میں آپؑ پر قربان اگر ایک شخص ہمارے پاس آپؑ کی حدیث بیان کرتا ہے جو بہت بھاری بات ہوتی ہے جس سے ہمارے سینے میں تنگی محسوس ہو اور ہم اس کا انکار کر دیں" آپؑ نے فرمایا "کیا وہ ہم سے حدیث تم کو بیان کرتا ہے؟" عرض کی: جی ہاں۔ تو فرمایا "تو کیا یہ کہتا ہے کہ رات دن ہے یا دن رات ہے؟" عرض کی: نہیں، تو فرمایا "پھر اسے ہماری طرف واپس کر دو کیونکہ اگر تم نے اس کی تکذیب کی تو یقیناً ہماری تکذیب کی"

**(بصائرالدرجات۔ج:2،ص:519)**

امام ابوالحسنؑ نے علی سائی کو لکھا "جو (حدیث) تمہیں ہماری طرف سے پہنچے یا جس کی نسبت ہماری طرف دی جائے اس کے بارے میں ہرگز نہ کہو کہ یہ باطل ہے اور اگر تم اس کے خلاف بھی جانتے ہو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ہم نے ایسا کیوں فرمایا اور کس حالت کی وجہ سے فرمایا"

**(بصائرالدرجات۔ج:2،ص:520)**

امام باقر یا جعفر (صلواۃ اللہ علیہما) نے فرمایا "اگر کوئی ہماری حدیث تمہیں پیش کرے تو اس کی تکذیب مت کرو تمہیں نہیں معلوم کہ اس میں حق کی کوئی شئی ہو تو تم اللہ کی عرش الٰہی پر تکذیب کر بیٹھو"۔

**(بصائرالدرجات۔ج:2،ص:521)**



Presented by www.ziaraat.com

ملاں جی! اَب پتہ چلا کہ اگر احادیث کو سمجھنے کی بصیرت (نور معرفتِ ولایت علیؑ) نہ ہو تو چپ ہو جاؤ اور مولاؑ کی طرف واپس کر دو اور دل میں بھی اس حدیث پر شک نہ کرو۔ کیونکہ قول الٰہی اور قول معصومؑ دونوں ایک ہی بات ہے۔

**17.11 غیبت نعمانی میں ظہور کے بارے میں لکھا ہے"...... بیشک امام قائمؑ ذریتِ مولا علیؑ سے ہیں ان کی غیبت حضرت یوسفؑ کی غیبت کی مانند ہے اور ان کی رجعت حضرت عیسیٰؑ ابن مریمؑ کے دوبارہ آنے کی مانند ہے آپؑ کا ظہور غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے کے ساتھ ہوگا اور "زورا" جو کہ "رے" ہے خراب ہو جائے گا اور "مزورہ" جو کہ بغداد ہے میں گڑھے (دھنس جانا) پڑ جائیں گے**
**اور سفیانی خروج کرے گا......"**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:472)**

صاف لکھا ہے کہ "الزوراء" کا مطلب شہر "رے" (تہران) ہے اور "المز ورہ" کا مطلب شہر بغداد ہے۔ کیونکہ ملاں آجکل دونوں کا مطلب بغداد ہی بتلاتا ہے تاکہ احادیث سے لوگ صحیح مطلب نہ نکال سکیں۔ تو واضح ہوگیا کہ تہران میں خانہ خرابی ہوگی۔

مندرجہ بالا حدیث کو علامہ طالب جوہری نے اپنی کتاب "علامات ظہور مہدیؑ" میں صفحہ 273 پر واضح لکھا ہے کہ تہران تباہ (خراب) ہوگا۔

**17.12 حذیفہ یمانیؓ اور جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو وائے ہو میری امت پر شوریٰ کبریٰ اور شوریٰ صغریٰ سلسلے میں۔ کسی نے پوچھا ان کا کیا مطلب؟ تو فرمایا کہ شوریٰ کبریٰ میری شھادت کے بعد**



Presented by www.ziaraat.com

**میرے ہی شہر میں منعقد ہوگا اور شوریٰ صغریٰ غیبت کبریٰ میں زوراء (تہران) میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کیلئے منعقد ہوگا''**

**(علامات ظہور مہدی۔ص:274)**

کیا اَب بھی حق واضح نہیں ہوا کہ رسول اللہؐ نے شوریٰ کبریٰ جو سقیفہ میں ہوا ولایتِ مولا علیؑ کو غصب کرنے کیلئے اس پر لعنت کی ہے اور پھر شوریٰ صغریٰ جو امام زمانہؑ کی غیبتِ کبریٰ میں تہران میں ہے اس پر لعنت کیونکہ تہران کے حکمران سنتِ رسولؐ اور احکامات بدلیں گے یعنی وہ بھی ولایتِ مولا علیؑ سے روکیں گے اور عزاداری امام مظلومؑ پر پابندیاں لگائیں گے غم حسینؑ میں خون بہانا حرام قرار دیں گے جو سنت انبیاءؑ اور سنتِ معصومہ سیدہ زینبؑ ہے۔

**17.13 امام صادقؑ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس حاضر ہے''......پھر زوراء (تہران) کی تباہی کا ذکر کیا اور اس میں رہنے والوں پر لعنت کے نزول کا پھر فرمایا ان پر عذاب کی قسموں میں سے عذاب نازل ہوگا جیسا کہ شروع سے آخر تک تمام دین سے بغاوت کرنے والی امتوں پر نازل ہوا اور اس میں رہنے والوں کے لیئے تلوار (قتل و غارت) کا طوفان اٹھے گا۔ تباہی ہے اس کیلئے جو اس وقت اس میں سکونت اختیار کرے گا......۔**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:509)**

اگر عوام ولایتِ علیؑ اور عزاداریٔ امام حسینؑ کی مخالف حکومت کو چپ کر کے برداشت کرتی رہے تو اس پر عذابِ الٰہی نہ آئے تو اور کیا ہو۔



Presented by www.ziaraat.com

**17.14 امام جعفر صادق صلواۃ اللہ علیہ کی ایک طویل حدیث سے اقتباس ''......اور دیکھو گے کہ حرام حلال کر دیا جائے گا اوحلال حرام کر دیا جائے گا اور دیکھو کہ دین رائے پر ہو جائے گا اواللہ کی کتاب اور احکام معطل کر دیئے جائیں گے......''**

**(القطرۃ۔ج:1،ص:512)**

ملاں کہتا ہے کہ اگر اجتہاد میں فتویٰ حقیقتِ واقعی کے خلاف بھی چلا جائے تو پھر بھی مجتہد ثواب پا تا ہے یعنی اگر حرام حلال ہو جائے تو ہرج نہیں مثلاً وطی فی دبر کو مکروہ کے پردے میں لپیٹ کر حلال کرنا۔اور مجتہد کھلم کھلا کہتا ہے کہ میری رائے مقلدین کیلئے دین ہے مثلاً باب 17.5 میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔اور اس دور میں جو قرآن وسنت کی بات کرے اسے بھگا دیا جا تا ہے۔مثلاً بہت پرانی بات نہیں کہ علامہ سید مرتضیٰ عسکری جو 1333 (1914 عیسوی) میں سامرا میں پیدا ہوئے وہ 17 سال کی عمر میں 1350ھ میں قم آئے اور تفسیر وعلمِ قرآن اور غیر فقہی احادیث (فضائل معصومین والی اور جو اجتہاد وقیاس ورائے کے مخالف ہیں) پر کام کرنا چاہا تو وہاں سے ناکام بنا کر بھگا دیا گیا تو ان کو 1353ھ میں واپس سامرا بھاگنا پڑا۔پھر علامہ بروجردی کی شہرت سن کر دوبارہ قم آئے اپنی دیرینہ خواہش پوری کرنے کیلئے مگر پھر بھاگنے پر مجبور کر دیا گیا۔یہ داستان آپ علامہ سید مرتضیٰ عسکری کی کتاب ''تاریخ اسلام میں عایشہ کا کردار'' میں صفحہ نمبر 8 پر پڑھ سکتے ہیں۔

**17.15 القطرۃ جلد 2 صفحہ 385 پر سید احمدؒ نے مشہور واقعہ درج کیا ہے جو سب جانتے ہیں کہ سھل بن حسن خراسانی امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو قیام کا مشورہ دیا اور کہا کہ ایک لاکھ شیعہ آپؑ کے ساتھ تلوار سے لڑیں گے تو آپؑ نے تنور جلانے کا حکم دیا جب آگ عروج پر پہنچی تو خراسانی کو کہا کہ تم تنور میں بیٹھ جاؤ اس نے عرض کی آپؑ مجھے اگ کا عذاب دیتے ہیں اواپنے چاہنے والوں کو خود کم کرتے ہیں۔اتنی دیر میں ھارون**



Presented by www.ziaraat.com

کلی آپکا خاص صحابی آ گیا تو آپؑ نے اسے بھڑکتے ہوئے تنور میں جانے کا حکم دیا تو فوراً اس میں بیٹھ گیا اور امامؑ اس خراسانی سے باتیں کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد خراسانی کو اٹھ کر دیکھنے کا حکم دیا تو ھارون اس میں سلامتی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور صحیح سلامت باہر نکل آئے۔ امامؑ نے سھل سے پوچھا ''اس (ھارون) کی مثل کتنے خراسان میں مل جائیں گے؟'' اس نے جواب دیا ''ایک بھی نہیں قسم بخدا'' امامؑ نے فرمایا کہ اگر اس جیسے پانچ (صحابی) بھی مل جائیں تو میں ضرور اپنے حق کیلئے قیام کروں''۔

خراسانیوں سے مرعوب ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ اقتدار اور دولت کی خاطر کسی قوم کا جنگ کرنا اور بات ہے اور ولایتِ مولا علیؑ کیلئے قیام کرنا اور بات ہے۔ یاد کریں کہ مولا علیؑ کی دعوتِ قیام پر وعدہ 44 نے کیا مگر صرف 4 آدمی آئے۔

**17.16** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علیؑ کے بارے میں فرمایا ''......اور وہ صدیق اکبر اور فاروق بین الحق والباطل (الفاروق الازھر) ہے......''

**(کتاب سلیم۔ص:403)**

زیارت امیر المؤمنینؑ کا جملہ ہے ''السلام علیک یا آیۃ اللہ العظمٰی''

**(مفاتیح الجنان۔ص:683)**

رسول اللہؐ نے فرمایا 'میری امت کے اشرار علماء جو ہم سے گمراہ کریں اور ہماری طرف آنے والے راستے کو قطع کریں ہمارے دشمنوں کو ہمارے نام سے پکاریں، ہمارے



Presented by www.ziaraat.com

مخالفوں کو ہمارے القاب دیں، ان پر سلامتی بھیجیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں، وہ ہم پر سب و شتم کرتے ہیں اور ہم تو اللہ کی کرامات ہیں اور ہم پر اللہ صلواۃ بھیجتا ہے اور اس کے ملائکہ مقربین ہم پر صلواۃ بھیجتے ہیں ان کی صلواۃ سے ہم مطمعن ہیں۔

**(الاحتجاج الطبرسی۔ج:2،ص:513)**

جو شخص ذکر ولایتِ مولا علیؑ سے نماز کو باطل قرار دے اور غمِ سید الشھداءؑ میں حکم الہی کے تحت خون کا پرسہ دینا حرام قرار دے، اس شخص کو مولا علیؑ کے القابات دینا رسول اللہؐ کی اذیت کا باعث ہے یا نہیں؟ القابات معصوم کسی غیر معصوم ملاں کیلئے جائز نہیں۔

**17.17**

**علامہ طالب جوہری کی کتاب سے چند اقتباسات:**

**''اور شہر بصرہ تمہاری ذریت کے ایک دشمن کے ہاتھوں تباہ ہوگا جس کی پیروی سیاہ فام کریں گے''۔**

**(علامات ظہور۔ص:51)**

(عراق کو دشمن اسلام جارج بش نے تباہ کیا ہے اس کی پیروی سیاہ فام اوباما کر رہا ہے۔)

**''کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں گے اور امانت کو ضائع کرنے لگیں''**

**(علامات ظہور۔ص:88)**

(نماز کو مارنے کا کیا مطلب: جو نماز کے نزدیک ہی نہیں جاتا وہ کیا مارے گا۔ وہی مارے گا



Presented by www.ziaraat.com

جونماز کو بلائے کہ آ میں تجھے پڑھوں اور پھر زبان سے ولایت کو شہید کر کے نماز کو مار دے اور جو اللہ نے امانتِ ولایت سونپی تھی اس کو ضائع کر دے۔ آ جکل یہی ہو رہا ہے )

**''اور وائے ہو اھل خراسان پر ایسی ذلت وخواری ہوگی جو برداشت سے باہر ہوگی اور وائے ہو''رے'' پر کہ وہاں قتل عظیم ہوگا عورتیں اسیر ہوں گی اور بچے ذبح ہو نگے اور مرد ختم ہو جائیں گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں پر کہ قتل وغارت اور ہلاکت وتباہی ہوگی اور وائے ہو سندھ اور ہندوستان کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل ذبح اور خرابی ہوگی''**

**(علامات ظہور۔ص:133 -134)**

(یہ سب کچھ ایران، ہندوستان اور پاکستان میں ہو رہا ہے )

**امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی قیام کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو فلک نے گردش بھی نہیں کی کہ اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ مر گیا یا ہلاک ہو گیا وہ کس وادی میں چلا گیا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ فلک کی گردش کیا ہے؟ فرمایا شیعوں کا آپس میں اختلاف۔**

**(علامات ظہور۔ص:242)**

(ایسے نام نہاد مسلمان اَب موجود ہیں جو امام زمانہ عجل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ اور جہاں تک شیعوں میں اختلاف کا تعلق ہے تو اس گھر کو آگ لگ گئی اس گھر کے چراغ سے۔ دین کے خود ساختہ ٹھیکیدار ملاں نے ہی معصومینؑ کی عصمت وعظمت وعلم وفضائل وولایت وعزاداری پر حملہ کر دیا ہے )



Presented by www.ziaraat.com

**17.18**

**ینابیع المودۃ سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:**

**(الف) جب امام مہدی (عجل اللہ فرجہ) خروج کریں گے۔ فقہا خاص طور پر آپؑ کے کھلے ہوئے دشمن ہونگے۔ آپؑ اور تلوار بھائی ہونگے۔ اگر آپؑ کے ہاتھ میں تلوار نہ ہوگی تو فقہا آپؑ کے قتل کرنے کا فتویٰ دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ آپؑ کو تلوار اور اپنی مہربانی سے غالب کرے گا۔ فقہا خوف کے مارے آپؑ کی اطاعت کریں گے۔ بلا ایمان آپؑ کے حکم کو قبول کریں گے بلکہ دلوں میں آپؑ کے خلاف عداوت رکھیں گے"**

**(ینابیع المودۃ۔ص:652)**

(جو ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دینے کے عادی ہو چکے ہوں اگر وہ ولیؑ کے قتل کا فتویٰ دیں تو تعجب کی کوئی بات نہیں۔ مفتی ولایتِ فقیہہ کے مخالف کو کس طرح برداشت کرسکتا ہے)

**(ب) امام علی علیہ السلام نے فرمایا" ہر ایک چیز کا علم قرآن میں موجود ہے لیکن لوگوں کی عقلیں اس کے معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ نیز فرمایا۔ ہر کتاب کی ایک صفوت ہوتی ہے اس کتاب (قرآن) کی صفوت حروف تہجی ہیں۔**

**ابن عباس نے کہا۔ اگر تمہارے کسی آدمی کے اونٹ کی عقال (باندھنے کی رسی) گم ہو جائے تو وہ اس کو قرآن میں پائے گا"**

**(ینابیع المودۃ۔ص:654)**

(قول مولاؑ سے صاف ظاہر ہے کہ اگر کسی ملاں کو کسی مسئلے کا حل قرآن وسنت میں نظر نہیں آتا تو وہ اس کی عقل وبصیرت کے فقدان کا ثبوت ہے)



Presented by www.ziaraat.com

(ج) دجال خراسان کی مشرقی زمین سے خروج کرے گا۔ فتنے اور فساد کی بنیاد ڈالے گا۔قوم ترک اور یہودی اس کی پیروی کریں گے......"

(ینابیع المودۃ۔ص:655)

(اللہ بہتر جانتا ہے خراسان سے کیا کیا شر پیدا ہوگا۔ اسرائیل کے حمایتی تو وہاں پیدا ہو چکے ہیں جو اسرائیل سے دوستی کے بیانات دیتے ہیں)

(د) آپؑ کے دشمن صاحب اجتہاد مقلد علماء ہوں گے۔ آپؑ کی تلوار اور آپؑ کے رعب و دبدبہ کے خوف سے وہ مجبوری کے عالم میں آپؑ کے حکم میں داخل ہوں گے۔ خواہش اور خوشی سے عام مسلمان آپؑ کی بات کو قبول کریں گے۔ عارف باللہ لوگ آپؑ کی بیعت کریں گے"

(ینابیع المودۃ۔ص:729)

(صاحب اجتہاد کا مطلب مجتہد ہے جو اجتہاد کرتا ہو۔ مقلّد علماء یعنی جن علماء کی تقلید کی جاتی ہو۔ ملاں منافق بن کر امام زمانہ عجل اللہ کی بیعت کرے گا)

(ر) رسول اللہؐ نے فرمایا "میری امت کے درمیان پہلا اور آخری آدمی بہترین ہوگا اور اس کے درمیان ایک لنگڑا شیخ ہوگا۔ وہ ہم سے نہیں ہوگا اور نہ میں اس سے ہوں گا۔ ابن قتیبہ نے کہا درمیان والے شیخ کے متعلق احادیث آ چکی ہیں"۔

(ینابیع المودۃ۔ص:759)



Presented by www.ziaraat.com

(عربی متنِ حدیث میں ''شیخ اعوج'' ہے جس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ بوڑھا جس کا ایک یا ایک سے زیادہ عضو اپاہج ہو یعنی اس کا ایک بازو یا ٹانگ یا دونوں مفلوج ہوں اور لنگڑا صحیح ترجمہ نہیں۔ شیخ سن رسیدہ بوڑھے کو کہتے ہیں۔ امت کے درمیان پہلا بہترین مرد مولا علیؑ ہیں اور امت کے درمیان آخری بہترین مرد امام زمانہ عجل اللہ ہیں ان کے درمیان میں یہ بوڑھا مفلوج ہے جس سے رسول اللہؐ نے برأت کا اظہار کیا ہے)

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

# مصادر

18.1 کتاب سلیم بن قیس الھلالی

تالیف: سلیم بن قیس الھلالیؒ (2 قبل ہجرۃ۔72 ہجری)

پہلے پانچ آئمہ طاہرین کا صحابی۔شیعہ مذہب کی قدیم ترین کتاب جس کی تصدیق آئمہ معصومینؑ نے کی ہے۔سلیم بن قیس کو التابعی الکبیر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

طبع۔انتشارات دلیل ما۔قم۔ایران

18.2 بصائر الدرجات الکبریٰ فی فضائل آل محمدؑ

تالیف: ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار (متوفی ۲۹۰ ہجری)

محمد بن حسن، امام حسن عسکریؑ کے صحابی تھے جن کی یہ مستند کتاب ہے۔

طبع: انتشارات مکتبہ الحیدریہ۔قم۔ایران

18.3 بشارۃ المصطفیٰؐ لشیعۃ المرتضیٰؑ

تالیف: عماد الدین ابی جعفر محمد بن ابی قاسم الطبری (پانچویں صدی کے اواخر میں پیدا ہوئے اور 553 ہجری میں وفات پائی)

مذہب حقہ کے عظیم فقیہہ

طبع: دار الحوراء۔بیروت۔لبنان

18.4 القطرۃ من بحار مناقب النبیؐ والعترۃؑ

تالیف: علامہ سید احمد المستنبطؒ (1325-1399 ہجری)

سید احمد بن سید رضی چودھویں صدی ہجری کے عظیم عالم۔اس کتاب کی تالیف پر سیدہ



Presented by www.ziaraat.com

معصومہ کبریٰؑ نے عالم خواب میں جزا کی بشارت دی

طبع: نشر الماس۔قم۔ایران

18.5 علاماتِ ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ

تالیف: علامہ طالب جوہری (کراچی۔ پاکستان)

طبع: نثار آرٹ پریس۔گلبرگ، لاہور۔ پاکستان

18.6 ینابیع المودۃ

تالیف: علامہ سلیمان قندوزی مفتی اعظم قسطنطنیہ (1220-1294 ہجری)

طبع: حمایت اہلبیتؑ وقف۔لاہور۔ پاکستان

18.7 تاریخ اسلام میں عایشہ کا کردار

تالیف: علامہ سید مرتضیٰ عسکریؒ (1333-1428 ھجری)

طبع: انصاریان پبلیکیشنز۔قم۔ایران

18.8 مفاتیح الجنان (مع اردو ترجمہ)

تالیف: حاج شیخ عباس قمیؒ

طبع: انصاریان پبلیکیشنز۔قم۔ایران

18.9 الاحتجاج الطبرسی

تالیف: علامہ ابو منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (متوفی 588 ہجری)

چھٹی صدی کے نامور عالم دین

طبع: انتشارات اسوہ۔ایران

18.10 فقہ زندگی

تالیف۔محمد حسین فضل اللہ (1936۔2010 عیسوی)



Presented by www.ziaraat.com

طبع: دارالثقلین۔ کراچی، پاکستان

18.11 التوحید

تالیف: شیخ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی الصدوق (متوفی 381 ہجری)

کتب اربعہ کے مؤلفین میں سے ایک، جو کسی تعارف کے محتاج نہیں

طبع: الکساء پبلشرز۔ کراچی، پاکستان

18.12 نہج الاسرار من کلام حیدر کرار صلواۃ اللہ علیہ وآلہ

تالیف: سلطان العلماء سید غلام حسین رضا

طبع: رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کراچی۔ پاکستان

❖......❖......❖

# تکمیل

باب اللہ و باب مدینۃ العلم صلواۃ اللہ علیہ و علی آبائہٖ وآلہٖ کی عنایات کے صدقے یہ کتاب ذیقعدہ 1430 ہجری مکمل ہوئی۔

سگِ کوچۂ آلِ محمدؐ السید ابو محمد نقوی

(نومبر۔2009)

❖......❖......❖



Presented by www.ziaraat.com

## مؤلف السید ابو محمد نقوی کی دیگر کتب

۱۔معرفۃ المعصومینؑ بالقرآن

۲۔طوبیٰ

۳۔شیعوں کا غیر مرئی قتل عام

۴۔ریحانۃ المودۃ

۵۔Knowing Infallibles (s.a.a.) by Quran

۶۔Tooba

۷۔The Two Paths

۸۔Flowers of Devotion

۹۔Shia Beliefs

۱۰۔ھدی للمتقین

******************

**samanaqvi72@yahoo.com**

**www.shiamawaddatbooks.com**



Presented by www.ziaraat.com